علم و عرفان

تعارف

1655

اسد الرحمان قدسی

Marfat.com

Marfat.com

1655

ذخیرہ
جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی ۔ لاہور پاکستان

باعتبارِ موضوع اردو زبان میں

اپنی طرز کی پہلی کتاب

علم و عرفان

جس کے مطالعہ سے فکر و نظر کی راہیں کھل جائیں گی

مصنفہ

شہزادہ اسد الرحمٰن قدسی

○

گوشہ ادب، چوک انارکلی، لاہور

Marfat.com

(جملہ حقوق بحق آستانہ محفوظ)

59560

طبع دوم   ۱۹۵۱ء   فیجلد ۸ر

(انشا پریس لاھور میں چھپی)

Marfat.com

ضمیر کی آواز

انسان باوجود تکریم و تفضیل کتنا ظالم و جاہل ہے کہ بغیر کسی عقلی شہادت کے خود ساختہ معبودوں کی پرستش کرتا ہے۔

کائنات کا ہر ذرہ اپنے خالق کی یکتائی کی شہادت دے رہا ہے، مگر ظالم و جاہل انسان اپنے خود ساختہ معبودوں اور اپنی نفسانی خواہشوں کا پجاری ہے۔

اگر کبھی نافرمان اور ناشکرے انسان پر کوئی عذاب نازل ہو تو کیا یہ خود ساختہ معبود بچا سکتے ہیں؟

کیا آج تک جس قدر عذاب نازل ہوئے خود ساختہ معبودوں نے اپنے پرستاروں کی کبھی کوئی مدد کی؟

Marfat.com

فہرست

باب اوّل

عماء ۱۵

مشیت و ارادہ ۱۶

تخلیق و ایجاد ۱۷

علم و قدرت ۱۷

قرب و معیت ۱۷

ربوبیت و رزاقیت ۱۹

دُنیا ۲۱

سدرۃ المنتہیٰ ۲۵

ملاء اعلیٰ ۲۶

جنّت و دوزخ ۲۶

ملائکہ ۲۷

حضرت جبریلؑ ۲۸

معراج ۳۱

عنصرلہین ۳۳

رُوح ۳۷

برزخ ۴۴

موت اور زندگی ۴۹

باب دُوم

ماء ۵۲

آفاق ۵۳

آسمان ۵۴

سماوات ۵۵

کواکب و نجوم ۵۶

شمس و قمر ۵۷

لیل و نہار ۵۸

Marfat.com

افلاک ، ۵۹
ابر و باد و باران رحمت ، ۶۰
پیداوار ، ۶۱
زمین ، ۶۱
دریا ، ۶۲
پرندے ، ۶۳
چوپائے ، ۶۳
آدم زاد ، ۶۴
نفس واحدہ ، ۶۷
جاندار مخلوقات ، ۷۰
جن ، ۷۰
انسان ، ۷۲
خلافت ، ۷۴
مادی جنت ، ۷۷
آدم ، ۷۸
خناس ، ۸۵
شیطان ، ۸۶

باب سوم

ابوالبشر ، ۹۵
احرام ، ۹۶
مشعر الحرام ، ۹۸
خواب خلیل ، ۱۰۲
کعبہ ، ۱۰۲
مکہ مکرمہ ، ۱۰۳
لسان عربی ، ۱۰۴
انبیا علیہم السلام ، ۱۰۶
خیر و شر ، ۱۰۹
نتائج ، ۱۱۳
ادبار و تنزل ، ۱۱۹
فریضۂ تبلیغ ، ۱۲۶
فرقہ بندی ، ۱۲۷
احادیث صحیحہ ، ۱۳۸
عمل متواتر ، ۱۴۴
اہل سنت والجماعت ، ۱۴۷

Marfat.com

اصحابِ صفہ ، ۱۴۸

رہبانیت ، ۱۴۹

باب چہارم

روحانیت ، ۱۵۲

طریقت ، ۱۵۷

طاغوتیت ، ۱۶۱

حیاتِ شہدا ، ۱۶۵

عرس ، ۱۶۸

توحید ، ۱۷۶

رسالت ، ۱۷۷

تزکیۂ نفس ، ۱۸۰

خواب ، ۱۸۵

تصرفاتِ شیطانی ، ۱۸۶

فرائضِ عبودیت ، ۱۹۲

عملِ خیر ، ۱۹۶

باب پنجم

سات آسمان ، ۲۰۴

سورج ، ۲۰۶

بروج ، ۲۰۶

چاند ، ۲۰۷

نظامِ شمسی ، ۲۰۹

آٹھ کرّے ، ۲۱۱

آیات ، ۲۱۳

عرش و کرسی ، ۲۲۲

لوح و قلم ، ۲۲۴

جبروت و ملکوت ، ۲۲۵

شب قدر ، ۲۲۶

مراتب ستّہ ، ۲۲۹

دُنیا کی عمر ، ۲۳۰

تجلیات اسماء ، ۲۳۳

قیامت ، ۲۳۶

نفخ اول ، ۲۳۷

نفخ ثانی ، ۲۳۹

فیصلہ ، ۲۴۰

عالمِ آخرت ، ۲۴۳

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق السمٰوات والارض وجعل الظلمٰت والنور

جو شخص تخلیق کائنات، زمین و آسمان، اختلاف لیل و نہار اور مخلوقات کے عظیم الشان تنوع کو عقل و بصیرت کی روشنی میں نہیں دیکھتا اور حقائقِ انسانی پر غور نہیں کرتا۔ اسے معرفتِ الٰہی حاصل نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ معلومات جمع کی گئی ہیں۔ جن کا جاننا شائقینِ طریقت کے لئے ضروری ہے۔

قرآن مجید سے مطالب اخذ کئے گئے ہیں۔ اگر کہیں سہو ہوا ہو گا تو اپنی ہی ناقص عقل کا قصور ہو گا۔ آیات کے معانی اپنی جگہ قائم ہیں۔ ان پر کوئی حرف گیری نہیں ہو سکتی۔ اپنی عقل و بصیرت کی روشنی میں جو کچھ آیاتِ کریمہ سے سمجھ میں آیا اور تدبر و تفکر سے جو نتائج ذہن میں مرتب ہوئے۔ ان کو جمع کر دیا گیا ہے۔ آیات

Marfat.com

کریمہ کے مطالب کی ہمہ گیری اور معانی کی وسعت حدود و قیود کی پابند نہیں۔

جس طرح ہیئت و فلسفہ کے دنیا توسی مسلمات حرفِ غلط کی طرح مٹ گئے اسی طرح تحقیقاتِ جدیدہ کے نظریات بھی کالعدم ہو جائیں گے۔ ایک صحیح العقیدہ مومن کے لئے اتنی ہی معلومات کفایت کرتی ہے جتنی کہ انبیاء کے توسط سے پہنچی اسی پر غور و فکر کرنے سے روح میں تازگی اور ایمان میں استحکام پیدا ہو کر طمانیت قلبی حاصل ہو سکتی ہے۔

کتاب "اطمینانِ قلب" میں ضروری تعلیمات جمع کر دی گئی ہیں۔ مزید معلومات کے لئے یہ کتاب سامانِ فکر و نظر مہیا کرے گی۔ پھر اصل سرچشمۂ ہدایت تو ہر سچے مسلمان کے پاس ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت تدبر کے ساتھ ہر مشکل کا حل ہے۔

جہاں دینی عقائد کی مضبوطی کے لئے اجزائے ایمان کی تعلیم ہے۔ وہیں دنیاوی تنظیم کے لئے قانونِ شریعت کی تفصیلات ہیں۔ عبادات، مجاہدات، حقوق و فرائض، معاشرت و معیشت، اخلاق و معاملات اور حدودِ حلال و حرام کی تعلیمات کے ساتھ تخلیقِ سماوات و ارض میں غور و فکر کے لئے اشارات و ہدایات اور اپنی ہستی پر نظر ڈالنے کی تصریحات ہیں۔ اپنی عقل و بصیرت اور اپنے علم و فہم کے مطابق استفادہ حاصل کر کے اپنی استعداد و صلاحیت کے بموجب اور اپنے شعور و دانش کے موافق معرفتِ رب نصیب ہو سکتی ہے۔

قرآن مجید کوئی ہیئت و نجوم کی کتاب نہیں ہے۔ نہ اس میں فلسفیانہ

Marfat.com

تنگ بندیاں ہیں۔ وہ منطقیانہ موشگافیاں۔ محض ہماری محدود عقل، ہماری ناقص سمجھ، اور ہمارے نا تمام علم کے لحاظ سے ہماری ہی گرد و پیش کی چیزوں کا حال سادہ پیرایہ میں بیان ہو کر ہماری رہنمائی کا سر و سامان ہوتا ہے۔ چند امور غیبیہ کی طرف بھی ہم کو توجہ دلا کر ہماری زندگی کیلئے سعادت و فلاح کی راہیں کھل گئی ہیں۔

ہماری تعلیمات کی غرض و غایت اور سب ہدایات و اشارات کا منشاء یہ ہے کہ انسان اپنے معبود کو پہچانے، شرک و معصیت سے بچے اور زندگانی کی منازل کو خیر و خوبی کے ساتھ طے کر کے نعمائے جنت کا خود کو مستحق بنائے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔	جو کوئی اچھے عمل کرے گا۔ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ سچا مومن ہو۔ تو ہم اس کو پاک زندگی بسر کرائیں گے ان کے نیک کاموں کا جو وہ کرتے تھے اجر دیں گے۔
إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ	مومن تو بس وہی ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب آیتیں ان کو سنائی

Marfat.com

زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَّعَلٰى	جاتی ہیں۔ تو اُن کے ایمان کو بڑھاتی
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝	ہیں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں

معبود کو پہچاننے کے لئے اُس کی صفات اور اُس کی آیات پر ہم کو غور و فکر کرنے کی ہدایت ہے۔ صفات اس کے اسمائے حسنیٰ سے معلوم ہوتی ہیں اور اُس کی آیات ساری مخلوقات ہیں۔

اِنَّ فِی خلقِ السّمٰوٰتِ وَ	بیشک آسمانوں اور زمین کے پیدا
الارض وَاختلافِ الّیل	کرنے میں اور رات دن کے ہیر پھیر میں
وَالنّھارِ وَالفلکِ الّتی تجری	اور اُن کشتیوں میں جو لوگوں کے فائدہ
فی البحرِ بما ینفع النّاس	کے لئے چلتی ہیں اور اس پانی میں جو
وَما انزل اللہ من السّماء	اللہ آسمان سے برساتا ہے۔ جس سے
من ماء فاحیا بہ الارض	مُردہ زمین زندہ ہوتی ہے اور اس میں
بعد موتھا وبثّ فیھا من	ہر قسم کے جانور پھیلا رکھے ہیں۔
کل دابۃ وتصریف الرّیٰح	اور ہواؤں کے اُلٹ پھیر میں اور
والسحاب المسخر بین السّماء	اس بدلی میں جو آسمان زمین کے
والارض لاٰیٰت لقوم	درمیان کام میں لگی ہے۔ ان لوگوں کیلئے
یعقلون	جو عقل رکھتے ہیں نشانیاں ہیں ۝
ومن اٰیٰتہ ان خلقکم	اور اُس کی نشانیوں میں سے یہ ہے

Marfat.com

من تراب ثم اذا انتم بشر تنتشرون ومن ایٰتہٖ ان خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوا الیھا وَجعل بینکم مودۃ ورحمۃ ان فی ذلک لاٰیٰت لقوم یتفکرون ۝ وَمن ایٰتہٖ خلق السمٰوٰت وَالارض واختلاف السنتکم وَ الوانکم ان فی ذلک لاٰیٰت للعٰلمین ۝

کہ اُس نے تم کو مٹّی سے پیدا کیا پھر تم بشر ہو گئے۔ چلتے پھرتے اور یہ بھی اُس کی نشانیوں میں سے ہے۔ کہ اُس نے تمہاری ہی جنس سے تمہارے جوڑے پیدا کئے تاکہ تم اُن سے تسکین پاؤ اور تمہارے درمیان الفت اور مہربانی رکھ دی۔ اُس میں اُن لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو سوچتے ہیں اور اُس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری بول چال اور تمہارے رنگوں کا اختلاف ہے۔ اس میں علم والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۔

شائقینِ طریقت کے پیہم اصرار پر یہ مضامین لکھے گئے۔ وما توفیقی الّا باللہ۔

اسد الرحمٰن قدسی

آستانہ بھوپال

یکم محرم ۱۳۶۷ھ

Marfat.com

جو اُس کو مصور کرے۔ نہ کوئی معقول ایسا ہے جو اس کو متشکل کر سکے۔

اللہ وحدہٗ لاشریک کی ذاتِ اقدس بہت ہی اعلیٰ و ارفع ہے۔ جس تک مخلوق کی عقل و فہم نہیں پہنچ سکتی۔

لیس کمثلہٖ شیٔ — اُس جیسی کوئی چیز نہیں

جب اس کی مثل کوئی چیز نہیں تو پھر وہم و گمان کی بھی رسائی اس تک محال ہے۔

لا تدرکہ الابصار — نگاہیں اس کو نہیں پا سکتیں

کوئی مخلوق نہ تو ذاتِ باری تعالیٰ کو دیکھ سکتا۔ نہ اس کی حقیقت کو سمجھ سکتا ہے۔

صحیح مُسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ سے پُوچھا کیا آپ نے اللہ کو دیکھا؟ فرمایا۔ وہ نورٌ علیٰ نور ہے۔ اسے میں کیسے دیکھ سکتا ہوں۔

مخلوق اپنے خالق کو اُس کی صفتوں سے پہچانتی ہے

مشیت و ارادہ

وربک یخلق ما یشاء — اور تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے

ان ربک فعال لما یرید — بیشک تیرا رب جو ارادہ کرتا ہے کر ڈالتا ہے

Marfat.com

تخلیق و ایجاد

اللہ خالق کل شی وھو علےٰ	اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے
کل شیٔ وکیل	اور ہر چیز کا نگران ہے۔
بدیع السمٰوٰتِ والارض	آسمانوں اور زمین کا ایجاد کرنے والا
واذا قضی امراً فانما یقول	جب حکم دیتا ہے کسی چیز کا تو کہتا ہے
لہٗ کن فیکون	ہو۔ پس وہ ہو جاتی ہے۔

علم و قدرت

ان ربک ھو الخلاق العلیم ۝	بیشک تیرا رب پیدا کرنے والا، جاننے
عالم الغیب والشھادۃ و	والا ہے۔ وہ جاننے والا ہے ہر غیب
ھو الحکیم الخبیر	اور شہادت کو اور وہ حکیم و خبیر ہے۔
یخلق ما یشاء وھو العلیم القدیر	جو چاہے پیدا کرتا ہے اور وہ علیم و قدیر ہے
ان اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر ۝	بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

قرب و معیّت

ولقد خلقنا الانسان ونعلم ما	بیشک ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور

Marfat.com

نوسوس بہ نفسہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید ○ ہم جانتے ہیں جو وسوسہ اس کے نفس میں گذرتا ہے اور ہم رگِ جاں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

وھو معکم اینما کنتم واللہ بما تعملون بصیر ○ وہ تمہارے ساتھ ہے خواہ تم کہیں بھی ہو اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

انسان اور کائنات کی ہر چیز کا اللہ کی مشیت و ارادہ سے وجود و ظہور ہوا ہے اور اسی کے علم و امر سے جانداروں میں جان پڑی ہے اور کوئی ذرہ بھی احاطۂ قدرت سے باہر نہیں ہے۔ جب وہ کل موجودات کا شاہدِ حال ہے تو پھر بُعد کوئی چیز نہیں۔ جب ہر ہر ذرہ اس کے احاطہ علم و قدرت کے اندر ہے اور خود انسان کو اپنی ذات اور اپنی ہستی کا ایسا علم نہیں جیسا کہ خالق کو ہے تو یہ یقین کر لینا چاہئے کہ اس کے علم و قدرت سے کوئی چیز، دور اور الگ نہیں ہے۔

قرب و معیت سے یہ معنی اخذ کرنا کہ ذاتِ پاک کا ہر ہر ذرہ میں بذاتہٖ وجود و ظہور ہے تو یہ نہ صرف غلطی بلکہ نہایت درجہ گمراہی ہے۔

قرب و معیت کا عام طور سے یہ مطلب و مفہوم ہے کہ اللہ ہر جگہ حاضر ہے حالانکہ قربِ و معیت کے صحیح معنی یہ ہیں کہ ہر چیز اللہ کے علم میں حاضر ہے اور اللہ ہر چیز کے ہر ہر جزو سے خبردار ہے اور ہر ہر ذرہ اس کے قبضۂ قدرت

Marfat.com

میں ہے۔

الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر	کیا جس نے پیدا کیا۔ وہی اپنے مخلوق کے حال کو نہیں جان سکتا؟ وہ تو لطیف وخبیر ہے۔
وما یخفیٰ علی اللہ من شئ فی الارض ولا فی السماء	اور کوئی چیز زمین و آسمان میں اللہ سے چھپی ہوئی نہیں۔

رُبوبیت و رزاقیت

جس طرح اُس کی صفت خالقیت سے ہر چیز وجود و ظہور میں آئی۔ اُسی طرح اُس کی صفت ربوبیت و رزاقیت نے مخلوق کی پرورش کا سامان بھی مہیا کر دیا ہے، ضروریاتِ زندگی کی ہر چیز ایک خاص تنظیم و تقسیم کے ساتھ مخلوق کو مل رہی ہے۔

وان من شئ الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدرٍ معلوم	اور کوئی چیز نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں۔ ہم جو کچھ نازل کرتے ہیں مقررہ تنظیم و تقسیم اور مقررہ مقدار و اندازہ کے ساتھ نازل کرتے ہیں۔

اللہ نے اپنی مخلوق کی پرورش کے سب سامان اپنی قدرتِ کاملہ سے مہیا

Marfat.com

فرما دیئے ہیں اور ضروریات زندگی کی سب چیزوں کا ایک خاص نظام و اندازہ مقرر فرما دیا ہے۔

وکل شئ عندہٗ بمقدار	اور اس کے پاس ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر ہے۔
یا ایھا الناس اذکروا نعمت اللہ ھل من خالق غیر اللہ یرزقکم من السماء والارض	لوگو! اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو کیا اللہ کے سوا کوئی دوسرا خالق بھی ہے۔ جو تم کو آسمان و زمین سے روزی دے۔
ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین	بیشک اللہ ہی رزاق ہے زبردست قوت والا۔

صفات الٰہی اسماء حسنیٰ سے معلوم ہوتی ہیں۔ صفات و اسماء بیشمار ہیں، مخلوق کی محدود عقل جتنی صفات کو اسماء کے توسط سے پہچان سکتی ہے۔ بس اُتنے ہی اسماء کا علم دیا گیا ہے۔ یہ اسماء حسنیٰ تعداد میں ۶۷ سٹرسٹھ ہیں ایک اسم ذات ہے اور چھیاسٹھ ۶۶ اسما صفاتی ہیں۔ ان ہی ۶۷ اسماء حسنیٰ کو پہچاننے سے خالق کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

ذات کی صفتوں کو اس کے اسماء حسنیٰ سے اور اُس کی شان کو اس کی آیات سے پہچانا جاتا ہے۔ اس لئے اسماء و صفات کو پہچاننے کے لئے

Marfat.com

آیات و مخلوقات پر نظر ڈالنے اور اس میں غور و فکر کرنے کی ہدایت ہے۔

وُہ امورِ غیبیہ جن کا ادراک محال ہے اور جو محدود عقل کی دسترس سے باہر ہیں اُن کی حقیقت دریافت کرنا منع ہے کیونکہ وُہ کسی طرح محدود عقل و فہم میں نہیں سما سکتے۔ عرش و کرسی، لوح و قلم، ملائکہ، ارواح اور جنّت و دوزخ کی نسبت جس قدر معلومات رسولوں کے ذریعہ بندوں تک پہنچی اسی پہ ایمان لانا اور یومنون بالغیب کے زمرہ میں داخل ہونا چاہئے۔

دُنیا

دُنیا میں رہنے والے بندوں کے لئے فکر کی جولانگاہ یہی دُنیا ہے۔ اس سے آگے فکر کی رسائی نہیں۔ تقویتِ ایمان کے لئے تخلیق آسمان و زمین میں فکر کرنے اور جو کچھ اُن کے اندر ہے اُس میں غور کرنے کی ہدایت ہے۔ رسولوں نے غور و فکر کے لئے جو معلومات بندوں کے سامنے پیش کی ہیں اُس سے آگے قیاسی گھوڑے دوڑانا محض نادانی ہے۔ جس قدر معلومات بندوں تک پہنچائی گئی ہے اس سے زیادہ معلومات کی ظرفِ انسانی میں گنجائش نہیں۔ ان ہی معلومات پر غور و فکر کرنے سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے اور مشاہدہ کا دروازہ کھلتا ہے۔ قدرت کی کارفرمائی اور شانِ ربوبیت کا جلوہ ایقان کو بڑھاتا ہے اور بندہ اپنے معبود کو پہچان کر سچے اعتقاد کے ساتھ

Marfat.com

فرائض عبودیت کی بجا آوری میں سرگرمِ عمل ہو جاتا ہے۔

اللہ جل شانہٗ نے بیشمار عوالم کی ایجاد کے بعد جب چاہا کہ دُنیا بنائے تو ارادہ کے ساتھ ہی علمِ الٰہی کے بموجب دُنیا کا خاکہ بشکلِ دائرہ نمودار ہوا جو شکلِ دھوئیں کے تھا اور اس کے وسط میں ایک مختلف عناصر کا ملا جُلا ڈھیر تھا۔ وہ دھوئیں کا دائرہ سماءِ دُنیا ہے اور وہ عناصر کا ملا جُلا ڈھیر مادّہ تھا جس کو قدرت نے الگ الگ کیا۔

اَن السمٰوات والارض	سماوات اور زمین ملے جُلے ڈھیر تھے
کانتا رتقاً ففتقنا ھما۔	ہم نے اُن کو الگ الگ کیا۔

٢ پہلے اللہ جل شانہٗ نے دو دن میں کرۂ ارض بنایا

خلق الارض فی یومین	زمین کو دو دن میں پیدا کیا

جب دو دن میں زمین تیار ہو چکی تو

٣ وجعل فیھا رواسی من فوقھا	اس کے اوپر پہاڑ رکھ دیئے
وبارک فیھا وقدر فیھا	اور اس میں برکت دی اور اس میں غذائیں
اقواتھا فی اربعۃ ایام۔	ٹھہرائیں۔ چار دن میں یہ سب ہوا۔
ثم استوی الی السماء	پھر سماءِ دُنیا کی طرف متوجہ ہوا اور وہ
وھی دخان فقال لھا و	دھواں تھا پس آسمان کو اور زمین
للارض ائتیا طوعاً او کرھاً	کو فرمایا کہ تم دونوں آؤ خوشی سے

59560

Marfat.com

قالتا اتینا طائعین — یا ناخوشی سے آسمان اور زمین نے کہا۔ ہم خوشی سے آئے۔

جب چار دن میں زمین اور آسمان بن گئے تو اُس مادہ سے جس کے ایک حصہ سے کرۂ ارض بنایا تھا۔ دو دن میں سات آسمان بنائے۔

فقضٰھن سبع سمٰوات فی یومین واوحیٰ فی کل سماءٍ امرھا — پھر دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں اُس کے متعلقہ امور کی وحی کی۔

جب سماءِ دنیا زمین اور سات آسمان چھ دن میں بن گئے تو

زینا السماء الدنیا بمصابیح وحفظا ذالک تقدیر العزیز العلیم — سماءِ دُنیا کو جگمگاتے تاروں سے سجایا اور حفاظت کا بندوبست کیا۔ یہ سب علمِ الٰہی کے بموجب ہوا۔

ان ربکم اللہ الذی خلق السمٰوات والارض فی ستۃ ایام ثم استویٰ علی العرش یغشی الیل النھار یطلبہٗ حثیثاً والشمس و القمر والنجوم مسخرات — بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر متمکن ہوا۔ وہ رات کو دن پر ڈھانک دیتا ہے جو لپکی چلی آ رہی ہے اور سورج، چاند ستارے اس کے حکم سے کام میں لگے ہوتے ہیں۔ سُن لو!

Marfat.com

یا مرہ الا لہ الخلق والامر — اُسی نے سب کچھ پیدا کیا اور اسی کا حکم

تبارک اللہ رب العلمین — سب میں جاری ہے۔ اللہ برکت والا ہے

سب جہانوں کا رب ہے۔

جب دُنیا ارادۂ الٰہی سے وجود میں آئی تو پہلے سما و دُنیا بشکل دائرہ دھوئیں کی طرح نمودار ہوا جس کے وسط میں مختلف عناصر کے ملے جُلے مادہ کا ڈھیر تھا جس کو قدرت نے الگ الگ کر کے ایک حصّہ سے کرۂ ارض بنایا اور ایک حصّہ سے سات آسمان۔

پہلے دو دن میں زمین بنائی۔ پھر دو دن میں پہاڑ، جنگل، دریا، بنائے اور سماء دُنیا کو محفوظ کر کے تاروں سے مزین کیا۔ سات آسمان اُس مادہ سے جس کے ایک حصّہ سے زمین بنی۔ دو دن میں بنائے۔ اور سورج، چاند، ستاروں کی گردش مقرر فرمائی۔ یہ سب کارخانۂ عالم چھ دن میں بنا۔

وان یوما عند ربک کالف — اور بیشک تیرے رب کے نزدیک ایک

سنۃ مما تعدون — دن ایسا ہے جیسے تمہارے شمار سے

ایک ہزار برس۔

آیتِ پاک سے معلوم ہوا کہ وہ دن جس میں اللہ جل شانہٗ نے دُنیا کو خلق فرمایا۔ ہمارے دنیاوی شمار سے ایک ایک ہزار برس کا تھا۔

جس طرح زمین ایک کرہ ہے اسی طرح سات آسمان بھی کرہ ہیں۔

Marfat.com

اللہ الذی خلق سبع سمٰوٰت	اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان خلق
ومن الارض مثلھن	فرمائے اور زمین بھی اُن کی مثل۔
ومن اٰیتہٖ خلق السمٰوٰت	اللہ کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں
والارض وما بث فیھما	اور زمین کا پیدا کرنا اور ان دونوں میں
من دابہ	جانداروں کا پھیلانا۔

آیاتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ زمین کی طرح سات آسمانوں میں بھی جاندار آباد ہیں۔ جب جاندار آباد ہیں تو ضروریاتِ زندگی ضروری ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ سات آسمانوں کا نظام بھی مثل زمین کے ہے۔ یعنی دن رات، ماہ و سال، ابر و بارش، جنگل، پہاڑ، دریا، چشمے، معدنیات، نباتات اور حیوانات سب کچھ ہے۔

جس طرح زمین پر نزولِ امر ہوتا ہے اور اسیطرح آسمانوں پر بھی۔

یتنزل الامر بینھن	آسمانوں اور زمین پر امرِ الٰہی نازل ہوتا ہے

عرشِ عظیم سے امرِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔ پہلے سدرۃ المنتہیٰ پر جسے عالمِ امر کہتے ہیں نازل ہوتا ہے پھر عالمِ ارواح اور سات آسمانوں اور زمین میں اترتا ہے۔

سدرۃ المنتہیٰ

جس مقام پر ہر شے کی ابتدا اور انتہا ہے اور ہر کام کا آغاز و انجام ہے

Marfat.com

اس کو سدرۃ المنتہیٰ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

سدرہ ایک سرحد ہے جو عما اور موجودات کے درمیان بطور برزخ کے ہے۔ عماء کا ادراک محال ہے۔

سدرہ مقام ہے ملائکہ مقربین کا۔ جن کے سرخیل حضرت جبریلؑ ہیں۔

ملاءِ اعلیٰ

سدرہ سے سماءِ دُنیا تک ملاءِ اعلیٰ ہے۔ جس میں ملائکہ عالین ہیں جن کے سرخیل حضرت میکائیلؑ ہیں۔ ملاءِ اعلیٰ میں سدرہ کے قریب جنت ہے اور اس کے نیچے دوزخ ہے۔ ملاءِ اعلیٰ میں عالمِ ارواح ہے اور بے شمار رُوحانی عوالم ہیں۔

جنت و دوزخ

وَجنۃٍ عرضھا کعرضِ السماءِ والارض ۝ اور جنت کی وسعت آسمان و زمین کے برابر ہے۔

جب جنت کی وسعت آسمان و زمین کے برابر ہے تو دوزخ کی وسعت بھی کم نہ ہوگی۔

وَلقد ذرانا لجھنّم کثیراً اور ہم نے بکثرت جن وانس دوزخ

Marfat.com

من الجن والانس ٥   ہی کے لئے پیدا کئے ہیں ٭

ملائکہ

اس دُنیا کی ہر چیز خواہ جاندار ہو یا بے جان سب کی تخلیق مادہ سے ہے۔ مادہ عناصر سے مرکب ہے اور عناصر کی حقیقت و ماہیت کا جاننا عقلِ انسانی کی دسترس سے باہر ہے۔ ہم کو صرف عناصر کے آثار و خواص کا علم دیا گیا ہے اور یہ کہ عناصر بھی مفرد نہیں ہیں بلکہ مختلف اجزاء و قویٰ سے مرکب ہیں۔

ملائکہ کی ہستی غیر مادی ہے۔ غیر مادی عوالم بے انتہا ہیں۔ جن تک انسانی عقل کی رسائی نہیں۔ ملائکہ کی نسبت صرف اس قدر معلومات سے آگاہ کیا گیا ہے ٭

سدرۃ المنتہیٰ سے اوپر عرش تک سب ملائکہ نوری ہیں۔ اُن کے تین مرتبے بتائے گئے ہیں۔ پہلے مرتبہ میں حاملینِ عرش ہیں جو عرشِ عظیم کو اُٹھائے ہیں۔ دوسرے مرتبہ میں صف بستہ کھڑے ہونے والے ہیں۔ حاملینِ عرش اور صف بستہ اللہ عزّ و جل کی حمد و تسبیح کرتے رہتے ہیں۔

الذین یحملون العرش و   جو عرشِ عظیم کو اُٹھاتے ہیں اور جو
من حولہٗ یسبحون بحمد   عرش کے گرد صف بستہ ہیں۔ وہ

Marfat.com

ربّھم   سب اپنے رب کی حمد و تسبیح پڑھتے ہیں

تیسرے مرتبہ میں وہ ملائکہ ہیں جو اللہ کا امر سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچاتے ہیں، سماءِ دُنیا سے اُوپر سدرۃ المنتہیٰ تک سب ملائکہ رُوحانی ہیں۔ پہلے اللہ عزّ و جل کے امر سدرۃ المنتہیٰ پر اترتے ہیں۔ پھر وہاں سے روحانی ملائکہ جو امور جس عالم سے متعلق ہوتے ہیں۔ وہاں پہنچاتے ہیں۔ روحانی ملائکہ مختلف خدمات پر امور ہیں جن کی تفصیل سے ہم کو آگاہ نہیں کیا گیا۔

حضرت جبریلؑ

روحانی ملائکہ میں سے ایک بہت معزّز و مقرّب ہیں۔ جن کا نامِ نامی جبریلؑ ہے جو روح القدس اور روح الامین کے لقب سے سرفراز ہیں اللہ جل شانہٗ کا امر نوری ملائکہ عرش سے لے کہ حضرت جبریلؑ پر ہی عالم امر میں اُترتے ہیں۔ پھر حضرت جبریلؑ ہی جو امر جس عالم کی نسبت ہوتے ہیں وہاں نازل کرتے ہیں۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بھی جو کلامِ حق اُترتا ہے۔ وہ بھی حضرت جبریلؑ ہی اتارتے ہیں۔

قل نزلہٗ رُوح القدس   کہدو کہ اس قرآن کو روح القدس نے
من ربّك بالحق لیثبت الذین   تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ
اٰمنوا وھدی وبشری   اتارا ہے تاکہ انھیں ثابت قدم رکھے

Marfat.com

لِلْمُسْلِمِیْنَ ۝ — جو ایمان لائے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت و بشارت۔

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ — اور بیشک یہ قرآن رب العلمین کا
نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی — اُتارا ہوا ہے۔ روح الامین اسے لیکر
قَلْبِكَ — تیرے قلب پر اُترا ہے۔

حضرت جبریل علیہ السلام انبیاؑ پر بموجب امر الٰہی فرمان حق نازل کرتے ہیں۔ وحی قلب پر ہوتی ہے۔ معانی و مطالب کا نزول ہوتا ہے جو رسول کی زبان کا جامہ پہنتے ہیں۔ پورا قرآن وحی ہے جو وقتاً فوقتاً حضرت جبریلؑ نے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر نازل کی۔ جس نے عربی مبین کے الفاظ کا جامہ پہنا۔

جنت میں بھی روحانی ملائکہ مامور ہیں۔ دوزخ پر بھی روحانی ملائکہ متعین ہیں۔ سماء دُنیا سے اوپر جس قدر بھی روحانی عوالم ہیں۔ سب میں روحانی ملائکہ ہیں۔

نوری ملائکہ سدرۃ المنتہیٰ سے نیچے نہیں اُترتے۔ اسی طرح روحانی ملائکہ سماء دنیا سے نیچے نہیں اُترتے۔ حضرت جبریلؑ کا قرآن لے کر حضرت ختم الانبیاء کے قلب پر اُترنے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت جبریلؑ نے خاتم النبیین کے قلب میں وحی اُتاری۔

Marfat.com

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریلؑ کو دوبارہ دیکھا ہے، پہلی مرتبہ جب انشراحِ صدر ہو کر عالمِ ملکوت کا مشاہدہ ہوا اور ملکوت السمٰوٰتِ والارض کی سیر کے بعد سماءِ دنیا منکشف ہوا تو ملاءِ اعلیٰ کے افقِ مبین پر دیکھا۔" ولقد راٰہ بالافق المبین" سب سے پہلے وحی بھی اسی مراقبے میں ہوئی اور اسی دن سے نبوت کا آغاز ہوا۔ پہلی وحی کے بعد حضرت جبریلؑ بموجب امرِ الٰہی وقتاً فوقتاً دل میں اتارتے رہے۔ پہلی وحی بالمشافہ ہوئی تھی۔

ہمارے نبی کریم نبوت سے قبل اکثر غارِ حرا میں معتکف ہو کر عبادت و مراقبہ میں مشغول رہا کرتے تھے۔ جب امرِ الٰہی کے بموجب وقت آیا۔ تو انشراحِ صدر ہو کر عالمِ ملکوت کا مشاہدہ ہوا اور عالمِ جبروت منکشف ہوا۔

ملاءِ اعلیٰ کے افقِ مبین پر حضرت جبریلؑ کو دیکھا۔ حضرت جبریلؑ نے قریب ہو کر سورۂ فاتحہ کی سات آیتیں پڑھائیں اور اُن کا مطلب و مفہوم قلب پر وحی کیا۔ پھر پورا قرآن اسی طرح اپنے مواقع پر قلب میں نازل کرتے رہے۔ پہلی وحی غارِ حرا میں بحالتِ اعتکاف و مراقبہ ستائیسویں شب ماہِ مبارک رمضان میں ہوئی تھی۔

علمہٗ شدید القویٰ ذومرۃ ۔ زبردست قوت والے طاقتور نے اس کو
فاستویٰ وھو بالافق الاعلیٰ ۔ پڑھایا وہ افقِ اعلیٰ پر تھا سیدھا ہوا

ثم دنا فتدلّٰی فکان قاب	پھر قریب ہوکر جھکا کہ دو کمانوں کا یا
قوسین او ادنٰی فاوحٰی	اُس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ پھر اُس نے
الٰی عبدہٖ ما اوحٰی	اللہ کے بندے پر وحی کی۔

جب معراج میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہٰی تک پہنچائے گئے۔ وہاں بھی حضرت جبریل کو دُوسری بار دیکھا۔

ولقد راٰہ نزلۃ اخرٰی	دوسری بار (جبریلؑ کو) دیکھا
عند سدرۃ المنتہٰی عندھا	سدرۃ المنتہٰی کے پاس جس کے
جنۃ الماوٰی اذ یغشی	قریب جنّت ہے۔ اُس وقت سدرہ
السدرۃ ما یغشٰی ما زاغ	پر جو جلوہ چھا رہا تھا۔ اُس سے نہ
البصر وما طغٰی لقد راٰی	نظر بھٹکی نہ آگے بڑھی اپنے رب کی بڑی
من ایات ربہ الکبرٰی	بڑی نشانیاں بھی دیکھیں

معراج

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج ایک روحانی سیر تھی۔ اس سیر میں حق تعالیٰ جل مجدہٗ نے حضرت کو اُفق اعلیٰ کے اس بلند ترین مقام تک پہنچایا جس کو سدرۃ المنتہٰی کے نام سے موسوم فرمایا گیا ہے۔ سدرۃ المنتہٰی سے اُوپر کوئی نہیں پہنچ سکتا کیونکہ مخلوق وہاں نیست و نابود ہو جاتی ہے اور

Marfat.com

اُس کا کوئی وجود باقی نہیں رہتا۔

حضرت جبریلؑ کے اس قول میں جو احادیث میں منقول ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے جو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا:

"اگر میں ایک بالشت بھی آگے بڑھوں تو جل جاؤں"

جو لوگ باطنی امور سے ناآشنا ہیں اُن کے لئے یہ بحث کہ معراج بیداری میں ہوئی یا خواب میں، جسم کے ساتھ ہوئی یا بغیر جسم کے، نامناسب ہے۔ بس اس قدر جاننا کافی ہے کہ معراج ہوئی اور آپؐ اعلےٰ پر اس مقام قرب تک پہنچائے گئے جہاں کوئی اور نہ پہنچ سکا۔

بندوں تک فرمانِ الٰہی انبیاء پہنچاتے ہیں جو بندوں ہی میں سے منتخب ہوتے ہیں اور انبیاء تک فرمانِ الٰہی حضرت جبریلؑ بموجب امرِ الٰہی پہنچاتے ہیں۔ اس لئے حضرت جبریلؑ کو بھی رسول کے لقب سے ملقب کیا گیا ہے اور فرمانِ حق کو رسول کا قول کہا ہے۔

انہ لقول رسول کریم	بیشک یہ معزز رسول کا قول ہے جو
ذی قوۃ عند ذی العرش	قوت والا، مالکِ عرش کا مقرب، قابلِ
مکین مطاع ثم امین	اطاعت اور امین ہے۔

روحانی ملائکہ سماء دُنیا سے نیچے نہیں اُترتے۔ مگر اُن کا تصرف بموجب امرِ الٰہی اس مادی دُنیا میں ہوتا ہے۔

Marfat.com

عنصریون

سماءِ دُنیا سے نیچے زمین اور سات آسمانوں میں مادّی ملائکہ ہیں جو عنصریون کہلاتے ہیں۔ یہ جسم رکھتے ہیں مگر غیر مرئی یعنی نظر نہ آنے والا۔

الحمد للہ فاطر السمٰوات	اللہ ہی کے لئے حمد ہے جو پیدا کرنیوالا
والارض جاعل الملٰئکۃ	ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور بنانیوالا
رسلا اولی اجنحۃ مثنیٰ	ہے فرشتوں کو قاصد جو دو دو تین تین
وثلاث ورباع یزید فی	چار چار بازو والے ہیں وہ جو کچھ چاہتا
الخلق ما یشاء۔	ہے اپنی مخلوق میں بڑھاتا ہے۔

مادّی ملائکہ کی خدمات میں سے چند ہم کو بتائی گئی ہیں۔ یہ ملائکہ اگرچہ عنصری مخلوق ہیں مگر بہ سبب غیر مرئی ہونے کے بعض مواقع پر اُن کو رُوح بھی کہا گیا ہے۔

عرش سے جو فرمان عالمِ امر میں نازل ہوتے ہیں اُن میں سے جو اس مادّی دُنیا سے متعلق ہوتے ہیں وہ عالمِ امر سے اُن ملائکہ عنصریوں پر جو ملاءِ اعلیٰ سے قریب ہیں نازل ہوتے ہیں اور وہاں سے ساتوں آسمانوں اور زمین میں جس جہان سے اُن کا تعلق ہوتا ہے وہاں اتارے جاتے ہیں عنصری ملائکہ سب معصوم ومجرد ہیں۔ دن رات حمد وتسبیح کرتے ہیں اور

Marfat.com

جو حکم الٰہی ہوتا ہے بڑی سرگرمی سے بجا لاتے ہیں۔

عنصری ملائکہ کی وُہ چند خدمات جن سے ہم کو آگاہ کیا گیا ہے یہ ہیں:۔

وانّ علیکم لحافظین کراماً کاتبین یعلمون ما تفعلون ۵

اور بیشک تمہارے اوپر محافظ ہیں کراماً کاتبین تم جو کچھ کرتے ہو وُہ جانتے ہیں

ویرسل علیکم حفظۃ حتّٰی اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلنا۔

تمہارے اُوپر نگہبان بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے تو وہی ہمارے بھیجے ہوئے نگہبان اُس کی جان نکالتے ہیں۔

جو لوگ سچے مومن ہیں اُن کے لئے ایک خاص فرشتہ متعین ہوتا ہے جو ہر طرح کی روحانی مدد کرتا ہے۔

اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ

یہ وُہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے اور رُوح سے تائید کی ہے

اس آیت شریف میں فرشتے کو رُوح کہا ہے۔ اسی طرح ایک اور موقعہ پہ فرشتے کو رُوح کہا ہے۔

فارسلنا الیھا روحنا فتمثّل لھا بشراً سویّا۔

ہم نے اس کی طرف رُوح کو بھیجا پس وُہ پورے انسان کی مثل اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

Marfat.com

جب کسی قوم پر عذاب نازل ہوتا ہے تو فرشتے ہی عذاب لے کر اترتے ہیں۔

وما تنزل الملئکۃ الا بالحق ولکانوا اذا منظرین ○ — اور ہم فرشتوں کو نہیں بھیجتے مگر فیصلہ کے ساتھ اور جب مہلت نہیں دی جاتی۔

کبھی فرشتے اللہ کے حکم سے انسانی شکل میں بھی ظاہر ہوتے ہیں چنانچہ قوم لوطؑ پر جب عذاب نازل ہوا تو فرشتے انسانی شکل میں ہی حضرت لوطؑ کے پاس آئے اور کہا

یا لوط انا رسل ربک — اے لوط ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوتے ہیں۔

یہی فرشتے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھی انسانی شکل میں گئے تھے اور حضرت اسحاقؑ و یعقوبؑ کی خوشخبری دی تھی۔

مراتب ملائکہ

ملائکہ کی تین قسم بتائی گئی ہیں :-

نورانی ۔ روحانی ۔ مادی ۔

ملائکہ نوری کے تین مرتبے بتائے گئے ہیں

عرش بردار صف بستہ پیغامبر

Marfat.com

روحانی ملائکہ کے دو درجے

مقربین عالین

ملائکہ مقربین کے سرخیل حضرت جبرئیلؑ ہیں۔

ملائکہ عالین کے سرخیل حضرت میکائیل ہیں۔

بعض اصحاب مکاشفہ کہتے ہیں کہ روحانی ملائکہ کا ایک تیسرا درجہ اور بھی ہے۔ جن کا وجود نور و ظلمت کے اجتماع سے ہے۔ اُن میں بعض کے وجود میں نور غالب ہے ظُلمت پر یہ انتظامِ جنت پر مامور ہیں۔ بعض کے وجود میں ظُلمت غالب ہے یہ دوزخ پر متعین ہیں اور جن میں نور و ظلمت برابر ہے۔ یہ سماءِ دُنیا کے پاسبان ہیں۔

مادّی ملائکہ کے کئی درجے اور مرتبے ہیں، یہ سب انتظامِ دُنیا پر مامور ہیں۔

مادّی ملائکہ کی تین قسمیں ہم کو بتائی گئی ہیں

دو دو بازو والے تین تین بازو والے چار چار بازو والے

اصحاب مکاشفہ کا بیان ہے کہ چار چار بازو والے ملاءِ اعلیٰ سے امرِ الٰہی اور ارواح کو لے کر جبروت میں اترتے ہیں اور جبروت کا سارا نظام اُن سے متعلق ہے، تین تین بازو والے کرسی سے احکام لے کر سات آسمانوں اور زمین کی سطحِ مرتفع پر قطبِ شمالی میں اُترتے ہیں۔ سات آسمان اور زمین کا

Marfat.com

انتظام فضائی اُن سے متعلق ہے اور دو دو بازو والے زمین اور آسمانوں کے اندرونی انتظام پر متعین ہیں۔

روحِ مجرد کوئی شکل و صورت نہیں رکھتی، جُملہ ارواح مجردہ شکل و صورت سے معرّیٰ اور جسم و بدن سے بے نیاز ہیں، یہ ارواحِ مجردہ اس مادی دُنیا میں نہیں ہیں۔ مادّی دُنیا میں تو ملائکہ بھی مادی جسم رکھتے ہیں، جو برف و آتش سے بنا ہے، یہ عنصری ملائکہ مجرد اس لئے کہلاتے ہیں کہ اُن میں توالد و تناسل نہیں ہے اور شر سے قطعاً پاک ہیں، ان کو رُوح اس لئے کہا گیا کہ ان میں موت نہیں ہے۔ جب سے وجود میں آئے ہیں موجود ہیں۔ قوت ان کی بے پناہ ہے، یہ صرف حمد و تسبیح سے تغذیہ حاصل کرتے ہیں۔

نورانی ملائکہ سدرۃ المنتہیٰ سے نیچے نہیں اُترتے اور روحانی ملائکہ سماءِ دُنیا سے نیچے نہیں اُترتے، مادی ملائکہ جو عنصریین کہلاتے ہیں۔ ملاءِ اعلیٰ سے زمین اور سات آسمانوں میں آتے جاتے اور رہتے ہیں کیونکہ انتظامِ عالم پر مامور ہیں۔

وما یعلم جنود ربك الا ھو　تیرے رب کے لشکروں کو تو سوائے اُس کے کوئی جانتا ہی نہیں۔

رُوح

ہمیں رُوح کے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ امرِ الٰہی سے ہے اور امر

Marfat.com

کے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ عزوجل جب کوئی ارادہ فرماتا ہے۔ تو کہدیتا ہے۔ ہو۔ پس وہ ہو جاتا ہے۔

(۱) انما امرہٗ اذا اراد شیًٔا ان یقول لہٗ کن فیکون	اس کا امر یہ ہے کہ جب وہ کسی کام یا کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو فرماتا ہے "کن" پس وہ کام ظہور میں یا وہ چیز وجود میں آجاتی ہے
(۲) قل الروح من امر ربی	کہدو کہ روح میرے رب کے امر سے ہے
(۳) یدبر الامر من السماء الی الارض	اللہ آسمان سے زمین تک امر کا انتظام کرتا ہے۔
(۴) تنزل الملٰئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر	فرشتے اور روح اس (شب قدر) میں اپنے رب کی اجازت سے سب حکم لے کر اترتے ہیں۔
(۵) فیھا یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا انا کنا مرسلین	اس (شب قدر) میں ہر فیصل شدہ امر ہمارے حکم سے جدا کیا جاتا ہے ہم ہی بھیجتے ہیں۔

پہلی آیت کریمہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ جل جلالہٗ جب کسی کام یا کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کہدیتا ہے کہ ہو پس وہ کام ظہور میں آجاتا ہے

Marfat.com

یا وہ چیز وجود میں آجاتی ہے۔ اس سے یہ حقیقت ظاہر ہوئی کہ امر ارادہ سے متعلق ہے۔

دوسری آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ روح امرِ رب سے ہے۔ ارادہ کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ اس سے پہلے علمِ الٰہی کے سوا اس کا کہیں وجود نہیں ہوتا۔

تیسری آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ تبارک تعالیٰ سمائے دُنیا سے زمین تک امر کی تدبیر کرتا ہے، اس سے یہ حقیقت ظاہر ہوئی کہ آسمان سے زمین تک امر تدبیر سے متعلق ہے۔

چوتھی اور پانچویں آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ شب قدر میں فرشتے پیدا ہونے والی ارواح کو اور انتظام عالم سے متعلق سب احکام کو لے کر اُترتے ہیں۔ پانچوں آیتوں پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ امر کی دو قسم ہیں۔ ایک امر ارادی۔ دوسرا امر تدبیری، امر ارادی سے ہر کام کا ظہور یا ہر چیز کا وجود ہوتا ہے جیسے :-

جب اُس نے چاہا کہ دُنیا بنائے تو کُن کہا، رحمت کا دریا موجیں مارنے لگا۔ پانی سے بخارات اُٹھ کر دائرہ کی شکل میں محیط ہو گئے اور منجمد مادہ رہ گیا

جو کام یا جو چیز پہلے سے نہ ہو اور امر سے ظہور میں یا وجود میں آئے تو یہ امر

Marfat.com

ارادی ہے اور جو کام ظہور میں آچکا ہو یا جو چیز وجود میں آچکی ہو اس کا انتظام امر تدبیری ہے جیسے :۔

مادہ سے زمین بنائی - اس میں پہاڑ، جنگل، دریا بنائے، سماءِ دنیا کو سقفِ محفوظ بنایا، چمکتے تاروں سے مزین کیا، سات آسمان مضبوط بنائے - زمین اور سات آسمانوں میں جاندار پیدا کئے - اُن کی غذا اور ضروریاتِ زندگی کا انتظام کیا، فرشتے متعین کئے، ہر کام اور ہر چیز کا ایک قاعدہ اور ایک اندازہ مقرر کیا -

امر کا نزول جیسے زمین پر ہوتا ہے ایسے ہی سات آسمانوں پر ہوتا ہے -

فی کُلِّ سماءٍ امرھا ہر آسمان میں اس کا امر ہے

امر تدبیری کا نزول سماءِ دُنیا سے زمین تک ہے یدبرا الامر من السّماءِ الی الارض سماءِ دُنیا سے اُوپر سدرۃ المنتہیٰ تک روحانی دُنیا ہے - وہاں موت و زیست توالد و تناسل وغیرہ امور کا سلسلہ نہیں ہے اس لئے وہاں تدبیر جاری نہیں وہاں کی ہر چیز منظم اور وہاں کا ہر کام منظم ہے - روحانی دُنیا میں زندگی ہے وہاں جو ہیں جب سے وجود میں آئے زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے -

مادّی دُنیا میں جو پیدا ہوتے ہیں - پیدائش سے قبل اُن کا وجود علمِ الٰہی

Marfat.com

کے سوا کہیں نہیں ہوتا۔ سب پیدا ہونے والی رُوحیں امرِ الٰہی سے وجود میں آتی ہیں، اور عالمِ جبروت میں اپنی جنس کے مطابق مثالی بدن اختیار کرتی ہیں، جب تک مادّی دُنیا میں پیدائش نہ ہو موت کا عالم طاری رہتا ہے کنتم امواتا فاحیاکم تم مردہ تھے پس تم کو زندہ کیا پھر تم کو ثم یمیتکم ثم یحییکم موت دے گا پھر تم کو زندہ کرے گا۔

بعض اہلِ علم آٹھ عالم زیرِ عرش مانتے ہیں:۔

۱۔ عالمِ نور (عالم ظہورِ صفات)

۲۔ عالم امر (سدرۃ المنتہیٰ، عالم ملائکہ مقربین)

۳۔ عالم ارواح (جنت و دوزخ، عالم ملائکہ عالین)

۴۔ عالم مثال (عالم صورِ معلقہ)

۵۔ عالم برزخ (عالم عذاب و ثواب)

۶۔ عالم ملکوت (کرسی، عالم عناصر)

۷۔ عالم شہادت (دُنیا۔ مخلوقات)

۸۔ عالم آخرت (عالم حیاتِ جاودانی)

بعض تین عالم مانتے ہیں۔

۱۔ عالم جبروت (عالم بالا)

۲۔ عالم ملکوت (عالم باطن)

Marfat.com

۴- عالمِ ناسوت (عالمِ ظاہر)

بعض صرف دو عالم کے قائل ہیں: "غیب اور شہادت" اور ان دونوں کے درمیان میں برزخ ہے۔

عالمِ غیب میں عالمِ عرش، عالمِ ملائکہ، اور جنت و دوزخ کو بیان کرتے ہیں اور روح کے بارے میں اُن کا بیان ہے کہ جب کوئی حیوانی جسم اپنی جنس کے مطابق قدرت کے قوانین کے ماتحت سراپا اختیار کر کے پیدائش کے قابل بنتا ہے تو امرِ الٰہی سے اس میں رُوح داخل ہو جاتی ہے۔

جن و انس میں ایک خاص شے ودیعت ہوتی ہے جسے نفس کہتے ہیں۔ دیگر جانداروں میں یہ چیز نہیں ہوتی۔ اسی لئے جن و انس مکلف ہیں۔ نفس وہ ہے جس سے عقل اور تمیز ہے، رُوح وہ ہے جس سے سانس اور حرکت ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک نفس اور رُوح ایک ہی چیز ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ رُوح جب مثالی ہیئت اختیار کرتی ہے اُس کو نفس کہتے ہیں۔

اللہ یتوفی الانفس — اللہ نفوس کو وفات دیتا ہے

کُلّ نفسٍ ذائقۃ الموت — ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے

وفات اور موت نفس کے لئے ہے۔ پس نفس اور رُوح ایک ہی چیز ہے

Marfat.com

بعض کے نزدیک نفس سے مراد ہستی ہے جو روح اور جسم سے مل کر وجود میں آتی ہے۔

بعض کا قول ہے کہ ہر چیز کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہوتا ہے، پس روح کا ظاہر تو جسم انسان ہے اور رُوح کا باطن نفس ہے۔

بعض دو روح کے قائل ہیں ایک روحِ حیوانی جو مدبرِ بدن ہے جس سے جسد کو حیات ملتی ہے اور جو نظامِ جسمانی کو چلاتی ہے۔

عناصر کے امتزاج و ترکیب اور اجزائے مادی کی کمیت و کیفیت سے وجود میں آتی ہے۔

دوسری روح امری ہے جو دین و شریعت سے مکلف ہے، روح امری ایک مثالی بدن بھی رکھتی ہے یہی نفس ہے۔

رُوح کے بارے میں محققین کی رائیں مختلف ہیں ہم کو ان سب قیاسی رایوں سے قطع نظر کر کے صرف اسی قدر جاننا چاہئے کہ رُوح امرِ رب سے ہے اور بس۔

بدنِ مثالی رُوح سے جُدا کوئی چیز نہیں ہے بلکہ خود روح کو جو ایک شے لطیف ہے اپنی جنس کے مطابق متشکل کر دیا جاتا ہے، یہ روحانی جسم بالکل مادی جسم کے مشابہ ہوتا ہے۔ جب تک روح بدنِ مثالی اختیار نہیں کرتی کوئی شکل و صورت اور کوئی جسم نہیں رکھتی۔

Marfat.com

خواب میں جو واقعات وحالات پیش آتے ہیں۔ اسی بدن مثالی کے ساتھ ہوتے ہیں، مرنے کے بعد برزخ میں عذاب وثواب بھی اسی بدن مثالی پر ہوتا ہے۔

برزخ

برزخ کے دو طبقے ہیں بالائی طبقہ کو اصطلاحاً عالمِ مثال اور زیریں طبقہ کو برزخ کہتے ہیں، جملہ ارواح امرِالٰہی سے وجود میں آکر علمِ الٰہی کے بموجب اپنی اپنی جنسی ہستی کے مطابق شکل وصورت اختیار کرتی ہیں اُن کا یہ مثالی جسم غیر مادی ہوتا ہے۔ اس لئے عالمِ مثال کو عالم صُور معلقہ بھی کہتے ہیں، ارواح کی اس معلق حالت کو موت سے تعبیر کیا گیا ہے، جب ارواح عالمِ مثال سے مادی دُنیا میں اُتاری جاتی ہیں اور اپنی جنس کے مطابق مادی جسم میں ایک مدت معینہ تک کے لئے داخل کی جاتی ہیں تو اُن کی اس حالت کو زندگی سے تعبیر کیا جاتا ہے، پھر جب اپنی معینہ مدت پوری کر کے ردمیں اپنے مادی اجسام کو چھوڑ دیتی ہیں تو اُن پر وہی موت کی حالت طاری ہو جاتی ہے جیسی کہ مادی جسم میں آنے سے پہلے تھی، فرق اتنا ہوتا ہے کہ پہلی موت کی حالت میں اُن پر کوئی عذاب وثواب نہیں ہوتا۔ دوسری موت کی حالت میں اُن عقائد واعمال کے مطابق جو مادی دُنیا کی زندگی میں رہے عذاب وثواب کا مزہ چکھنا پڑتا ہے اس لئے اس عالمِ ممات کو عالمِ

Marfat.com

عذاب و ثواب بھی کہتے ہیں اور یہی برزخ ہے۔

اذا جاء احدھم الموت	جب کسی کی موت آتی ہے اور وہ مرجاتا ہے
من ورائھم برزخ الی یوم	اُن کے آگے برزخ ہے اُس دن تک
یبعثون	جبکہ وہ اُٹھائے جائیں گے ۔

برزخ ایک عالم ہے جو موت کے وقت سے حشر کے دن تک ہے۔

انکم یوم القیمة تبعثون	تم قیامت کے دن اُٹھائے جاؤ گے

مرتے ہی انسان کی رُوح برزخ میں چلی جاتی ہے جہاں قیامت تک رہے گی۔ جو برزخ میں ہیں وہ مُردہ ہیں زندہ نہیں۔

اموات غیر احیاءٍ وما یشعرون	مردہ ہیں زندہ نہیں اور یہ بھی نہیں جانتے
ایان یبعثون ۝	کہ کب اُٹھائے جائیں گے ۔
الله یتوفی الانفس حین موتھا	اللہ کسی کو وفات دیتا ہے موت کے
والتی لم تمت فی منامھا	وقت اور جس کی موت کا وقت نہیں آیا
فیمسك التی قضا علیھا الموت	تو اُس کی موت نیند میں، مرنے والے کی
ویرسل الاخری الی اجل	روح کو تو وہ روک لیتا ہے اور سونے
مسمی	والے کی روح کو اُس کی موت کے وقت
	تک کے لئے لوٹا دیا کرتا ہے ۔

نیند کو موت سے تشبیہہ دی گئی ہے، ہر شخص جب سوجاتا ہے گویا مرجاتا

Marfat.com

ہے اور اُسے کوئی شعور نہیں رہتا۔ جس کی موت کا وقت آ جاتا ہے۔ اُس کی رُوح قبض کر لی جاتی ہے اور جس کی موت کا وقت نہیں آتا۔ اُس کی روح قبض نہیں کی جاتی۔ نیند اور موت میں یہ فرق ہے کہ سونے والا تو نیند پوری کر کے جاگ اُٹھتا ہے اور مرنے والا سوتا ہی رہتا ہے قیامت کے دن جاگ اُٹھے گا۔

جس طرح سونے والے کو نیند میں خواب نظر آتے ہیں اسی طرح مرنے والے کو بھی خواب نظر آتے ہیں، سونے والے کا خواب تو بیداری کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے اور موت والے کا خواب ختم نہیں ہوتا کیونکہ اُس کی نیند تو قیامت کے دن ختم ہو گی اور اُس کا خواب بھی اُسی دن ختم ہو گا۔

گویا برزخ ایک عالمِ خواب ہے جو مرنے والے کی موت سے یوم بعث تک طاری رہے گا۔ جنت میں جانے والی ارواح عالمِ برزخ میں نعمائے جنت کے خواب دیکھتی ہیں اور دوزخ میں جانے والی ارواح دوزخ کے عذابوں کے خواب دیکھتی ہیں جیسے ایک سونے والا شخص اپنی نیند میں خواب دیکھتا ہے۔ کبھی حسین جلوے، دلکش مناظر اور فرحت بخش چیزیں نظر آتی ہیں، کبھی خوفناک اور ڈراؤنے سماں دیکھتا ہے۔ ایسے ہی برزخ میں رہنے والی ارواح کا حال ہے جیسے سونے والا اپنی نیند میں اچھے خوابوں سے لطف اندوز ہوتا ہے اور برے خوابوں سے تکلیف و پریشانی محسوس کرتا ہے ایسے ہی برزخی ارواح لطف و الم محسوس کرتی ہیں۔ یہی ثواب و عذاب ہے جو مرنے کے وقت سے قیامت کے

Marfat.com

دن تک رہے گا۔

جو لوگ راہِ حق میں مارے جاتے ہیں یعنی جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہوتے ہیں ان کو جان نکلنے کے ساتھ ہی حیاتِ اخروی اور زندگانی جاوید مل جاتی ہے وہ برزخ میں نہیں رکھے جاتے۔

سوائے شہداء کے ہر مرنے والے کی روح قیامت تک عالمِ برزخ میں رہے گی اور اس پر اس کے عقائد و اعمال کے بموجب ثواب یا عذاب کا خواب طاری رہے گا۔ جس طرح ایک سونے والا شخص کبھی اپنی نیند میں کوئی طولانی خواب دیکھتا ہے اور ایسا محسوس کرتا ہے کہ گویا ایک عرصہ دراز اس پر گذرا۔ لیکن جب بیدار ہوتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ چند گھنٹے سویا اسی طرح جب برزخ والے موت کی نیند سے بیدار ہوں گے تو کہیں گے۔

یا ویلنا من بعثنا من مرقدنا ہائے ہماری شامت کس نے ہم کو ہماری خواب گاہ سے اٹھا دیا

برزخی ارواح جب قیامت کے دن اٹھائی جائیں گی تو وہ ایسا محسوس کریں گی کہ نیند سے بیدار ہوئیں جس طرح ایک سونے والا جاگنے پر اپنے اچھے یا برے خواب کی نسبت جانتا ہے کہ وہ ایک خواب تھا جو نیند میں طاری ہوا اور نیند ختم ہوتے ہی ختم ہوگیا۔ حالانکہ وہ اتنا طولانی خواب تھا کہ گویا اس کو دیکھنے والا ایک عرصہ دراز تک اس حال میں رہا اسی طرح برزخی ارواح خیال

Marfat.com

کریں گی کہ ہم خواب دیکھ رہے تھے۔

کانھم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من النھار

جس دن وعدہ کے دن کو دیکھ لیں گے یعنی قیامت کے دن موت کی نیند سے بیدار ہوں گے تو اُن کو ایسا معلوم ہوگا کہ وہ دن کی ایک ساعت سے زیادہ نہیں رہے۔

جب کسی کی موت آتی ہے اُس پر نیند طاری ہوتی ہے اور اللہ کے حکم سے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور اسی موت کی نیند میں اس پر اللہ کے حکم سے ثواب یا عذاب کا خواب طاری ہو جاتا ہے۔

الذین تتوفھم الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون

جو لوگ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں ان سے وفات کے وقت فرشتے کہتے ہیں کہ تم پر سلامتی ہو تم اپنے نیک اعمال کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

نیک لوگوں پر برزخ میں ثواب جنت کا خواب طاری ہو جاتا ہے اور

اذ الظلمون فی غمرات الموت والملائکۃ باسطوا ایدیھم اخرجوا انفسکم الیوم

جب گناہگار موت کی بیہوشی میں ہوتے ہیں تو فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے اُن سے کہتے ہیں کہ اپنی جانیں نکالو

Marfat.com

تجزون عذاب الھون بما	آج کے دن تم کو ذلت کا عذاب
کنتم تقولون علی اللہ غیر	دیا جائے گا اس لئے کہ تم اللہ پر
الحق وکنتم عن ایاتہٖ	جھوٹ بولتے تھے اور اس کی آیتوں
تستکبرون ○	سے اکڑتے تھے۔

گناہگاروں پر برزخ میں عذاب کا خواب طاری ہو جاتا ہے۔

جنت یا دوزخ میں روزِ حشر کے بعد جانا ہوگا۔ مرنے کے وقت سے روزِ حشر تک برزخ میں مرنے والوں کی ارواح رہیں گی اور اپنے عقائد و اعمال کے بموجب ثواب یا عذاب کا مزہ چکھیں گی۔

وحاق بآل فرعون سوء	اور آل فرعون کو بُرے عذاب نار نے
العذاب النار یعرضون	گھیر لیا جس پر وہ صبح و شام پیش کئے
علیھا غدوا وعشیا ویوم	جاتے ہیں اور قیامت کے دن حکم
تقوم الساعۃ ادخلوا	ہوگا کہ آلِ فرعون کو سخت عذاب
آل فرعون اشد العذاب	یعنی دوزخ میں داخل کرو۔

موت اور زندگی

انسان کے لئے دو موت اور دو زندگی ہیں، پیدائش سے پہلے کی حالت موت سے تعبیر کی گئی ہے، پہلی زندگی یہ دُنیا وی زندگی ہے اس کے

Marfat.com

بعد موت ہے جو دوسری موت سے تعبیر کی گئی ہے اس کے بعد دوسری زندگی حشر کے دن ملے گی قبر میں زندگی نہیں ہے بلکہ عالم خواب یا عالم ممات ہے جس کو برزخ کہتے ہیں۔

کنتم امواتا فاحیاکم ثم — تم مردے تھے اُس نے تم کو زندہ کیا

یمیتکم ثم یحییکم — پھر تم کو موت دے گا پھر زندہ کرے گا۔

پہلی زندگی یہ ہماری موجودہ زندگی ہے، دوسری زندگی حشر کے دن ملے گی، مرنے کے بعد قیامت تک موت کی نیند ہے جس میں ثواب یا عذاب کے خواب نظر آتے ہیں۔

موت کو نیند سے جو تشبیہہ دی گئی ہے اور عذاب و ثواب برزخ کو خواب سے جو مشابہ کہا گیا ہے یہ محض سمجھانے کے لئے ہے۔ تاکہ موت اور عذاب وثواب کی کچھ کیفیت سمجھ میں آسکے۔

عالم بالا کے حقائق ہماری محدود عقل میں نہیں سما سکتے اس لئے مثالوں اور تشبیہوں کی مدد سے بعض حقائق کو سمجھنے اور سمجھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

برزخ چونکہ عالم بالا میں ہے اور وہاں جو کچھ ہے سب روحانی ہے اس لیئے برزخ میں جو عذاب وثواب ہوتا ہے وہ مثالی بدن کے ساتھ

Marfat.com

ہوتا ہے کیونکہ مادّی دُنیا کی کوئی چیز وہاں نہیں ہے۔

برزخ کے عذاب و ثواب کو محض خواب و خیال ہی نہ سمجھنا چاہیئے، وہاں کے عذاب کی شدت اور وہاں کے ثواب کی نعمت کا صحیح اندازہ ہماری کوتاہ عقل نہیں کر سکتی۔ نیند اور ہیبت ناک خواب یا پُر سرور خواب صرف موت اور عذاب و ثواب کی کیفیت کا ایک ہلکا سا خاکہ یا نمونہ ہیں جس سے ہم تنبیہہ حاصل کر کے اپنے کردار اور اپنے اعمال و احوال کو اسلامی اطوار و اخلاق سے آراستہ کر کے اور اپنے اقوال و افعال کو ہر طرح کی کثافت و نجاست سے پاک کر کے امیدوار فضل و رحمت ہو سکتے ہیں۔

Marfat.com

باب دُوم

ماء

جعلنا من الماء كل شئی حی ۔ ہم نے ہر چیز کو پانی سے زندگی بخشی۔

دُنیا کی سب سے پہلی چیز جو امرالٰہی سے وجود میں آئی پانی ہے،

کان عرشہ علی الماء ۔ اللہ کا عرش پانی پر تھا۔

آیتہ کریمہ کا یہ مفہوم نہیں کہ پہلے پانی پر تیر رہا تھا۔ اب کسی دوسری جگہ منتقل ہو گیا بلکہ یہ مطلب ہے کہ عرش کے اور پانی کے درمیان کوئی چیز نہ تھی یعنی آسمان حائل نہ تھا۔

پانی کا وجود آسمان و زمین سے پہلے تھا۔

Marfat.com

ارادۂ الٰہی کے بموجب پانی سے بخارات نکل کر دھوئیں کی طرح پھیل گئے اور ایک دائرہ کی شکل اختیار کی۔ یہی سما یو دُنیا ہے۔

ثم استوی الی السماء و — پھر سماء کی طرف متوجہ ہوا اور وہ

ھی دُخان — دھوآں تھا۔

بخارات نکل جانے کے بعد ایک منجمد شے رہ گئی۔ یہی مادہ ہے جس سے زمین اور سات آسمان بنے

اَن السمٰوٰت والارض کانتا — سماوات اور زمین ملے جُلے ڈھیر تھے

رتقا ففتقنا ھما — ہم نے اُن کو الگ الگ کر دیا۔

مادہ عناصر سے مرکب ہے اور عناصر اجزا و قویٰ سے مرکب ہیں اور اجزا و قویٰ صفاتِ الٰہی کے مظہر اور بے شمار خواص کے حامل ہیں۔

آفاق

زمین سے اُوپر آسمان تک آفاق ہے۔ آفاق میں بے شمار عجائبات قدرت ہیں۔ جب چشمِ باطن روشن ہوتی ہے تو حسب استعداد بعض عجائبات کا انکشاف ہوتا ہے اور نظام کائنات میں قدرت کی کارفرمائی مشاہدہ ہوتی ہے۔

آسمانوں اور زمین میں غور و فکر کی نظر ڈالنے کی ہدایت ہے۔ جب ہم

Marfat.com

اکثر اوقات اُن چیزوں کو جو ہم کو چشمِ ظاہر سے نظر آتی ہیں گہری نگاہ سے دیکھتے رہیں تو چند روز میں ہم کو وہ بصیرت حاصل ہوتی ہے جس سے شانِ ربوبیت اور قدرت کی بے پناہ تنظیم منکشف ہوتی ہے۔

زمین سے اُوپر آسمان تک نظر ڈالنے سے ہم کو روزمرّہ سُورج، چاند، ستارے اور رنگا رنگ روشنیاں چشمِ ظاہر سے دکھائی دیتی ہیں۔ جب ہم ان ہی چیزوں میں قدرت کی تنظیم پر غور کرتے ہیں تو ہماری بصیرت تیز ہونے لگتی ہے اور پھر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ وہ عجائباتِ قدرت مشہود ہوتے ہیں جن تک چشمِ ظاہر کی رسائی نہیں، ہمیں غور و فکر کے لئے پہلے ان ہی چیزوں پر نظر ڈالنی چاہئے جو چشمِ ظاہر سے نظر آتی ہیں۔

آسمان

سب سے نمایاں اور ہر دم نظر آنے والی چیز یہ نیلگوں گنبد ہے جسے ہم آسمان کہتے ہیں۔ یہی سماءِ دُنیا ہے۔ اس سے نیچے سات آسمان اور بھی ہیں جو مثل ہماری زمین کے ہیں۔

اللہ الذی خلق سبع سمٰوات — اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے
ومن الارض مثلھن — اور زمین بھی اُن کی مثل بنائی۔

زمین، اور سات آسمان، ایک دوسرے کی مثل ہیں اور سماءِ دُنیا جو زمین اور

Marfat.com

سات آسمان کو گھیرے ہوئے ہے جُداگانہ ہے۔

وجعلنا السّماء سقفاً محفوظاً ۝ اور آسمان کو ہم نے ایک محفوظ چھت بنایا

انا زینا السماء الدنیا بزینۃ الکواکب ہم نے سماءِ دُنیا کو کواکب سے مزین کیا۔

افلم ینظروا الی السماء فوقھم کیف بیننٰھا وزینٰھا ومالھا من فروج کیا نہیں دیکھتے کہ ہم نے اُوپر آسمان کیسا بنایا ہے اور آراستہ کیا ہے اور اُس میں کوئی شگاف نہیں ہے۔

آیاتِ کریمہ سے تین باتیں معلوم ہُوئیں۔ آسمان یعنی سماءِ دُنیا مثل چھت کے پُوری دُنیا پر چھایا ہوا ہے۔ کواکب سے آراستہ ہے اور اس میں کوئی شگاف نہیں ہے۔

سماوات

سماءِ دُنیا کے احاطہ کے اندر سات آسمان اور زمین ہیں اور یہ سب ایک دوسرے کے مثل ہیں اور ان سب میں امرالٰہی کا نزول ہوتا ہے۔ ہم کو سات آسمانوں کے نام اور کام نہیں بتائے گئے صرف اس قدر بتایا گیا ہے۔

خلق اللہ سبع سمٰوات طباقاً ۝ اللہ نے سات آسمان نیچے اُوپر بنائے

وبنینا فوقکم سبعاً شداداً ۝ اور ہم نے تمہارے اُوپر سات ٹھوس

Marfat.com

آسمان بنائے۔

ولقد خلقنا فوقکم سبع طرائق ○
اور ہم نے تمہارے اوپر سات طریقے بنائے۔

طبق، شدید، طرائق کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ساتوں آسمان پست و بلند، ٹھوس، اور باعتبار خواص جُداگانہ ماحول کے حامل ہیں۔

ومن اٰیٰتہٖ خلق السمٰوات والارض ومابثّ فیھما من دابة وھو علیٰ جمعھم اذا یشاء قدیر ○
اور اُس کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور ان سب میں جو جاندار اُس نے پھیلائے ہیں وہ اُن کو جب چاہے جمع کرنے پر قادر ہے۔

آسمانوں میں بھی مثل زمین کے جاندار آباد ہیں اور اللہ جب چاہے۔ تو اُن کو اکٹھا کرنے پر قادر ہے۔

کواکب ونجوم

کواکب ونجوم جو ہم کو نظر آتے ہیں اُن کی نسبت ہم کو بتایا گیا ہے کہ یہ سماء دنیا کی زینت ہیں۔ ان کواکب ونجوم کے ذریعہ رات کی تاریکی میں راہ نمائی ہوتی ہے۔

جعل لکم النجوم لتھتدوا
تمہارے لئے تارے بنائے کہ تم

Marfat.com

بھا فی ظلمت البر و البحر — خشکی اور تری کی تاریکیوں میں اُن سے راستہ پاؤ۔

انا زینا السماء الدنیا بزینتہ الکواکب — ہم نے سماءِ دُنیا کو کواکب سے مزین و آراستہ کیا۔

کواکب بے گنتی ہیں جن کا شمار کرنا مُمکن نہیں ہے۔

شمس و قمر

سب سے بڑی چیز جو ہم کو روزانہ آسمان پر چلتی نظر آتی ہے سُورج ہے۔ اس کے بعد دوسری بڑی چیز چاند ہے۔ بروج ان دونوں کی گذرگاہیں ہیں ان کے سوا بھی بعض سیارے بروج میں سے گذرتے نظر آتے ہیں۔ سُورج اور چاند کے سوا سات بڑے سیارے اور اُن کے ساتھ متعدد چھوٹے سیارے گھومتے نظر آتے ہیں۔ ان سیاروں کے نام اور کام ہم کو نہیں بتائے گئے۔ صرف سُورج اور چاند کے نام بتائے گئے ہیں اور ان کے متعلق چند کام بھی بتائے گئے ہیں۔

سُورج، چاند، سیارے فضائے آسمانی میں اُفق پر اپنے اپنے مقررہ دائروں پر چلتے ہیں۔ ان دوائر کو افلاک کہا گیا ہے۔

وھو الذی خلق الیل والنھار — اور وہی ہے جس نے رات اور دن

Marfat.com

والشمس والقمر کل فی فلک یسبحون ○

اور سورج اور چاند کو پیدا کیا سب فلک میں تیر رہے ہیں۔

ھو الذی جعل الشمس ضیاءً والقمر نوراً وقدرہ منازل لتعلموا عدد السنین و الحساب۔

وہی ہے جس نے سورج کو دکھتا ہوا اور چاند کو روشن بنایا اور اس کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جانو۔

لیل و نہار

وآیۃ لھم الیل نسلخ منہ النھار فاذا ھم مظلمون ○ والشمس تجری لمستقرھا ذالک تقدیر العزیز العلیم ○

اور اُن کے لئے ایک نشانی رات ہے اس پر سے جب ہم دن کو اتار لیتے ہیں تو وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں اور سورج اپنے مقررہ ٹھکانے پر چلا جا رہا ہے یہ غالب علم والے کی ٹھہرائی ہوئی تقدیر ہے۔

والقمر قدرنٰہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم لا الشمس ینبغی لھا ان تدرک القمر و لا الیل سابق النھار وکل فی

اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی شاخ کی حالت پر پھر آتا ہے نہ سورج سے ہو سکتا ہے کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات آگے

Marfat.com

فلک یسبحون ○	بڑھ سکتی ہے دن سے اور سب فلک میں تیر رہے ہیں۔
ومن رحمتہٖ جعل لکم الیل والنھار لتسکنوا فیہ ولتبتغوا من فضلہٖ ولعلکم تشکرون ○	اور اُسی نے اپنی رحمت سے رات اور دن تمہارے لئے بنائے تاکہ تم رات میں آرام بھی پاؤ اور دن میں اپنی روزی کے لیئے اس کا فضل بھی تلاش کرو اور اُس کی اس رحمت کا شکر ادا کرو۔

جس طرح شمس و قمر اور سیارے گردش میں ہیں اسی طرح زمین بھی گردش میں ہے۔

وتری الجبال تحسبھا جامدۃ وھی تمر مر السحاب	اور تم پہاڑوں کو ساکن دیکھتے ہو حالانکہ یہ بادلوں کی طرح چل رہے ہیں۔

افلاک

آسمان اور فلک ایک ہی چیز نہیں ہیں، افلاک وُہ دوائر ہیں جن پر سُورج چاند سیارے گردش کرتے ہیں، سات آسمان مثل زمین کے ٹھوس کرتے ہیں جن کی تخلیق مادّہ سے ہے اور جن میں مثل زمین کے جاندار حیوانات ہیں۔

اور سماء دُنیا جس کو سماء ذات البروج بھی کہا گیا ہے دُوسری

Marfat.com

چیز ہے جس کی تخلیق دخان سے ہے اور جس میں کواکب و ثوابت ہیں جو زمین اور سات آسمانوں پر محیط ہے جس کو "سماء ذات الحبک" اور "سماء ذات الرجع" بھی کہا گیا ہے۔

سماء دُنیا کا ظہور نیلگوں گنبد اور اُس کے کواکب و ثوابت ہیں اور بطون "جبروت" ہے۔

سات آسمانوں اور زمین کا ظہور شمس و قمر، نجوم، جمادات، نباتات، حیوانات ہیں اور بطون "ملکوت" ہے۔

وُہ دائرے جن پر سُورج، چاند، ستارے اور زمین گردش کرتے ہیں۔ فلک کے نام سے موسوم ہیں اور یہ ملکوتی چیز ہے۔

ابر و باد و بارانِ رحمت

فضائے آسمانی کے نیچے زمین سے اُوپر سیاہ و سفید و سنہری رنگ کی چیز رُوئی کے گالے کی طرح یا دھوئیں کی مانند ہوا پر اڑتی ہُوئی نظر آتی ہے ابر یا بادل ہے۔

وَھو الذی یرسل الریاح بشرا	اور وہی ہے جو اپنی رحمت سے ہواؤں
بین یدی رحمتہ حتی اذا	کو پہلے خوشخبری کے لئے بھیجتا ہے یہاں
قلت سحاباً ثقالا سقنٰہ	تک کہ جب وُہ بھاری بادلوں کو اُٹھالاتی ہیں

Marfat.com

لیلد میت فانزلنا بہ الماء فاخرجنا بہ من کل الثمرات

ہم اُن کو ایک مُردہ بستی کی طرف چلا دیتے ہیں پھر ہم اُس سے پانی برساتے ہیں پھر ہم اُس سے سب قسم کے پھل پھلاری نکلتے ہیں۔

پیداوار

فلینظر الانسان الی طعامہ انا صببنا الماء صبا ثم شققنا الارض شقا فانبتنا فیہا حبا و عنبا و قضبا و زیتونا و نخلا و حدائق غلبا و فاکہۃ و ابا متاعا لکم و لانعامکم

پس انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے پر نظر ڈالے کہ ہم نے خوب پانی برسایا پھر ہم نے زمین کو چیرا پھاڑا پھر ہم نے اس میں غلہ اگایا اور انگور اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجور اور گھنے گھنے باغ اور طرح طرح کے میوے اور چارہ تمہارے اور تمہارے پالتو جانوروں کے لئے۔

زمین

وفی الارض آیات للموقنین٥

اور یقین والوں کے لئے زمین میں نشانیاں

Marfat.com

والارض مددناھا والقینا فیھا رواسی وانبتنا فیھا من کل شیء موزون ○ وجعلنا لکم فیھا معایش ومن لستم لہ برازقین ○

اور ہم نے زمین کو پھیلا دیا اور اس میں پہاڑ جما دیئے اور ہر موزوں چیز اس میں اُگائی اور ہم نے اس میں معاش کا سامان بنایا اور اُن کے لئے بھی جن کو تم روزی نہیں دیتے۔

اللہ الذی سخر لکم البحر لتجری الفلک فیہ بامرہ ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون

اللہ وُہ ہے جس نے دریا کو تمہارے تابع کر دیا کہ اس میں اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور تم روزی تلاش کرو اور تاکہ شکر بجا لاؤ۔

دریا

وما یستوی البحران ھذا عذب فرات سائغ شرابہ وھذا ملح اجاج ومن کل تاکلون لحما طریا وتستخرجون حلیۃ تلبسونھا

دو دریا برابر نہیں یہ میٹھا خوشگوار ہے اور وُہ شور و تلخ، اور تم دونوں میں سے تازہ گوشت (مچھلیاں) نکال کر کھاتے ہو۔ اور زیور (موتی مونگا) نکال کر پہنتے ہو۔

Marfat.com

پرندے

اولم یروا الی الطیر مسخرات	کیا پرندوں کو نہیں دیکھا جو فضائے
فی جو السماء ما یمسکھن	آسمانی میں گھرے ہوتے ہیں۔ اللہ
الا اللہ	کے سوا اُن کو کون سنبھالے
	ہوئے ہے۔
وما من دابۃ فی الارض	اور جتنے جاندار زمین پر چلتے ہیں اور
ولا طائر یطیر بجناحیہ الا	جتنے پرندے اپنے بازوؤں سے اُڑتے
امم امثالکم	ہیں وہ سب تمہاری طرح قومیں ہیں۔

چوپائے

والانعام خلقھا لکم فیھا	اور اُسی نے تمہارے لئے مویشی پیدا
دفء ومنافع ومنھا تاکلون	کئے جن میں تمہاری جڑاول اور
ولکم فیھا جمال حین تریحون	بہت سے فائدے ہیں۔ ان میں سے
وحین تسرحون وتحمل اثقالکم	بعض کو تم کھاتے ہو اور تم کو اُن سے
الی بلد لم تکونوا بلغیہ الا	رونق ہے جب شام کو لاتے ہو
بشق الانفس ان ربکم لرؤف	اور صبح چراگاہ لے جاتے ہو اور وہ

Marfat.com

رحیم ٥ والخیل والبغال
والحمیر لترکبوھا وزینة
ویخلق مالا تعلمون ٥

تمہارے بوجھ اُن شہروں تک لے جاتے ہیں جہاں تم بلا جانکاہی کے نہیں پہنچ سکتے بے شک تمہارا رب رؤف و رحیم ہے اور گھوڑے خچر، گدھے کہ تم اُن پر سوار ہوتے ہو اور اُن سے زینت بھی ہے اور وہ پیدا کرے گا وہ سواریاں جن کو تم جانتے بھی نہیں ہو۔

واللہ خلق کل دابة من ماءٍ
فمنھم من یمشی علیٰ بطنہٖ
ومنھم من یمشی علیٰ رجلین
ومنھم من یمشی علیٰ اربع
یخلق اللہ مایشاء

اور اللہ نے سب جانداروں کو پانی سے پیدا کیا اُن میں سے کچھ پیٹ کے بل چلتے ہیں کچھ وہ ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔

آدم زاد

ولقد کرمنا بنی آدم وحملنا

اور ہم نے بنی آدم کو برتری دی اور

Marfat.com

هم فی البر والبحر ورزقناهم	خشکی اور تری میں سوار کرایا اور پاک
من الطیبات وفضلناهم	چیزوں کی روزی دی اور بہت سی
علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا	مخلوقات پر فضیلت بخشی۔
واللہ اخرجکم من بطون	اور اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے
اُمّھاتکم لا تعلمون شیئاً و	پیٹوں سے نکالا تم کچھ جانتے نہ تھے
جعل لکم السمع والابصار	اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں بنائے
والافئدہ لعلکم تشکرون	اور دل بنایا تاکہ تم شکر گذاری کرو۔
ولقد مکناکم فی الارض و	اور ہم نے تم کو زمین میں آباد کیا اور
جعلنا لکم فیھا معایش	اس میں تمہاری معیشت کے سامان
	پیدا کئے۔
ھو الذی خلقکم من نفس	وہی ہے جس نے تم کو نفس واحدہ
واحدۃ وجعل منھا زوجھا	سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا
لیسکن الیھا فلما تغشّھا	بنایا تاکہ وہ اس سے آرام پائے پھر
حملت حملا خفیفا فمرت	جب وہ اس کو ڈھانکتا ہے تو اس کو
بہ فلما اثقلت دعوا اللہ	ہلکا سا حمل رہ جاتا ہے جس کو وہ لئے
ربھما لئن اٰتیتنا صالحا	پھرتی ہے پھر جب وہ بوجھل ہو جاتی
لنکونن من الشاکرین ۝	ہے دونوں اپنے رب اللہ کو پکارتے

Marfat.com

ہیں کہ اگر ہمیں بھلا چنگا بخشے تو ہم شکرگزار رہوں گے

فلما اٰتٰهما صالحا جعلا له شركاء فيما اٰتٰهما فتعالى الله عما يشركون ○

پھر جب وہ اُن کو چنگا بھلا بچہ دیتا ہے تو وہ شرک کرنے لگتے ہیں اللہ برتر ہے اُن کے مشرکانہ عقیدے سے۔

ايشركون ما لا يخلق شيئا و هم يخلقون ○ ولا يستطيعون لهم نصرا ولا انفسهم ينصرون

کیا اُن کو شریک بناتے ہیں جو کوئی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے اور خود پیدا کیے جاتے ہیں اور نہ وہ ان کی مدد کر سکتے نہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں۔

بدا خلق الانسان من طين ثم جعل نسله من سللة من ماء مهين ثم سوٰيه ونفخ فيه من روحه وجعل لكم السمع والابصار والافئدة قليلا ما تشكرون ○

تخلیق انسان کی ابتدا مٹی سے کی پھر اُس کی نسل بے قدر پانی کے نچوڑ سے چلائی پھر اس کو ٹھیک کیا اور اس میں اس نے روح پھونکی اور تمہارے لئے کان، آنکھیں اور دل بنائے تم بڑے ناشکرے ہو

ان تكفروا فان الله غني عنكم ولا يرضى لعباده الكفر وان

اگر تم کفر کرو تو اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے

Marfat.com

تشکروا یرضہ لکم ولا — کفر پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو
تزروازرۃ وزر اخری ثم — وُہ تم سے راضی ہوگا اور کوئی بوجھ اٹھانے
الی ربکم مرجعکم فینبئکم — والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھاتا
بماکنتم تعملون ٥ انہ — پھر تم کو اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے۔
علیم بذات الصدور — پھر وُہ تمہیں بتا دے گا جو تم کرتے تھے
بیشک وُہ دلوں کی باتوں کو جاننے والا
ہے۔

نفسِ واحدہ

ولقد خلقنا الانسان من — اور ہم ہی نے انسان کو سڑے ہوئے
صلصال من حما مسنون ٥ — کیچڑ کی پُر جوش مٹی سے پیدا کیا
بدا خلق الانسان من طین ثم — انسان کی تخلیق کی ابتدا مٹی سے کی پھر
جعل نسلہ من سللۃ من ماء — اس کی نسل نطفہ سے چلائی۔
مھین

خلقکم من نفس واحدۃ و — تم کو نفسِ واحدہ سے پیدا کیا اور اسی
خلق منھا زوجھا وبث — نفس واحدہ سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور
منھما رجالا کثیرا ونساء — ان دونوں سے بہت سے مرد عورت پھیلائے

Marfat.com

نفس واحدہ کے معنی ہیں ایک ہی جنس، پس ایک ہی جنس سے آدم اور ان کی زوجہ خلق ہوئے، اور جنس واحدہ یعنی نفس واحدہ کا وجود سڑے ہوئے پُرجوش اور لیس دار کیچڑ سے ہوا۔

انا خلقناھم من طین لازب ہم نے اُنہیں لیسدار کیچڑ سے پیدا کیا۔

لیسدار کیچڑ کی اصل پانی اور مٹی کی آمیزش اور حرارت و ہوا کی اثر اندازی ہے، پانی اور مٹی مل کر کیچڑ بنتی ہے، حرارت و ہوا سے اُس میں جوش و خمیر پیدا ہوتا ہے، کسی خشک چیز میں جوش و خمیر پیدا نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اُس میں مائیت و رطوبت اور ہوا و حرارت اثر انداز نہ ہو، روزانہ کا مشاہدہ ہے کہ سڑی گلی چیزوں میں اور کچرے کوڑے کے ڈھیر میں جوش و خمیر پیدا ہو کر بے شمار قسم کے جاندار کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں اور امرِ الٰہی کے بموجب شکل و صورت اختیار کرتے ہیں۔ بارش کے موسم میں بے شمار اقسام اور بے شمار ہیئتوں کے کیڑے مکوڑے مرطوب و متعفن مقاموں میں دیکھے جاتے ہیں۔

جب قدرت نے انسان کی تخلیق چاہی تو مٹی کی سڑی ہوئی کیچڑ میں جوش و خمیر پیدا ہو کر عناصر کے مزاج، طبیعت، خواص اور ترکیب کے اعتدال سے ایک ہیولیٰ یا جنسِ خاص کا وجود ہوا، یہی نفسِ واحدہ ہے پھر اس ہیولیٰ نے مشیتِ الٰہی اور علمِ الٰہی کے بموجب شکلِ انسانی اختیار کی اور اسی ہیولیٰ سے اس کا جوڑا ارادہ الٰہی کے بموجب وجود میں آیا۔

Marfat.com

وخلق الازواج کلھا — اور ہر جاندار کا جوڑا پیدا کیا۔

جملہ حیوانات کی ابتدا سڑی ہوئی شے کے جوش و خمیر سے ہیولیٰ وجود میں آکر ہوئی اور ہر حیوان نے ارادہ الٰہی کے بموجب شکل و صورت اختیار کی پھر نر و مادّہ کے اختلاط و ملاپ سے اُس جنس کی نسل چلی۔

جانداروں کی ہر جنس کا وُہ ابتدائی ہیولیٰ جو جوش و خمیر سے وجود میں آئے وہی نفس واحدہ ہے، جب کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کی تخلیق نفسِ واحدہ سے فرمائی اور اسی نفسِ واحدہ سے اس کا جوڑا بنایا اور نفسِ واحدہ کی حقیقت بھی بتا دی کہ سڑے ہوئے کیچڑ کی پر جوش مٹی سے ہے تو پھر آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے حوّا کا ظہور محض من گھڑت بات ہے۔

جب عناصر کے امتزاج و ترکیب سے کسی شے کے سڑے ہوئے مادّہ میں جوش و خمیر پیدا ہو کر خالق کی مشیت و ارادہ سے کسی جنس کا ہیولیٰ وجود میں آکر علم الٰہی کے بموجب کوئی شکل و صورت اختیار کرتا ہے تو امرِ الٰہی سے اس میں جان پڑ جاتی ہے۔ یہ جاندار تو الدی کہلاتے ہیں پھر نر و مادہ کے ملاپ سے ان کی جو نسل پیدا ہوتی ہے وُہ تولیدی کہلاتی ہے یہ موسمی اور برساتی جاندار اکثر تبدیل موسم کے ساتھ فنا ہو جاتے ہیں اور بعض مشیتِ الٰہی کے بموجب کوئی دوسری ہیئت اختیار کرتے ہیں۔

Marfat.com

جاندار مخلوقات

خالق کی مخلوق بے شمار ہے ، سب جاندار مادی مخلوق ہیں۔ ان کی دو قسم ہیں ، مرئی اور غیر مرئی ، مرئی مخلوق حیوانات ہیں اور غیر مرئی اجنہ ہیں۔

حیوانات کی دو بڑی قسمیں ہیں ایک بحری جاندار اور دوسری بری جاندار۔ بعض ایسے ہیں جو خشکی میں بھی رہتے ہیں اور تری میں بھی۔

حیوانات بحری اور حیوانات بری کی بے شمار اقسام ہیں ، سب اقسام کی معلومات محال ہے۔

مرئی اور غیر مرئی جانداروں کے درمیان بھی ایک مخلوق ہے جو ظاہری آنکھ سے نظر نہیں آتے خوردبین سے دیکھے جاتے ہیں ، آگ میں ، پانی میں ، اور ہوا میں شامل رہتے ہیں۔ خوردبین سے ایک قطرۂ آب میں ، بے گنتی جاندار نظر آتے ہیں ، اسی طرح ہوا میں اور آگ کے شعلوں میں۔

یہ مخفی جاندار غیر مرئی اس لئے ہیں کہ ظاہری آنکھ سے نظر نہیں آتے اور مرئی اس لئے ہیں کہ آلات کی مدد سے اُن کو دیکھ سکتے ہیں۔

جن

اس مخلوق میں مثل حیوانات کے توالد و تناسل جاری ہے ، عمریں بہت

Marfat.com

طویل ہوتی ہیں۔

عموماً یہ نظر سے غائب رہتے ہیں۔ یہ کئی قوموں میں منقسم ہیں یہ مخلوق بھی مثل انسان کے دین و شریعت سے مکلف کی گئی ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ	جن اور انس کو قانونِ عبودیت کی پیروی
اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○	کے لیے پیدا کیا گیا۔

اعمال کی باز پرس اُن سے بھی مثلِ انسان کے ہوگی جو نیک ہیں وہ جنت میں جائیں گے اور بدوں کا ٹھکانہ جہنم میں ہوگا۔

وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ	لیکن یہ فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ جہنم کو
جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ	جنوں اور انسانوں سے بھرا
اَجْمَعِيْنَ ○	جائے گا۔

جنات میں بھی مثل انسان کے نکوکار اور بدکار، دیندار اور بے دین، اچھے اور بُرے سب ہی طرح کے ہیں جیسا کہ خود اُن کا قول نقل ہوا ہے۔

وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا	اور ہم میں سے فرمانبردار بھی ہیں اور
الْقَاسِطُوْنَ	نافرمان بھی۔

ملائکہ عنصریوں اور جنات میں یہ فرق ہے کہ ملائکہ معصوم و مجرد ہیں اور جنات معصوم و مجرد نہیں، ملائکہ نافرمانی کبھی نہیں کرتے جنات نافرمانی بھی کرتے ہیں، ملائکہ میں پیدائش و اموات نہیں اور جنات میں پیدائش و موت کا سلسلہ

Marfat.com

جاری ہے، مادّی ملائکہ کی آفرینش برف و آتش سے ہے اور جنّات کی تخلیق آگ کی لَو سے۔

(خلق الجان من مارج من نار) اور جان کو آگ کی لَو سے پیدا کیا۔

جنّات کو قدرت نے یہ قوت بخشی ہے کہ گر چاہیں تو انسان یا حیوان کی شکل عارضی طور سے اختیار کر لیں۔

کبھی جنات اپنی اصلی شکل میں بھی کسی انسان کو نظر آجاتے ہیں۔ پیدائشِ آدم سے قبل کے انسانوں پر جنات کو فضیلت تھی۔ آدم کی پیدائش کے بعد یہ شرف جاتا رہا۔ آدم زاد کو یہ شرف عطا فرمایا گیا۔

انسان

اللہ رب العالمین نے جنات کی تخلیق کے بعد انسان کو خلق فرمایا تخلیقِ آدم سے قبل کے انسان بڑے قد آور، مہیب، طاقتور اور غصیل ہوتے تھے، باہم جنگ و جدال اور کشت و خون اُن کا مشغلہ تھا۔ اُن کی بڑی بڑی قومیں تھیں جو سرکشی اور طغیانی کے سبب ہلاک کی جاتی رہیں اور عذاب نازل ہوتے رہے، اُن کا زمانہ ہزارہا سال کا زمانہ ہے، رب العالمین ایک کے بعد دوسری قوم پیدا فرماتا رہا۔ جن میں پہلی ہلاک شدہ قوم سے مختلف قوےٰ ودیعت ہوتے رہے۔

Marfat.com

هل اتیٰ علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکورا
انسان پر زمانہ کا ایک ایسا دور گذر چکا ہے کہ اُسے کوئی خاص شرف حاصل نہ تھا۔

(ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام)

وقد خلقکم اطوارا
اور تم کو طرح طرح سے پیدا کیا

(ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام)

انبتکم من الارض نباتا
تم کو زمین سے اُگایا سبزہ کی طرح

سب سے آخر میں علمِ الٰہی کے بموجب ایک جامع کمالات اور مناسب و موزون سراپا کے ساتھ انسانی قوم وجود میں آئی جو بشر کے نام سے موسوم ہوئی جس کے پہلے شخص کا نام آدم ہے۔ پہلے کی ہلاک شدہ اقوام کی کچھ باقیات دُنیا کے مختلف گوشوں میں تخلیق آدم کے وقت موجود تھی جس کا وجود ابھی تک ہے۔ بعض جزائر میں ایسی قومیں پائی جاتی ہیں جو پہلے زمانہ کے انسانوں کی اولاد اور آدم زاد سے مل کر پیدا ہوئیں، آدم علیہ السلام سے قبل کی انسانی اقوام کے نام و نشان سے ہم کو آگاہ نہیں کیا گیا۔ چونکہ جنات کو فضیلت و شرف حاصل تھا اس لئے انسانی اقوام اُن سے متاثر ہوتی رہیں

وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن
اور انسان میں سے اکثر لوگ جنوں کی پناہ پکڑتے تھے۔

Marfat.com

جن و انس فرائض عبودیت کی بجاآوری کے لئے مکلف تھے اس لئے رسالت کا سلسلہ جاری تھا جنات میں بھی رسول ہوتے تھے اور انسانوں میں بھی

یمعشر الجن والانس الم یاتکم — اے گروہ جن و انس کیا تمہارے پاس
رسل منکم یقصون علیکم — تم ہی میں سے رسول نہیں آتے رہے
ایتی وینذرونکم لقاء یومکم — جو تم کو میرے احکام سے آگاہ کرتے
ھذا — اور تم کو عذاب کا دن آنے سے ڈراتے۔

قوم جنات کے کسی رسول کا نام نہیں بتایا گیا، آیت کریمہ سے صرف اس قدر معلوم ہوا کہ اقوام جن و انس میں رسول آتے رہے۔ جن پر احکام الہٰی کا نزول ہوتا تھا۔

خلافت

خلافت کے معنی ہیں جانشینی اور خلیفہ فی الارض کے معنی ہیں زمین میں اپنے سے پہلوں کا جانشین۔

یہ خیال کہ انسان زمین میں اللہ کا خلیفہ ہے صحیح نہیں
آدمؑ کی خلافت اپنے سے پہلے انسانوں کی جانشینی ہے۔

ثم جعلناکم خلائف فی الارض — پھر اُن کے بعد زمین میں ہم نے تم کو اُن کا
من بعدھم لننظر کیف تعملون — جانشین بنایا کہ دیکھیں کیسے عمل کرتے ہو

Marfat.com

اُن سب ملائکہ عنصریون کو جو جنت الارض میں تھے حکم الٰہی ہوا تھا کہ جب آدم علیہ السلام کے خاکی پتلے میں رُوح پھونک دی جائے تو تم سب اس کی تعظیم بجا لانا۔

یہ حکم آدمؑ کی نیابتِ الٰہی کے سبب نہیں تھا بلکہ اس لیے تھا کہ اللہ جل جلالہٗ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے آدم کی سرشت میں پہلے انسانوں اور جنوں سے ممتاز واشرف قویٰ ودیعت فرمائے تھے جن کی بنا پر بعض مخلوقاتِ ارضی پر فضیلت کا شرف عطا ہونے والا تھا۔ ملائکہ اُن ودیعات سے آگاہ نہ تھے اسی لیے جب امرِ الٰہی کا نزول ہوا کہ میں زمین میں خلیفہ مقرر کرنے والا ہوں تو اُنہوں نے کہا اُس کو اپنے سے پہلوں کا خلیفہ بنایا جائے گا جو زمین میں فساد پھیلائے اور خونریزی کرے۔ کیونکہ وُہ پہلے کے انسانوں کی فساد انگیزیاں اور خونریزیاں دیکھے ہوئے تھے۔

فرشتوں نے یہ بھی عرض کیا کہ ہم تیری حمد و تسبیح کرتے ہیں، اس عرض سے اُن کا مطلب یہ تھا کہ جس کو زمین میں اپنے سے پہلوں کا جانشین بنایا جائے اس کو ہماری طرح حمد و تسبیح کرنے والا ہونا چاہیے نہ کہ مفسد اور خونی۔

فرشتوں کی عرض کے جواب میں امرِ الٰہی نازل ہوا کہ جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔

Marfat.com

ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے۔ اللہ جل جلالہٗ نے روشنی کے ساتھ تاریکی، علم کے ساتھ جہل، اور نیکی کے ساتھ بدی کو خلق فرمایا تاکہ ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جائے، اگر اضداد نہ ہوتے تو پھر خیر و شر کی تمیز محال تھی، اسی لئے فرشتوں کو جواب ملا کہ جو ہم جانتے ہیں وہ تم نہیں جانتے۔

آدم زاد میں پہلے انسانوں سے اشرف و ممتاز قویٰ ودیعت ہوئے ہیں جن کی بنا پر اس کو بعض دیگر مخلوقات پر فضیلت کا شرف حاصل ہے۔

ولقد کرمنا بنی آدم وحملنا	اور ہم نے بنی آدم کو برتری دی اور خشکی
ھم فی البر والبحر ورزقناھم	وتری میں سوار کرایا اور پاک چیزوں کی
من الطیبٰت وفضلناھم علیٰ	روزی دی اور بہت سی مخلوقات پر
کثیر ممن خلقنا تفضیلا	فضیلت بخشی۔

آیۃ کریمہ سے معلوم ہوا کہ آدم زاد کو جملہ مخلوقاتِ ارضی پر فضیلت نہیں دی گئی بلکہ بیشتر مخلوقات پر شرف بخشا گیا ہے اور کچھ مخلوق ایسی بھی ہے جس پر آدم زاد کو فضیلت حاصل نہیں ہے۔

چنانچہ اصحاب مکاشفہ "رجال الغیب" کا وجود مانتے ہیں جو مقتضیاتِ جسمانیہ سے خارج ہو کر سراپا روح منور بصورتِ جسم ہیں۔

اصحاب مکاشفہ کا بیان ہے کہ رجال الغیب دو گروہ پر منقسم ہیں۔ ایک تو "اوتاد الارض" ہیں جن کا قیام قطب شمالی میں ہے، یہ اپنے مقام سے نہیں نکلتے

Marfat.com

مگر حق تعالیٰ نے اُن کو ایسی قدرت و قوت بخشی ہے کہ اپنے مقام پر ہی ساری دُنیا کی سیر کرتے ہیں اور شیاطین کو ہر طرف سے گھیرتے اور بھگاتے رہتے ہیں، یہ حضرات اہلِ مکاشفہ کی اصطلاح میں "افراد" کہلاتے ہیں، بعض اولیاء اللہ اپنی روحانی سیر میں اُن تک پہنچتے ہیں اور فیض و برکت حاصل کرتے ہیں۔

رجال الغیب کا دوسرا گروہ "رجال البسالبن" کے نام سے موسوم ہیں۔ یہ سمندروں اور زمین کے کناروں پر رہتے ہیں، یہ حضرات اپنے مقام سے نکلتے ہیں دنیا میں پھرتے ہیں اور چشم زدن میں اپنی جگہ پہنچ جاتے ہیں، بعض اولیاء اللہ ان کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں، کبھی بعض نیک آدمیوں کو بھی ظاہر ہو جاتے ہیں باتیں کرتے ہیں اور پھر غائب ہو جاتے ہیں۔ یہ حضرات اہلِ مکاشفہ کی اصطلاح میں "اخیار" کہلاتے ہیں۔

رجال الغیب، ملائکہ نہیں ہیں مگر جن وانس سے اشرف ہیں اور ملائکہ سے مناسبت قوی ہے۔

مادّی جنت

جنت الماویٰ تو روحانی عالم میں ہے وہاں کی ہر چیز روحانی ہے جنت ادنیٰ جس کو جنتِ قریبہ بھی کہتے ہیں۔ اسی مادی دنیا میں ہے۔

کرۂ ارض کے بہت سے حصے ایسے ہیں جو آج تک انسان کی نظر سے اوجھل

Marfat.com

ہیں، بعض جزائر دریافت ہوئے ہیں جن کو چند صدی قبل کوئی نہیں جانتا تھا، ان جزیروں میں بھی انسانی مخلوق آباد ہے اسی طرح اور بے شمار قطعات وحصص اسی کرۂ ارض پر ایسے موجود ہیں جو ابھی تک آدم زاد کی معلومات میں نہیں آئے،

اصحابِ مکاشفہ کا بیان ہے کہ کرۂ ارض کے بلند ترین مقام میں جو قطب شمالی میں ہے ایک عظیم الشّان جزیرہ ہے جس کی مثل زمین کے کسی اور حصّہ میں نہیں۔ اس جزیرہ میں مادی ملائکہ جو عنصریون کہلاتے ہیں حمد وتسبیح میں مشغول رہتے ہیں، یہ ملائکہ فیصل شدہ امور اور پیدا ہونے والی ارواح کو لیکر اُترتے ہیں، ملاءِ اعلیٰ سے جو امر نازل ہوتا ہے اور جو ارواح اُترتی ہیں اُن کا اسی جزیرہ میں نزول ہوتا ہے، اسی جزیرہ میں وُہ باغ ہے جس میں حضرت آدم علیہ السّلام اور اُن کی زوجہ کی سکونت تھی،

تخلیقِ آدم سے قبل قومِ جن کے رسول احکامِ الٰہی کے حصُول کے لئے اس جزیرہ میں آمد ورفت رکھتے تھے، تخلیقِ آدم کے بعد سے یہ رسالت ختم کردی گئی ہے۔

آدم علیہ السّلام

اللہ رب العالمین جب انسانوں کو مختلف قویٰ، مختلف طبائع، مختلف امزجہ اور مختلف ہیئتوں کے ساتھ زمین کے ہر حصّہ میں وہیں کی خاک کے غالب عنصر کے ساتھ

Marfat.com

خلق فرما چکا اور اُن انسانی اقوام کا اپنی نافرمانیوں اور سرکشیوں کے سبب بیشتر حصہ ہلاک ہو چکا تو اُس نے ایک جامع کمالات قوم کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تاکہ اُسے پہلے انسانوں کا جانشین زمین میں بنائے۔

اذ قال ربك للملئكة انی خالق بشرا من طین فاذا سویته و نفخت فیه من روحی فقعوا له سٰجدین ○

جب تیرے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں پس جب میں اس کو ٹھیک کر لوں اور اس میں روح پھونک دوں تو تم سب اس کی تعظیم بجا لانا۔

اللہ رب العالمین کا فرمان عالمِ امر میں نازل ہوا کہ ہم ایک بشر مادہ سے پیدا فرمانے والے ہیں جس کا غالب عنصرِ خاک ہو گا پس جب یہ خاکی پتلا علمِ الٰہی کے بموجب وجود میں آجائے اور امرِ الٰہی سے اس میں روح داخل ہو جائے تو ملائکہ عنصریین جو وہاں موجود ہوں اُس کی تعظیم بجا لائیں۔

مشیتِ الٰہی سے ایک نفسِ واحدہ وجود میں آیا اور اس نفسِ واحدہ سے ایک حسین و جمیل پیکر نمودار ہوا جس میں امرِ الٰہی سے روح داخل ہوئی۔ جب روح داخل ہوئی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ سب ملائکہ عنصریین جو وہاں موجود تھے تعظیم بجا لائے مگر قوم جن کا سردار جو رسول بھی تھا اور تخلیقِ آدم کے وقت وہاں موجود تھا جس کا نام ابلیس ہے، تعظیم سے منحرف ہوا۔

Marfat.com

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِیْسَ کَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّہٖ

اور جب ہمارا حکم نازل ہوا کہ سب فرشتے آدم کی تعظیم بجا لائیں تو سب تعظیم بجا لائے مگر ابلیس جو قوم جن سے تھا۔ فرمانِ الٰہی سے منحرف ہوا۔

ابلیس کے لئے امرِ الٰہی نازل ہوا کہ تُو نے کیوں تعظیمِ آدم سے انحراف کیا؟

یَا اِبْلِیْسُ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اَسْتَکْبَرْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ ○

اے ابلیس کس چیز نے تجھ کو اس کی تعظیم سے روکا جسے قدرتِ خاص سے ہم نے خلق فرمایا کیا تو نے تکبر کیا، کیا تو عالین میں سے ہے؟

جب ابلیس سے جواب طلب ہوا کہ تو نے ایک ایسی ہستی کی تعظیم سے کیوں انحراف کیا جس کو دستِ قدرت نے خاص طور سے خلق فرمایا اور کیوں حکم الٰہی کے سامنے تکبر کیا کیا تو عالین میں سے ہے؟ (روحانی ملائکہ عالین کہلاتے ہیں) ابلیس نے عرض کیا

اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ

میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا فرمایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا

Marfat.com

اس متکبرانہ جواب سے وُہ کافر ہو گیا اور قوم جن سے رسالت ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی اور جو فضیلت انسان پر تھی وُہ بھی جاتی رہی۔

حکمِ الٰہی نازل ہُوا :۔

فاخرج منھا فانک رجیم	یہاں سے نکل جا تو راندہ ہو گیا
ان علیک لعنتی الی یوم الدین	تجھ پر میری لعنت روزِ جزا تک ہے

ابلیس نے عرض کیا :۔

رب فانظرنی الی یوم یبعثون	پروردگار پس مجھے اُس دن تک کے لئے مہلت دے جب لوگ اُٹھائے جائیں گے

حکمِ الٰہی نازل ہوا :۔

فانک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم	اچھا تو مہلت پانے والوں میں ہے اس دن تک جس کا وقت معلوم ہے۔

ابلیس کو روزِ قیامت تک کا طول عمر دیا گیا اور شیطان لقب مقرر ہوا۔

جب ابلیس کی رسالت و فضیلت ختم ہو چکی تو فرمانِ الٰہی نازل تھا :۔

انی جاعل فی الارض خلیفہ	زمین میں خلیفہ مقرر کرنے والا ہوں۔

وُہ ملائکہ عنصریین جو وہاں حاضر تھے اور پہلے کے انسانوں کی خونریزی و فساد انگیزی دیکھے ہوئے تھے عرض کرنے لگے :۔

اتجعل فیھا من یفسد فیھا	کیا زمین میں ایسے شخص کو اپنے سے

Marfat.com

ونسبح بحمدک ونقدس لک — پہلے انسانوں کا جانشین بنایا جائے گا جو فساد پھیلائے اور خونریزی کرے اور ہم تیری حمد کرتے ہیں اور تقدیس کی تسبیح پڑھتے ہیں۔

فرمانِ الٰہی تھا:-

انی اعلم ما لا تعلمون ○ — جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے

اللہ رب العالمین نے اُسی نفس واحدہ سے جس سے آدم وجود میں آئے تھے ان کی زوجہ کو خلق فرمایا اور دونوں کو فرمانِ الٰہی ہوا کہ باغ میں رہو اور جو چاہو کھاؤ پیو مگر ایک خاص درخت کے قریب نہ جانا۔

ہم کو صرف یہ بتایا گیا ہے کہ آدم کو اور اُن کی زوجہ کو کسی خاص درخت کے قریب جانے اور اس کا پھل کھانے کی ممانعت تھی۔ شجر ممنوع کا نام و نشان ہم کو نہیں بتایا گیا۔ جب آدم اور اُن کی زوجہ باغ میں رہنے لگے تو ہدایتِ الٰہی ہوئی کہ شیطان تمہارا دشمن ہے اُس سے ہوشیار رہنا ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو یہاں سے نکلوا دے۔

آدم اور اُن کی زوجہ جو باغ میں معصومانہ زندگی بسر کر رہے تھے کچھ عرصہ کے بعد شیطان نے اُن کو ورغلایا اور دل میں وسوسہ ڈالا آخر وہ معصوم دھوکا کھا گئے اور شجر ممنوع کا پھل کھا لیا۔ پھل چکھتے ہی لباسِ معصومیت اُتر گیا اور شرمگاہیں کھل

گئیں جن کو باغ کے پتوں سے چھپانے لگے۔

فرمانِ الٰہی نازل ہوا کہ کیا تمہیں اس درخت کا پھل چکھنے سے منع نہیں کیا گیا تھا اور کیا تم سے نہیں کہا گیا تھا کہ شیطان تمہارا دشمن ہے اس کے فریب میں نہ آنا ؟

دونوں نے عرض کی۔ ہمارے رب ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اگر تو نہ بخشے اور رحم نہ فرماتے تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں ہوں گے۔

شیطان اور آدم کو حکم ہوا اچھا تم ایک دوسرے کے دشمن ہو، یہاں سے نیچے اتر جاؤ تمہارے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانہ ہے اور سب ضروریات زندگی کا سامان ہے۔

اھبطوا بعضکم لبعض عدو	اترجاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو
ولکم فی الارض مستقر و	اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت
متاع الی حین ۝	تک ٹھکانہ اور سروسامان ہے

حضرت آدم علیہ السلام مع اپنی زوجہ کے جب کرۂ ارض کی بالائی سطح سے وسط زمین پر اتارے گئے تو اس مقام کو ایک نشانی قرار دیا گیا۔

ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ	بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔

Marfat.com

پھر جب جس مقام پر حضرت آدم علیہ السلام کو پہلی وحی سے سرفراز فرمایا گیا اس کو بھی مشعر الحرام کہا گیا ہے۔

حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جب حجۃ الوداع میں عرفات سے واپس ہو کر مقام مزدلفہ پر آئے۔ جہاں اول الانبیاء حضرت ابوالبشر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پہلی وحی کا نزول ہوا تھا تو فرمایا:۔

• "زمانہ پھر پھرا کر آج پھر اُسی نقطہ پر آ گیا"

اس ارشادِ مبارک میں اُسی حقیقت کی طرف اشارہ تھا کہ یہی وہ مقام ہے جہاں دینِ حق کی پہلی ہدایت نازل ہوئی تھی اور آج اسی مقام پر اُس ہدایت کی تکمیل ہوئی۔

ابوالبشر سے ایک ہی دین چلا آ رہا ہے جس کی وصیت ہر زمانہ کے رسولوں کو ہوئی اور وہ سب مسلمان تھے۔

سماکم المسلمین من قبل وفی هذا	اللہ نے پہلے ہی سے تمہارا لقب مسلمان رکھا اور اب بھی
ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللهِ وعمل صالحاً وقال اننی من المسلمین	اس سے بہتر کس کا قول جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔

جب ابلیس آدم کی تعظیم سے منحرف ہو کر ملعون ہوا تو اُس نے آدم زاد کو بھکانے

Marfat.com

کی قسم کھائی۔

قال فبعزتك لاغوینھم اجمعین — بولا قسم ہے تیری عزت کی سب آدم زاد کو
الا عبادك منھم المخلصین — گمراہ کروں گا سوائے تیرے مخلص بندوں
کے۔

پہلے زمانہ کے انسانوں کو نفس بُرائی کے لئے ابھارتا تھا اور خنّاس وسوسہ سینوں میں ڈالتا تھا مگر آدم زاد کے لئے ایک تیسرا دشمن شیطان بھی ہے،

خناس

خناس ایک قوت ہے جو جن وانس کے سینے میں ودیعت کی گئی ہے۔ اس قوت کا خواص وسوسہ پیدا کرنا ہے، اسی خناس نے ابلیس کو بھی وسوسہ میں ڈال کر نافرمانی کا گناہ سرزد کرایا تھا۔ یہ قوت روزِ آفرینش سے ہر جن وانس میں ودیعت ہے۔

خناس الذی یوسوس فی صدور — خناس وُہ ہے جو جنوں اور انسانوں کے
الناس من الجنۃ والناس — سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔

ہر جن وانس میں اثر اندازی کی قوت بھی ودیعت ہے جو ریاضت سے اُبھرتی ہے جس میں یہ قوت اُبھر آتی ہے وُہ دوسرے پر اثر ڈال سکتا ہے۔ شیطان میں یہ قوت بہت زیادہ ہے، وُہ اپنی اسی قوت سے دوسروں کے دلوں پر اثر ڈالتا ہے

Marfat.com

یہی اثر اندازی شیطانی وسوسہ کہلاتی ہے، خناسی وسوسہ اور شیطانی وسوسہ میں یہ فرق ہے کہ خناسی وسوسہ میں جس امر کا وسوسہ ہے اسی کا بار بار اعادہ ہوتا ہے اور شیطانی وسوسہ جلد زائل ہو جاتا ہے کیونکہ شیطان کا وسوسہ باہر سے آتا ہے۔ اور خناس کا وسوسہ سینہ میں ہی پیدا ہوتا ہے۔

شیطان

جب آدمؑ اور شیطان کرۂ ارض کی بالائی سطح سے اتارے گئے تو آدمؑ اور اُن کی زوجہ کو کرۂ ارض کے وسط میں "بین الصفا والمردہ" اُتارا گیا اور شیطان کا مسکن کرۂ ارض کی پست ترین منزل کو جو قطب جنوبی میں ہے قرار دیا گیا۔

آدم سے معصومیت کا لباس اُترتے ہی ظاہری نظر کے سامنے ایک حجاب پیدا ہو گیا جس کی وجہ سے ملائکہ اور جنات جسمانی آنکھ سے نظر نہیں آتے جب تک کہ وُہ خود نظر آنا نہ چاہیں۔

شیطان کا مسکن قطب جنوبی میں ہے۔ اس کی سب ذرّیات بھی وہیں ہے دیگر جنات جو ذرّیاتِ ابلیس سے نہیں ہیں کرۂ ارض کے ہر حصّہ میں پھیلے ہوئے ہیں خواہ مسلم ہوں یا غیر مُسلم۔

شیطان اپنی ذرّیات کو گوشۂ زمین کے ہر حصّہ میں بھٹکانے کے لئے بھیجتا ہے اس کی ذریات میں موت و پیدائش کا سلسلہ جاری ہے۔ صرف ابلیس کو قیامت

Marfat.com

تک کی زندگی دی گئی ہے۔

شیطان نے آدم زاد کو بہکانے کی مہلت تو مانگی ہی تھی مگر وُہ اُن جنات کو بھی بہکاتا ہے جنہوں نے آدم زاد کی فضیلت کو تسلیم کر کے انسانی رسالت کو قبول کر لیا۔

ذریاتِ شیطان کا کام یہ ہے کہ وُہ آدم زاد کو اور اُن جنات کو جو انسان کو اشرف سمجھتے اور اُن کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں بہکاتے یہ بہکانا صرف راہِ حق سے گمراہ کرنا، کفر و الحاد اور شرک و بدعت میں مبتلا کرنا اور خناس کے اُن وسوسوں کی معاونت کرنا ہے جن سے ہر قسم کے گناہ اور بدترین اعمال ظہور میں آتے ہیں۔

بعض ایسے ہیں جن پر طبیعت ناریہ غالب ہوتی ہے وُہ جنات میں پھیل جاتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جن پر طبیعت نباتیہ حیوانیہ غالب ہوتی ہے وُہ انسانوں میں پھیل جاتے ہیں اس لئے شیاطین الانس والجن کہلاتے ہیں۔

شیاطین کا تعلق صرف کرۂ ارض سے ہے، ان کی پرواز بھی صرف فلکِ قمر تک ہے، قمر کے دائرۂ گردش سے آگے نہیں جا سکتے۔

ملائکہ مامورینِ قمر اور فرشتگانِ متعینہ ارض کا سلسلۂ پیام و کلام جو برقی لہروں کے ذریعہ مخصوص مراکز فضائی سے ہردم وہر آن انتظامی امور سے متعلق جاری رہتا ہے، شیاطین فلکِ قمر کے نیچے بعض ہوائی کرّوں میں چھپ کر سُننے کی کوشش کرتے ہیں مگر دہکتے شعلے مار کر بھگا دیئے جاتے ہیں، خصوصاً شبِ قدر

Marfat.com

میں کثرت سے شیاطین احکامات سننے کی سعی کرتے ہیں کیونکہ اس معزز رات میں فیصل شدہ امور، اہم ترین احکام اور پیدا ہونے والی روحوں کا نزول ہوتا ہے

لا یسمعون الی الملاء الاعلی	ملاءِ اعلیٰ کی طرف تو وہ کان بھی نہیں
ویقذفون من کل جانب ۝ دحورا	لگا سکتے کیونکہ محافظ فرشتے ہر سمت سے
ولھم عذاب واصب ط الا من	اُن کو بھگاتے ہیں اور اُن کے لئے
خطف الخطفۃ فاتبعہ شھاب	لازمی عذاب ہے۔ اگر کوئی شیطان
ثاقب ۝	ایسی کوشش کرتا ہے تو ایک دہکتا ہوا ٹھوس شعلہ اُس کا پیچھا کرتا ہے۔

ذریات ابلیس تو سب شیاطین ہیں مگر کافر جنات بھی شیطان کے لقب سے ملقب کئے گئے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع جنات کے چند لشکر کئے گئے تھے جن میں مسلم بھی تھے اور کافر بھی تھے۔

وحشر لسلیمان جنودہ من الجن	اور سلیمانؑ کے لئے جن وانس کے لشکر
والانس	جمع کئے۔

وہ جنات جو حضرت سلیمان کے تابع تھے سب حضرت سلیمانؑ کے حکم سے انسانی شکل میں رہتے تھے جو مسلمان جن تھے وہ لشکر میں صف بصف رہتے تھے اور جو کافر تھے وہ معمار اور غوطہ خور تھے۔

والشیاطین کل بناء و غواص	اور کافر جن سب معمار اور غوطہ خور تھے

Marfat.com

یعملون لہٗ ما یشاء من محاریب	وہ بناتے تھے اُن کے لئے جو وہ چاہتے
و تماثیل و جفان کالجواب و	جیسے محرابیں، نقش و نگار، لگن حوض کی طرح
قدور راسیات	اور دیگیں ایک ہی جگہ جمی رہنے والی

کافر جن سحر بھی لوگوں کو سکھاتے تھے یعلمون الناس السحر۔ اکثر لوگ اُن کے شاگرد ہو گئے تھے۔

واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علی	اور اُن کے پیچھے لگ گئے جو شیاطین
ملک سلیمان ○	پڑھا کرتے تھے سلیمانؑ کے عہد میں

ساحر جنات میں بعض ایسے سرکش تھے کہ انہیں زنجیروں میں باندھا جاتا تھا جس طرح انسان میں مختلف طاقت کے لوگ ہوتے ہیں اسی طرح جنات میں بھی مختلف طاقت کے لوگ ہوتے ہیں، بعض اتنے طاقت ور ہوتے ہیں۔ کہ دور و دراز مقامات سے بڑی بھاری چیزیں اُٹھا کر چشم زدن میں لا سکتے ہیں جیسا کہ حضرت سلیمانؑ نے جب ملکہ بلقیس کے تخت کا حال سُنا تو فرمایا۔ کوئی ہے جو اُس کا تخت اُٹھا لائے۔

قال عفریت من الجن انا اٰتیک	جنات میں سے ایک قوی ہیکل دیو نے
بہٖ قبل ان تقوم من مقامک	کہا میں لا سکتا ہوں اس سے پہلے کہ
	آپ اپنی جگہ سے اُٹھیں۔

ناگ پھنی تھوڑ کو شیاطین کے سر سے تشبیہہ دی گئی ہے:۔

Marfat.com

شجرۃ تخرج فی اصل الجحیم — وہ درخت جو دوزخ کی جڑ میں نمودار
طلعھا کانہ رؤس الشیاطین — ہوتا ہے وہ شیاطین کے سروں کی
طرح ہوتا ہے

تھوہڑ کو شیاطین کے سر سے تشبیہہ دی گئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ شیاطین کے سر ایسے ہوتے ہیں جیسے تھوہڑ، اور سانپ بھی تھوہڑ کے مشابہ ہوتا ہے۔ اسی تشابہ کی وجہ سے تھوہڑ کو ناگ پھنی کہتے ہیں، سر میں جہرو داخل ہے۔

اسی تشابہ کی وجہ سے ایک موقع پر سانپ کو جان بھی کہا گیا ہے۔

فلما راٰھا تھتز کانھا جان — جب اس طرح چلتے ہوئے دیکھا جیسے
جان یعنی سانپ۔

جان کو سانپ سے اور سانپ کو جان سے مشابہت ہے
ایک موقع پر سانپ کو شیطان بھی کہا گیا ہے۔

واذکر عبدنا ایوب اذ نادیٰ — ہمارے بندہ ایوبؑ کو یاد کرو جب
ربہ انی مسنی الشیطان — اُس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھ کو
بنصب وعذاب ٥ — سانپ نے اذیت و تکلیف پہنچائی

یہ واقعہ کسی سفر میں پیش آیا تھا۔ اہل و عیال سب ساتھ تھے۔ حضرت کسی ضرورت سے قافلہ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ قافلہ تو گذر گیا تھا اور حضرت کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا۔ جب زہر کی تکلیف و اذیت زیادہ محسوس ہوئی تو حضرت نے

Marfat.com

دعا مانگی۔

انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین — مجھے ضرر پہنچا ہے اور تو ارحم الراحمین ہے

دعا قبول ہوئی۔ قریب ہی ٹھنڈے پانی کا کوئی چشمہ تھا۔ ہدایت ہوئی کہ سرد پانی سے خوب غسل کرو اور پانی پیو پھر سبز تنکوں کا ایک مٹھا ہاتھ میں لے کر مقام زخم پر جھاڑ دو۔

ارکض برجلك هذا مغتسل بارد وشراب ○ — قدم بڑھاؤ۔ قریب ٹھنڈے پانی کا چشمہ ہے غسل کرو اور پانی پیو۔

وخذ بیدك ضغثا فاضرب به ولا تحنث۔ — اور اپنے ہاتھ میں تنکوں کا مٹھا لے کر جھاڑو اور پریشان مت ہو۔

چنانچہ حضرت نے چشمہ پر پہنچ کر غسل کیا اور پانی پیا۔ پھر سبز تنکوں کا ایک مٹھا ہاتھ میں لے کر جھاڑا، حق تعالیٰ نے شفا بخشی، زہر کا اثر باطل ہوا، تکلیف دُور ہوئی، حضرت نے شکر ادا کیا۔

اہل وعیال سب جُدا ہو چکے تھے، حضرت نے بڑے صبر و استقلال سے بیابان میں یہ سخت وقت گذارا تھا، اللہ جل قدرہٗ نے اہل وعیال کو ملا دیا اور کاروبار میں برکت و افزونی عطا فرمائی۔

جنات کے بے شمار گروہ ہیں کافر جنات میں بعض بہت شریر اور بدچلن ہوتے ہیں مسلمان جنات میں بھی بعض شوخ طبع ہوتے ہیں۔

Marfat.com

شریر جن کبھی کبھی اکیلے آدمی کو ڈرا دیتے ہیں، کبھی جسم کو چھو کر خبطی بنا دیتے ہیں۔ ایسے واقعات بددین، بدعمل، گندے اور ناپاک لوگوں کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ بھوت، پریت اور آسیب کے قصے جھوٹ نہیں ہیں، شیطان اکثر کمزور ایمان والوں کی چھیڑ چھاڑ کرتے رہتے ہیں، یہی کافر شیطان ارواحِ خبیثہ کے نام سے عوام میں مشہور ہیں جو تنہائی اور تاریکی میں ضعیف القلب اور ضعیف الایمان لوگوں کو پریشان کرتے ہیں۔ اُن کی اثر اندازی خواب اور بیداری دونوں حالتوں میں ہوتی ہے کبھی شیر کی شکل دانت نکالے ہوئے حملہ آور نظر آتی ہے، کبھی ایک مہیب دیو آنکھیں چمکاتا اور ہاتھ بڑھاتا نظر آتا ہے، کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کسی نے دبوچ لیا ہے اور اُس کی موٹی موٹی انگلیاں گلا دباتی ہیں، قسم قسم کے خوفناک مناظر اور طرح طرح کے ڈراؤنے تماشے دکھائی دیتے ہیں۔

اگر کوئی باطہارت رات کو سوتے وقت تین بار دعائے تعوذ پڑھ لیا کرے تو شیطانی اثر اندازیوں سے محفوظ رہے گا۔

رَبِّ اعوذ باللہ من هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ○

اگر کسی پر آسیب کا خلل یا سحر کا اثر ہو تو ذیل کی آیتِ کریمہ ستر بار پڑھ کر پانی پر دم کریں، پلائیں بھی اور اس پانی سے غسل بھی کرائیں۔

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

Marfat.com

رمضان المبارک کی ستائیسویں شب میں مذکورہ آیتِ کریمہ ایک ہزار بار پڑھنے سے حقیقتِ مثالیہ الفاظ کے صلب سے جوش کرتی ہے اور پڑھنے والے کی زبان میں تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ جس طرح الفاظ میں معانی پوشیدہ ہوتے ہیں اسی طرح معانی میں تاثیر پوشیدہ ہوتی ہے جس طرح رگڑ سے حرارت پیدا ہوتی ہے اسی طرح تکرار الفاظ سے تاثیر پیدا ہوتی ہے۔

ایک عامل دیوانہ کتے کے کاٹے ہوئے کو بھی سرد پانی سے غسل کرا کر سبز تنکوں سے جھاڑتے تھے اور مذکورہ آیۃ کریمہ پڑھتے تھے۔ فضل الٰہی سے شفا ہو جاتی تھی۔ مغربی ممالک کے عامل بھی سانپ کے کاٹے اور دیوانہ کتے کے کاٹے ہوئے پر ایسا ہی عمل کرتے ہیں۔

اطالیہ اور ہسپانیہ کے بعض راہبوں کی نسبت سُنا ہے کہ وُہ بھی سانپ کے کاٹے اور دیوانہ کتے کے کاٹے ہوئے کو سرد پانی سے غسل کرا کر سبز تنکوں سے جھاڑتے ہیں اور انجیل مقدس کی کوئی آیت پڑھتے ہیں اور مریض شفا یاب ہو جاتا ہے۔

حکماء کی تحقیقات میں یہ بات آئی ہے کہ سرسبز درختوں میں جذب و کشش کا مادہ ہے۔ جب ہوا کے جھونکے درختوں کی شاخوں کو ہلاتے ہیں تو مسامات کھل جاتے ہیں اور فضا میں جو مسموم بخارات گھومتے رہتے ہیں، اُنہیں کھینچ لیتے ہیں جو رگ و ریشہ میں سرایت کر کے درخت کی غذا بن جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر

Marfat.com

کسی سرسبز درخت کے تازہ تنکوں یا شاخوں کو ہلایا جائے تو اُن کی قوتِ جذب و کشش اگر قریب کوئی زہریلا اثر ہو تو کھینچتی ہے

اطبا کے تجربات سے ہے کہ سرد پانی سے غسل کرنے سے بدن کے مسامات کھل جاتے ہیں اور اگر کسی بیرونی خراش سے کوئی زہریلا مادہ جسم میں داخل ہو کر خون میں سرایت کر رہا ہو تو اندرونی حرارت اُسے مسامات کے راستہ سے خارج کرنے کی کوشش کرتی ہے، اسی کے ساتھ اگر کوئی بیرونی قوت اپنا جذب و کشش کا عمل بھی کر رہی ہو تو بدن سے زہریلے اثرات خارج ہو جاتے ہیں۔

اگر کوئی پاکباز اور نکوکار شخص کسی ریاضت سے اپنی قوتِ ارادی کو قابو میں کر چکا ہو تو اُس میں بھی ایک ایسا خاصہ پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ کسی زہر زدہ کے زہر کو اپنی قوتِ ارادی سے زائل کر سکتا ہے اسی کے ساتھ اگر کلام الٰہی سے بھی برکت حاصل کی جائے تو شفا کا امکان زیادہ غالب ہو جاتا ہے۔

قوتِ ارادی سے نہ صرف زہر بلکہ ہمہ قسم کے امراض و عوارض بھی زائل کئے جا سکتے ہیں، سُنا ہے یورپ و امریکہ میں ایسے مشاق ماہرین موجود ہیں جو اپنی مقناطیسی قوت سے مرض کو سلب کر لیتے ہیں اور ہر طرح کے دُکھ درد کو نابود کر دیتے ہیں؛

Marfat.com

باب سوم

ابوالبشر

حضرت آدمؑ مع حضرت حواؑ جب کرۂ ارض کی بالائی سطح سے اُتارے گئے تو وسطِ ارض پر سرزمینِ حجاز کی اُس بے آب وگیاہ وادی میں چھوڑے گئے جہاں اب کعبہ ہے۔ حضرت اس خشک وغیر شاداب جگہ کو دیکھ کر گھبرائے سبزہ زار جنت یاد آیا اور اپنی نافرمانی کے خیال سے ندامت و گھبراہٹ کے ساتھ دوڑنے لگے۔ یہ مقام بین الصفا والمروہ تھا، پھر پیاس کی شدت سے بیقرار ہو کر پروردگار سے فریاد کی۔ چنانچہ دونوں پہاڑیوں سے کچھ فاصلہ پر نشیب میں

Marfat.com

ایک چشمہ آب نمودار ہوا۔ اور دونوں نے اُسی چشمہ کے قریب سکونت اختیار کی اور عبادت کے لئے ایک جگہ مخصوص کر لی۔

احرام

جنت سے جب منتقل کئے گئے تو حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی زوجہ کو دو چادریں ستر پوشی کے لئے عطا فرمائی گئیں جن کو بطورِ احرام پہن کر اترے گذران کے لئے پروردگار نے بھیڑیں اور بکریاں عطا فرمائیں، ابتداً دُودھ، کھجور، اور گوشت غذا تھی۔

چشمہ کے گرد ایک منڈیر بنا دی تھی، یہی چشمہ چاہ زمزم کے نام سے موسوم ہے، عبادت کی جگہ ایک چبوترہ بنالیا تھا، اسی جگہ اب کعبہ ہے، جب اولاد کی کثرت ہوئی تو کھالوں کے خیمے بنالئے اور بالوں کے کمبل بنا کر جامہ بنایا، صرف ایک لمبا کرتا بغیر آستین کے ہوتا تھا

وجعل لکم من جلود الانعام بیوتا	اور بنائے تمہارے لئے کھالوں کے خیمے رہنے کو
ومن اصوافھا واوبارھا واشعارھا اثاثا ومتاعا الی حین ○	اور اُون، روئیں، بال سے بہت سی ضروریاتِ زندگی۔

موسمی حوادث سے بچنے کے لئے پہاڑوں میں جگہیں بنالیں۔

Marfat.com

وجعل لکم من الجبال اکنانا   اور بنائیں تمہارے لئے پہاڑوں میں پناہ لینے کی جگہیں

پھر جب اولاد بہت بڑھ گئی تو اطراف میں کسی شاداب مقام کی تلاش شروع کی۔ چنانچہ ایک پُر فضا وادی کو پسند کر کے وہاں آباد ہو گئے۔ یہ وادی کچھ زمانہ کے بعد طائف کے نام سے مشہور ہو گئی۔

روایاتِ اعراب میں ہے کہ حضرت آدمؑ نے جب طائف میں سکونت اختیار کر لی تھی ہر سال اپنی پہلی عبادت گاہ پر مع اہل وعیال جایا کرتے تھے۔ آخر عمر میں جب معمول کے مطابق اپنی پہلی عبادت گاہ پر آئے اور قربانی سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو راہ میں وفات پائی اور اسی جگہ دفن ہوئے۔ کسی زمانہ میں مدفن کے قریب ایک مسجد بھی بنائی گئی ہے جو مسجدِ آدم کے نام سے مشہور ہے۔ اسی سے متصل وہ وسیع میدان ہے جس کو عرفات کہتے ہیں۔

کچھ اولادِ آدم ساحلِ سمندر پر آباد ہو گئی تھی۔ حضرت حوّا کسی تقریب میں وہاں گئی تھیں، وہیں وفات پائی، قبر شریف اب تک موجود ہے اسی بنا پر اُس مقام کو جدہ کہتے ہیں۔

جب جنت سے منتقل ہوتے تھے تو آدم وحوا دونوں احرام میں ملبوس تھے جنت سے یہی لباس پہنا کر اتارا گیا تھا۔ اس لئے ذریاتِ آدمؑ حج کے موقع پر احرام پہن کر ارکانِ حج ادا کرتے ہیں اور یہ فرض ہے۔

Marfat.com

آدم علیہ السلام مسلمان تھے اور اُن کی اولاد بھی مسلمان تھی۔ جب اولادِ آدم اطرافِ عالم میں پھیلی تو ہر جگہ کی آب و ہوا، حالات و ماحول کے مطابق عقائد و اعمال میں تغیر شروع ہوا، ادھر شیطان جو اولادِ آدم کی گھات میں تھا اپنا جال بچھا رہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مختلف قسم کے بے شمار وساوس و اوہام پیدا ہونا شروع ہو گئے۔ بعض نے حضرت آدمؑ کا بُت بنا کر اُس کی پرستش شروع کر دی کسی نے فرشتوں اور جنوں کو دُنیا کے نظام کا حاکم سمجھ کر قابلِ پرستش یقین کر لیا۔ کوئی ارواحِ مردگان سے مُرادیں مانگنے لگا۔ کسی نے ستاروں کو نظمِ عالم کا مختار تصوّر کیا۔ کوئی مادہ پرست ہو کر دہریہ ہو گیا۔ غرض طرح طرح کے عقائد و مذاہب نے فروغ پکڑا اور کفر و جہالت کی تاریکی چھا گئی۔ اسی حالت میں صدیاں گذر گئیں۔ اور اولادِ آدم دُنیا کے ہر گوشہ میں پھیلتی چلی گئی اور ہر جگہ کی آب و ہوا اور حالات و ماحول کی مناسبت سے عقائد و مذاہب بھی پھیلتے چلے گئے۔

وما کان الناس الا امۃ واحدۃ فاختلفوا ولولا کلمۃ سبقت من ربک لقضی بینھم فیما فیہ یختلفون

اور ابتدا میں سب آدم زاد ایک ہی اُمت تھے۔ پھر مختلف ہو گئے اور اگر تمہارے پروردگار نے پہلے سے ایک فیصلہ نہ کر دیا ہوتا تو جن باتوں میں اختلاف تھا اُن کا فیصلہ کر دیا جاتا۔

چُنانچہ جب کفر کی طغیانی اور شرک کی نجاست پُورے جزیرہ نمائے عرب پر

Marfat.com

پھیل گئی تو بزمانۂ حضرت نوح علیہ السلام عذابِ الٰہی طوفان کی شکل میں ظاہر ہوا جس نے سرزمینِ عرب کو اپنی پیٹ میں لے لیا اور جملہ سرکش اقوام ہلاک ہو گئیں۔

وما کان ربک مھلک القریٰ حتیٰ یبعث فی امھا رسولا یتلوا علیھم اٰیٰتنا وما کنا مھلکی القریٰ الا واھلھا ظلمون

اور تمہارے رب کا یہ قانون ہے کہ وہ بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا جب تک کہ اُن میں ایک رسول کو مبعوث نہ کرے جو انہیں آیات کو پڑھ کر سناتے اور ہم بستیوں کو ہلاک کرتے نہیں مگر اس حالت میں کہ وہاں کے رہنے والے بدعمل ہوں۔

وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

اور جب تک ہم پیغمبر نہ بھیجیں اس وقت تک عذاب نہیں بھیجتے۔

وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر

اور کوئی قوم نہیں جس میں ڈرانے والا نہ گذرا ہو۔

حضرت نوح علیہ السلام کے بعد جو انبیاء مبعوث ہوئے ان میں حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام کی اُمتیں بہت ترقی یافتہ تھیں عذاب میں ہلاک ہو گئیں

الم یاتکم نبؤا الذین من قبلکم قوم

تم سے پہلے جو قومیں گذر چکیں کیا تم کو اُن کی

Marfat.com

نوح وعاد وثمود والذین من بعدھم لا یعلمھم الا اللہ — خبر نہیں پہنچی، قوم نوح، عاد اور ثمود اور وہ جو اُن کے بعد ہوئیں جو اللہ ہی کے علم میں ہیں۔

طوفانِ نوحؑ کے بعد جو مومنین صالحین بچے تھے اُن کی اور حضرت نوحؑ کی اولاد سے چند صدیوں میں ایک بڑی قوم بن گئی تھی جس میں شیطان کے اغوا سے پھر وہی ہمہ گیر بدعملی کا دور دورہ ہوا اور ہدایت کے لئے حضرت ہودؑ مبعوث ہوئے۔ جب سرکشی اور گمراہی حد سے متجاوز ہوئی تو عذاب الٰہی طوفانِ باد کی صورت میں نازل ہوا اور سب گنہگار ہلاک ہو گئے جو مومنین صالحین بچے تھے حضرت ہودؑ کی رحلت کے بعد حضرت لقمانؑ اُن کی قیادت کرتے رہے چند صدیوں میں یہ بھی ایک بڑی قوم بن گئی اور پھر بیدینی، بدعملی اور معصیت عام ہوئی اور ہدایت کے لئے حضرت صالحؑ مبعوث ہوئے، جب سرکشی اور طغیانی حد سے بڑھی تو عذاب الٰہی زلزلہ کی شکل میں نازل ہوا، ساری قوم تباہ ہو گئی جو مومنین صالحین بچے تھے وہ اطراف میں پھیل گئے اور چند صدیوں میں ان کی اولاد کئی قومیں بن گئیں جو ملکِ عرب کے مختلف حصوں میں آباد تھیں۔ جب ان اقوام میں بھی تصرفاتِ شیطانی اثر انداز ہوئے تو حضرت ابراہیم مبعوث ہوئے۔ اسی زمانہ میں ایک بڑی بستی میں جہاں بے دینی، بدعملی، بے حیائی بہت پھیلی ہوئی تھی حضرت لوطؑ مبعوث ہوئے۔ جب اُن کی قوم نے ہدایت حاصل نہیں کی تو عذاب نازل ہوا

Marfat.com

اور سوائے حضرت لوطؑ کے ساتھیوں کے سب تباہ ہو گئے۔

حضرت ابراہیمؑ نے عرب کے بیشتر مقامات کی سیاحت فرمائی اور تبلیغِ اسلام فرماتے رہے۔ آخر عمر میں حجاز کو سکونت گاہ بنایا۔ حضرت ختم المرسلین حضرت ابراہیم کی اولاد سے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کے بعد حضرت کی اولاد میں بہت پیغمبر ہوئے جب گمراہی بہت بڑھتی اور پہلے پیغمبر کی تعلیمات مستور ہو جاتیں دوسرے پیغمبر کا ظہور ہوتا تھا۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر ہیں اب کوئی پیغمبر آنے والا نہیں ہے۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین	محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور انبیا کے خاتمہ کی مُہر ہیں یعنی آخری پیغمبر ہیں۔
وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا ○	اور ہم نے تجھکو سب انسانوں کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا۔

حضرت ختم الانبیاء ساری دُنیا کے انسانوں کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجے گئے، امتِ مُسلمہ ملتِ ابراہیمؑ کی پیرو ہے۔

فاتبعوا ملۃ ابراھیم حنیفا	پس ابراہیمؑ حنیف کی ملت کا اتباع کرو۔

Marfat.com

خوابِ خلیل

جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بلوغ کے قریب پہنچے تو حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں دیکھا کہ وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں۔ حضرت ابراہیم نے حضرت اسمٰعیل سے اپنا خواب بیان کیا۔ حضرت اسمٰعیل نے خود کو بخوشی قربانی کے لئے پیش کیا۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ مروہ پہاڑی پر بیٹے کو لے گئے۔ اور قربان کرنا چاہا۔ ندا آئی کہ اے ابراہیمؑ تو نے اپنا خواب سچا کر دکھایا۔ اُس وقت حضرت ابراہیمؑ سمجھے کہ یہ خواب ایک آزمائش تھی۔ حضرت ابراہیم نے مروہ سے صفا تک اور صفا سے مروہ تک چند پھیرے کئے اور حضرت اسمٰعیلؑ کو ساتھ لے کر مسجد حرام کی جو طوفان نوحؑ میں منہدم ہو چکی تھی اور عرصہ دراز سے ویران پڑی تھی از سر نو بنیاد اُٹھائی اور حضرت اسمٰعیل کو اس کی خدمت کے لئے مامور کیا۔ یہی قبلہ اور کعبہ ہے۔ اسی کے قریب حضرت ابراہیمؑ نے اپنے اہل و عیال کو لا کر آباد کر دیا جو کسی قریبی قریہ میں سکونت پذیر تھے۔

کعبہ

دُنیا میں سب سے پہلا معبد جو انسانوں کے لئے بنا وہ بیت العتیق ہے جس کو مسجد الحرام بھی کہتے ہیں جس کے بانی حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ طوفانِ

Marfat.com

نوحؑ میں یہ معبد اوّل منہدم ہوگیا تھا جو صدیوں تک ویران رہا۔ حضرت ابراہیمؑ نے
نے از سرِ نو بنایا۔

ان اوّل بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبرکا وھدی للعٰلمین

بیشک پہلا معبد جو انسانوں کے لئے بنا وُہ مکّہ میں ہے برکت والا اور لوگوں کے لیئے ہدایت کا مرکز ہے۔

مکہ مکرّمہ

ابتدأً اس نوآبادی کو بکّہ کے نام سے موسوم کرتے تھے کیونکہ حضرت ابراہیمؑ اور ان کی ذرّیات بلند آواز سے دعائیں پڑھا کرتے تھے۔
طوفان نوحؑ سے قبل مسجد حرام آباد تھی۔ وُہ اولادِ آدم جو طائف سے جدّہ تک آباد تھی اور جس نے سرزمین حجاز سے ہجرت نہیں کی تھی مسجد حرام کی محافظ تھی۔
حضرت آدمؑ کی وُہ اولاد جو جزیرہ نمائے عرب میں پھیل گئی تھی سال میں ایک بار مسجد حرام کی زیارت کے لئے جمع ہوتی تھی اور جو جانور قربانی کے لئے ساتھ لائے جاتے تھے وُہ مروہ پہاڑی پر ذبح کئے جاتے تھے اور مساکین کی ضیافت ہوتی تھی کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام نے قربانی کی جگہ مروہ مقرر فرمائی تھی۔ چنانچہ حضرت ابراہیم نے بھی مروہ پہاڑی کو قربانی کے لئے مخصوص فرمایا مدّت مدید کے بعد جب حجاج کی کثرت ہوئی تو بجائے مروہ کے منیٰ کو قربان گاہ قرار

Marfat.com

دیا گیا۔

لسانٌ عربیٌ مُبینٌ

الرحمٰن علم القرآن خلق	رحمٰن نے قرآن پڑھایا۔ انسان کو پیدا
الانسان علمه البیان	کیا بیان سکھایا
جعلناہ قرآنا عربیا۔	بنایا ہم نے اس قرآن کو عربی
بلسان عربی مبین	بیان والی عربی زبان میں۔

بیان اور مبین کا مادہ ایک ہی ہے۔ لسانٌ عربیٌ مُبینٌ کے معنی ہیں بیان والی عربی زبان یعنی وہ عربی زبان جس کا بولنا ابتدائے تخلیق میں انسان کو سکھایا گیا۔

انسان کی قدرتی زبان عربی مبین ہے۔

اطرافِ عالم میں جب اولادِ آدم پھیل گئی تو مقامی ضروریات اور گردوپیش کے حالات کے اقتضا سے زبانوں میں تغیر شروع ہوا اور چونکہ عَلَّمَ آدمَ الاسمٰٓ کُلَّھَا کی تاثیر فطرتِ انسانی میں ودیعت ہو چکی تھی۔ اس لئے ملکی خصوصیات اور ماحول کے مطابق نئے نئے الفاظ وضع ہو کر مختلف اور متعدد زبانیں بولی جانے لگیں۔ اُمّ الاَلسِنَہ تو عربی مبین ہے اور دُنیا کی جملہ زبانیں اس کی ذریات ہیں۔

Marfat.com

زبان میں جس طرح ذائقہ کا حس ہے اسی طرح زبان میں ایک خاص قوت بھی ہے جو دماغ سے اُترتی ہے اور زبان میں آ کر بے پناہ پھیلاؤ یا وسعت اختیار کرتی ہے۔ اس قوت کو "عربہ" یا "گویائی" کہتے ہیں۔

جس شخص میں قوتِ گویائی اپنی پوری وسعت اور پھیلاؤ کے ساتھ ہو وُہ عرب ہے یعنی بولنے والا اور جس شخص میں یہ قوت اپنی وسعت اور پھیلاؤ کے بقدر نہ ہو تو وُہ عجم ہے یعنی گونگا۔ عاربہ بیان آوری ہے اور عاجمہ بے زبانی۔

قوّتِ گویائی جب دماغ سے اُتر کر زبان میں آتی ہے اور چیزوں کے نام یا کاموں اور باتوں کو حروف، الفاظ، اور اصوات یا آوازوں کے ساتھ ادا کرتی ہے تو اُس کے اس طریقِ عمل کو "بیان" کہتے ہیں۔ بیان کا مفہوم بولنا ہے

حضرتِ آدمؑ کا مسکن ارضی طائف تھا چنانچہ آج تک طائف اور اس کے اطراف کے بادیہ پیما اعراب وہی عربی مبین بولتے ہیں۔

پورے عرب کے ملک میں عربی زبان بولی جاتی ہے۔ صرف لب ولہجہ اور رسم الخط کا فرق ہے۔ طائف اور اس کے اطراف نجد و حجاز میں اصلی عربی مبین بولتے ہیں۔

جس سرزمین میں اوّل الانبیا نے ہبوط فرمایا۔ اُسی سرزمین میں خاتم الانبیاء مبعوث ہوئے۔ اور جو قدرتی زبان اوّل الانبیاء کی تھی۔ اسی زبان میں خاتم الانبیاء پر آخری کتاب جو پہلی سب کتابوں کی جامع ہے۔

Marfat.com

نازل ہوئی

مُلکِ عرب میں اوّل الانبیاء حضرت آدم علیہ السلام سے ختم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم تک۔ سب انبیاء کی زبان عربی تھی۔ اس لیئے ان سب عرب انبیاء پر عربی میں کلامِ حق نازل ہوتا رہا۔ صرف لب ولہجہ کے فرق اور رسم الخط کے اختلاف کے سبب عربی کو مختلف اور متعدد ناموں سے موسوم کیا جانے لگا جیسے عبرانی، آرامی، آشوری وغیرہ۔

انبیاءؑ

دُنیا میں جتنے انبیاء گذرے۔ وہ سب دعوائے رسالت میں سچّے تھے کیونکہ خاص نشانیوں کے ساتھ بھیجے گئے تھے، جو انبیاء ہم کو معلوم ہیں اور جو ہم کو معلوم نہیں ہیں، اُن سب پر ہم کو ایمان لانا چاہیئے۔ ہر اُمت میں رسول مبعوث ہوئے ہیں۔

وکم ارسلنا من نبی فی الاولین	اور اوّلین لوگوں میں بھی ہم نے رسول بھیجے
ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا	اور ہم نے ہر اُمّت میں رسول مبعوث کیئے
ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض	اور ہم نے بعض نبی کو بعض پر فضیلت دی
وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ	اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا وہ اپنی قوم کے مروجہ لب ولہجہ میں پیغام حق

Marfat.com

سنتا رہا۔

قرآن مجید میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حالات اور اقوام وملل کے قصص جو بیان ہوئے ہیں وہ صرف نصیحت وعبرت کے لئے ہیں

اسرائیلی روایات کی بنا پر تفاسیر میں بعض ایسی باتیں بیان کی گئی ہیں جو انبیاءؑ کی شان کے خلاف ہیں۔

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بہت عالی مقام ہستیاں ہیں۔ اُن کے اخلاق بہت بلند، اُن کے اوصاف بہت ستودہ، اُن کی زندگی بہت پاکیزہ ہے۔

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کام صرف تبلیغ حق ہے۔

ما علی الرسول الا البلاغ	رسول کا کام صرف پیغام حق پہنچانا ہے
فانما علیك البلاغ وعلینا الحساب	تیرا کام پیغام پہنچانا ہے اور ہمارا کام حساب لینا ہے۔
یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك	اے رسول جو تجھ پر تیرے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے اُسے پہنچا دے۔

بندوں پر فرض کیا گیا ہے کہ رسول جو پیغام حق پہنچائیں اُس کی پیروی کریں۔

اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم	اُس کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے

Marfat.com

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ

اور جو رسول کی اطاعت کرے گویا اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔

ان الحکم الا للہ امر ان لا تعبدوا الا ایاہ ذٰلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون

حکم کرنا اللہ ہی کے لیے ہے اُس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو۔ یہی سیدھا دین ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

سب انبیا ایک ہی دین کی تبلیغ کرتے رہے اور سب پر ایک ہی اصل کی ہدایات نازل ہوتی رہیں۔ شریعت کے احکام و مسائل میں اقتضائے وقت، قومی خصائص اور حالات و ماحول کی مناسبت سے ضرورت کے مطابق کچھ ردّ و بدل ہوتا رہا۔ مگر اصل دین میں کبھی اختلاف نہیں ہوا۔ سب انبیاء۔ کفر و الحاد اور شرک و بدعت کی بیخ کنی کرتے رہے۔

ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحا

اللہ نے آدم اور نوح کو برگزیدہ کیا۔

شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ

اُس نے تمہارے دین کی وہی وصیت ٹھیرائی ہے جس کی وصیت نوح کو کی تھی اور جس کو ہم نے تجھ پر وحی کیا اور جس کی وصیت ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو کی تھی کہ اسی دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ

Marfat.com

نوٹ الفا

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک جس قدر انبیا و رسل گذرے ہیں سب کا یہی دین تھا کہ عبادت و استعانت صرف اللہ عزوجل کا حق ہے جو باتیں رب العزت کی بارگاہِ قدس کے نامناسب ہیں ان سے وُہ منزہ اور پاک ہے، بندوں پر اللہ کا حق ہے کہ اس کی انتہا درجہ کی تعظیم کریں۔

قیامت کا برپا ہونا، جنت و دوزخ کا ہونا سب حق ہے اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام اقسام طہارت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور عبادات میں متفق ہیں نکاح اور حرمت زنا پر متفق ہیں۔ عدل و انصاف قائم کرنے پر متفق ہیں۔ ہر طرح کے ظلم کو حرام بتانے پر متفق ہیں، نافرمانوں پر حدود قائم کرنے میں متفق ہیں۔ غرض تمام انبیاء اور اُن کی کتابیں اور اُن کی شریعتیں سب ایک دوسرے کے مصدق ہوتے رہے

خیر و شر

اللہ جل قدرہٗ اگر خیر کے ساتھ شر کو نہ پیدا فرماتا تو پھر سب لوگ نیک اور ہدایت یافتہ ہوتے۔

ولو شاء ربك لآمن من فی الارض — اگر تیرا رب چاہتا تو جو زمین پر ہیں سب کے

Marfat.com

کلھم جمیعا — سب ایمان لے آتے

ایسی صورت میں ثواب و عذاب کچھ نہ ہوتا اس لئے اس حکیم و قدیر نے خیر کے ساتھ شر، نیکی کے ساتھ بدی اور ایمان کے ساتھ کفر کو پیدا کیا تاکہ ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جائے اور انسان کو تمیز و فیصلہ کی قوت عطا فرمائی۔

خلقکم فمنکم کافر و منکم مومن — تم کو پیدا کیا پس تم میں سے کافر بھی ہیں اور مومن بھی

انا ھدیناہ السبیل اما شاکرا واما کفورا۔ — ہم نے اسے راستہ دکھایا چاہے شکر گزار بنے یا ناشکرا۔

جو لوگ تمیز و فیصلہ کی قوت سے کام لے کر خیر کا راستہ اختیار کرتے ہیں اور شر کی راہ سے گریز کرتے ہیں وہ اجر کے مستحق ہوتے ہیں اور اُن کا مرتبہ شر کی راہ چلنے والوں سے بلند ہوتا ہے۔

ام نجعل الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار — کیا ہم مومنین صالحین کو زمین میں فساد پھیلانے والوں کے برابر کر دیں کیا پرہیزگاروں کو بدکاروں کے مساوی بنائیں؟

والذین اٰمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم وما التناھم من عملھم من شیئ۔ — اور جو لوگ ایمان لائیں اور اُن کی ذریت اُن کی پیروی کرے تو ہم اُن کی ذریت کو بھی ثواب میں اُن کے شریک کرتے

Marfat.com

ہیں اور اُن کے اجر میں سے کچھ کم نہیں کرتے۔

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔

پس جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا اُس کا ثمرہ پائے گا اور جو کوئی ذرہ برابر بدی کرے گا اُس کا نتیجہ بھگتے گا۔

الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت طوبیٰ لھم وحسن ماٰب

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام بھی کئے اُن کے لئے خوش حالی ہے اور اچھا ٹھکانہ ہے۔

ومن یکسب اثما فانما یکسبہ علیٰ نفسہ

اور جو بدی کماتا ہے وہ اپنی ہی خرابی کرتا ہے۔

ولیست التوبۃ للذین یعملون السیات اولئک الذین حبطت اعمالھم فی الدنیا والاخرۃ

اور جو لوگ بدی ہی کرتے رہتے ہیں اُن کی توبہ قبول نہیں وہی لوگ ہیں جن کے عمل دنیا و آخرت میں اکارت گئے

مذہب دو باتوں کی ہدایت کرتا ہے عقائد اور اعمال۔

بعض لوگوں نے اعمال سے صرف عبادت مراد لی ہے حالانکہ عبادات عقائد کی ذیل میں ہیں اور اعمال میں اخلاق و معاملات ہیں۔ اعتقاد و عبادات کا نتیجہ

Marfat.com

عاقبت میں ظاہر ہوگا اخلاق و معاملات کے نتائج زندگی ہی میں ظاہر ہوتے ہیں

الذین احسنوا فی هذه الدنیا حسنة — جن لوگوں نے نیکی کی اُن کے لئے اِسی دُنیا میں بھلائی ہے۔

ایک شخص صحیح العقیدہ اور صوم و صلوٰۃ کا پابند ہو مگر اُس کے اخلاق اور معاملات بہت خراب ہوں تو اس کا شمار بہ لحاظ اعمال بدوں میں ہوگا اور بدی کے جو نتائج ہیں وہ ظاہر ہوں گے

لهم عذاب فی الحیوٰة الدنیا — اُن کے لئے اسی دنیاوی زندگی میں عذاب ہے۔

ایک شخص صحیح العقائد اور صوم و صلوٰۃ کا پابند ہو، اخلاق بہت بلند ہوں، معاملات بہت صاف ستھرے ہوں اُس کے لئے زندگی میں بھی راحت و شادمانی ہے اور عاقبت میں بھی۔

للذین احسنوا فی هذه الدنیا حسنة ولدار الآخرة خیر — جن لوگوں نے بھلائی کی اُن کے لئے اس دُنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت تو سب سے بہتر ہے۔

ایک شخص بدعقیدہ، بدعمل، بدخلق، بدمعاملہ اور فاسق و فاجر ہو تو اُس کے لئے یہ زندگی بھی دوزخ ہے اور عاقبت بھی دوزخ ہے۔

لهم عذاب فی الحیوٰة الدنیا — اُن کے لئے اس دُنیاوی زندگی میں بھی

Marfat.com

ولعذاب الآخرة اشق — عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت سخت عذاب ہے

بعض لوگ صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں کارہائے خیر میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ مگر شرک وبدعت، فسق والحاد، کذب وغیبت میں مبتلا ہیں ایسے لوگوں کے عمل اکارت جاتے ہیں۔

اولٰئك الذين حبطت اعمالهم فى الدنيا والاخرة واولٰئك هم الخسرون — وہی لوگ ہیں جن کے عمل دُنیا و آخرت میں اکارت گئے اور جنہوں نے گھاٹا اٹھایا۔

من عمل صالحاً فلنفسه ومن اساء فعليها وما ربك بظلام للعبيد — جو اچھے عمل کرتا ہے تو اپنے لئے اور جو بدی کرتا ہے تو اُس کا نتیجہ اُسی کیلئے اور تیرا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

نتائج

روح میں اثر پذیری اور قبول کا خاصہ قدرتاً ودیعت ہے اس لئے نفسِ امارہ کے اُبھارنے، خناس کے وسوسہ ڈالنے، اور شیطان کے بہکانے سے متاثر ہو کر شر پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ اگر انسان تمیز اور فیصلہ کی قوت سے جو دماغ میں ودیعت فرمائی گئی ہے کام لے اور نفس، خناس، شیطان کی مخالفت پر

Marfat.com

کمربستہ ہو جائے تو روح اس جذبہ کو قبول کر کے بدی سے پھر کر نیکی پر آمادہ ہو جاتی ہے اور اسی تمیز و فیصلہ کی قوت پر جس کو عقل کہتے ہیں نتائج مرتب ہوتے ہیں اور اسی اختیار کی بنا پر انسان عذاب و ثواب کا مستحق قرار پاتا ہے۔

معلوم ہوا کہ خیر و شر کی تمیز کرنے والی چیز عقل ہے اور یہ فیصلہ کرنا بھی عقل ہی کا کام ہے کہ وہ خیر کی راہ اختیار کرے یا شر کی مگر اس فیصلہ کے لئے خیر و شر کے نتائج کا صحیح علم ہونا ضروری ہے اور یہ علم تجربہ سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن انسانی تجربات میں اور اخذ نتائج میں غلطی کا احتمال ہے اس لئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات سے صحیح راہ نمائی ہوتی ہے اور انبیاء وحی کہتے ہیں جو اُن پر حق تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتا ہے

قل الحق من ربکم فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر	کہدو یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔

پاکبازی کا نتیجہ تندرستی، جود وسخا کا نتیجہ خوش حالی، ہمدردی کا نتیجہ ہردلعزیزی، سچ بولنے کا نتیجہ عزت، رحم و مروت کا نتیجہ سکونِ خاطر ہے۔

بدکاری کا نتیجہ امراضِ خبیثہ، بخل اور حرص و طمع کا نتیجہ ذلت ہے۔

جھوٹ اور غیبت کا نتیجہ افلاس و تنگدستی، قرض کا نتیجہ بے رقعتی۔ ظلم اور چوری کا نتیجہ پریشانی، خود غرضی کا نتیجہ بے اطمینانی ہے۔

Marfat.com

ہر شخص اپنی نیکی اور بدی کو مذکورہ نتائج سے خود ہی معلوم کر سکتا ہے جو لوگ صرف عقائد و عبادات ہی کو نیکی سمجھتے ہیں اور اخلاق و معاملات کی اصلاح نہیں کرتے وہ آیاتِ کریمہ پر غور کریں۔

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون	کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ صرف اتنا کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور اُن کو آزمایا نہ جائے گا
ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ و لما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم و یعلم الصابرین	کیا تم سمجھتے ہو کہ جنّت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ اللہ کے نزدیک نہ ثابت ہوا ہو گا کہ تم میں سے کون اصلاحِ حال کی کوشش کرنے والا اور کون صبر اور استقلال والا ہے

نیکی اور بدی کے نتائج کبھی جلد ظاہر ہو جاتے ہیں اور کبھی کسی خاص سبب کی بنا پر بہت دیر میں اُن کا ظہور ہوتا ہے۔

نیکی یا بدی جس پیمانہ کی ہوگی اسی کے بموجب نتائج برآمد ہوں گے، بعض لوگوں کو یہ کہتے سُنا گیا ہے کہ ہم نماز، روزے کے پابند ہیں، ہمارے عقائد بھی شرک و بدعت اور فسق والحاد سے پاک ہیں مگر ہم کو سکونِ خاطر میسّر نہیں عسرت اور مصیبت میں ہماری زندگی گذرتی ہے۔

Marfat.com

اسی طرح کی اور بہت باتیں اکثر لوگ کہا کرتے ہیں اور پھر ان سب باتوں کو تقدیر کے حوالے کر دیتے ہیں کہ قسمت میں ایسا ہی لکھا ہے۔

تقدیر کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ جل قدرہٗ نے ہر کام اور ہر چیز کا ایک اندازہ اور ایک معیار مقرر فرما دیا ہے اس کے خلاف نہیں ہو سکتا اور ہماری خوشحالی یا بدحالی یہ بھی قدرت کے مقرر کردہ اندازہ کے بموجب ہمارے اعمال و افعال اور ہمارے کردار کا نتیجہ ہوتی ہے۔

ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم و یعفوعن کثیر	جو مصیبت تم کو پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی کسب سے پہنچتی ہے اور اللہ بہت سی باتوں کو تو معاف ہی کر دیتا ہے

بظاہر ایک دیندار اور نیک عمل اگر مصائب و مشکلات میں مبتلا ہوتا ہے تو یقیناً کوئی بدی اس میں اتنے وسیع پیمانہ پر موجود ہوتی ہے جس کا نتیجہ اس کی نیکیوں پر غالب ہو جاتا ہے۔

ام حسب الذین اجترحوا السیاٰت ان نجعلھم کالذین اٰمنوا و عملوا الصلحٰت سواء محیاھم و مماتھم ساء ما یحکمون و خلق اللہ السمٰوٰت والارض بالحق و لتجزی کل نفس	کیا جو لوگ برائیاں بھی کرتے جاتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کر دیں جو سچے مومن ہیں اور جن کے سب اعمال اچھے ہیں کیا نیک کام کرنے والے ایک ہی طرح کے صلہ کے مستحق

Marfat.com

بما کسبت وھم لا یظلمون — قرار دیئے جائیں۔ زندگی میں بھی اور موت میں بھی، افسوس ہے ایسا سمجھنے والوں پر اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے تاکہ ہر شخص کو اس کی کمائی کے مطابق بدلہ ملے اور کسی کی حق تلفی نہ ہو

جھوٹ، غیبت، بخل، حرص، طمع، خود غرضی، حسد، بغض، غرور، کینہ، افترا بہتان، ظلم، چوری، ایذا رسانی اور بدزبانی ایسی برائیاں ہیں جن کے نتائج نیکیوں کے نتائج پر غالب آجاتے ہیں۔

عام طور سے لوگ دوسروں کے عیب تلاش کرتے ہیں اور خود اپنے عیوب اور اپنی بدیوں پر نظر نہیں ڈالتے، شائقین طریقت کے لئے ضروری اور بہت ضروری ہے کہ وہ روزانہ اپنے اعمال و افعال کا جائزہ لیا کریں کیونکہ

لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت — جو جیسا کرے گا ویسا ہی بھرے گا

ان احسنتم احسنتم لانفسکم — اگر نیکی کروگے تو اس کا نتیجہ تم کو حاصل

وان اسأتم فلھا — ہوگا اور بدی کروگے تو اس کا نتیجہ بھی تم ہی بھگتوگے۔

ما اصابک من سیئۃ فمن نفسک — جو مصیبت تم پر آتی ہے وہ تمہاری ہی بدی کا نتیجہ ہے۔

Marfat.com

ولتنظر نفس ما قدمت لغد — اور ہر شخص کو دیکھنا چاہئے کہ اُس نے کل کے لئے کیا بھیجا

وابتغوا احسن ما انزل الیکم من ربکم من قبل ان یاتیکم العذاب بغتۃ وانتم لا تشعرون — اور نیکیوں کی جو ہدایات تمہارے رب کی طرف سے تم کو پہنچی ہیں ان کی پیروی کرو قبل اس کے کہ ناگہاں تم پر عذاب آئے اور تم کو خبر بھی نہ ہو

پتھر برسنے کا نام ہی عذاب نہیں ہے بلکہ ہر بلا و مصیبت، ہر وبا، قحط، زلزلہ طوفان، اور ہر زحمت و پریشانی عذاب ہے۔ اسی طرح ہر راحت و سکون ہر کامرانی و شادمانی، اور ہر مسرّت وخوشی ثواب ہے۔ ہر شخص پر عذاب و ثواب کا نزول اس کے اعمال و افعال اور اس کے کردار کے بموجب ہوتا رہتا ہے جس کو بدی اور نیکی کے نتائج کہتے ہیں۔

اولا یرون انھم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون ولا ھم یذکرون — کیا نہیں دیکھتے کہ ہر سال ایک یا دو بار آفت میں پڑتے ہیں پھر بھی نہ توبہ کرتے ہیں نہ سبق حاصل کرتے ہیں

جب نیکی مفقود ہو کر بدی عام ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی عقائد بھی خراب ہو کر کفر و الحاد اور شرک و فسق ہمہ گیر ہو جاتے ہیں تو پھر کسی بڑے عذاب کا نزول ہوتا ہے جو سب بدوں کو اپنی لپیٹ میں لے کر ہلاک و برباد کر دیتا ہے یا کسی سخت

Marfat.com

مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

فلما نسوا ما ذکروا بہ نجینا الذین ینھون عن السوء و اخذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون

جب انہوں نے وہ نصیحتیں جو ان کو کی گئی تھیں بھلا دیں تو ہم نے اُن لوگوں کو جو برائیوں سے روکتے تھے نجات دی اور اُن لوگوں کو جو گنہگار تھے اُن کی نافرمانی کے سبب سخت عذاب میں مبتلا کیا۔

ادبار و تنزّل

قوموں کے ادبار و تنزّل کا سبب اخلاق و معاملات کی خرابی ہی ہوا کرتا ہے جس قوم کے اخلاق و معاملات بگڑ جاتے ہیں وہ پستی میں جا پڑتی ہے اور ہر طرح کی ذلت چھا جاتی ہے۔

جب گناہ اور بدعملی عام ہو جاتی ہے، خیر مفقود ہو کر شر ہمہ گیر ہوتا ہے۔ تو پھر عذاب نازل ہوتا ہے، جب عذاب نازل ہونے والا ہوتا ہے تو اصلاح کی سب راہیں مسدود ہو جاتی ہیں کوئی شخص بھی اپنی بدعملی کو بدعملی نہیں سمجھتا، جب اپنی بداعمالی کا احساس ہی نابود ہو جاتا ہے تو اصلاح حال کا امکان نہیں رہتا۔

بعض لوگ جن میں کچھ صلاحیت موجود ہوتی ہے کسی ہنگامی مصیبت سے

Marfat.com

چونک پڑتے ہیں اور اپنی بد بخت قوم کو بیدار کرنا چاہتے ہیں مگر چونکہ خود اُن کا حال اصلاح طلب ہوتا ہے اس لئے افراد قوم پر اُن کی مساعی کا کوئی اثر نہیں ہوتا اور یہ عارضی جوش و احساس جو کسی ہنگامی مصیبت سے نمایاں ہوتا ہے چند روز میں غائب ہو جاتا ہے۔

چنانچہ بارہا دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی وبا پھیلی یا قحط پڑا یا کوئی ہنگامی مصیبت نازل ہوئی تو وہ لوگ جن میں کچھ صلاحیت ہوتی ہے گھر گھر اور محلہ محلہ وعظ و نصیحت کرتے پھرتے ہیں چونکہ خود بھی اصلاح طلب ہوتے ہیں اور یہ وعظ و نصیحت محض ایک ہنگامی جوش ہوتا ہے اس لئے کچھ اثر نہیں ہوتا اگر بعض لوگ کچھ متاثر ہوتے بھی ہیں تو یہ متاثر ہونا محض اُبال کی طرح ہوتا ہے کہ آیا اور ختم ہوا کچھ دن اگلے لوگوں کے تذکرے اولیاء کی کرامات کے قصے اور نام آوروں کی داستانوں کے محض زبانی چرچے ہوتے ہیں چند روز میں پھر وہی پہلے کی سی حالت ہو جاتی ہے۔

عوام الناس میں سے بعض غریب جہلا کا مذہب کی طرف میلان ہوتا ہے مگر صحیح تعلیم نہ ہونے کے سبب یہ میلان کسی قبر پر لوبان چھوڑنے یا کوئی نیاز دلانے میں محدود ہو جاتا ہے بعض اس سے ذرا آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور صرف نماز پڑھنے لگتے ہیں۔

ہر زمانہ ہر قوم اور ہر ملک کے عوام الناس میں کچھ ایسے لوگ بھی موجود رہتے

Marfat.com

ہیں جو اپنے اصلاحِ حال کی کوشش کرتے ہیں۔

اگر تہذیب یافتہ ہو جاتے ہیں تو اپنی کامیاب مساعی سے گردوپیش کے لوگوں کی تہذیب اخلاق میں سرگرمِ عمل ہو کر اُن کو معاملات کی درستی کا راستہ بتاتے ہیں اور بغیر کسی نمود و نمائش یا بغیر کسی اپنی غرض کے محض خالصتہً للہ سچی رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ لوگ اصحابِ طریقت کہلاتے ہیں۔

طریقت کی خاص تعلیمات یہ ہیں کہ اپنے عقائد کو ہر طرح کے خفی وجلی شرک اور کفر و الحاد سے پاک کریں۔ اللہ کے سوا کسی کو حاجت روا، مشکل کشا اور فریاد کا سُننے والا نہ جانیں، عبادات صحیح طریقہ سے ادا کریں، قسم قسم کے اذکار و اشغال اور طرح طرح کے وظائف و اوراد سے بچیں، کبھی کسی حال میں کسی کے آگے دستِ سوال دراز نہ کریں، کبھی کیسی ہی سخت ضرورت درپیش ہو قرض نہ لیں، کسی کو دھوکہ نہ دیں، کسی سے وعدہ خلافی نہ کریں۔ جھوٹ، غیبت، حسد، بُغض و عناد، کینہ، فتنہ و فساد، ظلم، حق تلفی، چوری، حرص، طمع، بُخل، ریا اور ہوس شہرت سے سخت گریز و پرہیز کریں، چھچھورے پن اور غرور سے دُور رہیں، افترا، بُہتان، ایذا رسانی اور بدزبانی سے نفرت کریں، حلال روزی کے لئے جائز وسائل اختیار کریں، اپنی استطاعت کے مطابق غریبوں، محتاجوں کی مدد کریں، ہر شخص کی بھلائی چاہیں اور اپنے گردوپیش کے لوگوں سے شفقت و مروّت کا برتاؤ کریں، فرصت کے اوقات کو خوش گپیوں اور فضول بکواس میں ضائع نہ کریں بلکہ کوئی مفید کام کرتے

Marfat.com

رہیں، خود غرض، خوشامدی، منافق اور بد باطن لوگوں کی صحبت پسند نہ کریں۔ اور خوش باش زندگی بسر کرتے ہوئے اللہ جل جلالہٗ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہیں، غم و غصہ کو پاس نہ آنے دیں، اوصافِ مردمی ضبط و استقلال، غیرت و حیا، جرأت و ہمت اور بردباری کو اپنا شعار بنائیں۔

جو شخص ان تعلیمات کا پیرو نہ ہو وہ اہلِ طریقت سے نہیں

من عمل صالحا من ذکر او انثٰی و هو مومن فلنحیینه حیٰوة طیبة ولنجزینهم اجرهم باحسن ما کانوا یعملون۔

جو عمل صالح پر کاربند ہوگا خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہو تو ہم اسے دُنیا میں اچھی زندگی بسر کرائیں گے او آخرت میں بہترین صلہ دیں گے۔

اس آیتہ کریمہ میں اللہ رب العزّت نے وعدہ فرمایا ہے کہ جو ایمان والا خواہ مرد ہو یا عورت نیک کام کرے گا اُسے اچھی خوش حال اور پُرسکون زندگی بسر کرائی جائے گی اور عاقبت بخیر ہو کہ اجر آخرت کا اس کو حصہ ملے گا۔ پس جو لوگ خود کو نیک سمجھتے ہوں اور تباہ حالی و بدمزگی میں بے چین زندگی گذرتی ہو اُن کو یقین کر لینا چاہئے کہ وہ نیکی سے بہت دور ہیں اُنہیں اپنی اصلاح کرنی چاہئے اور اپنے اعمال میں اخلاق و معاملات کا محاسبہ کرنا چاہئے دنیا کی ساری نعمتیں بندوں کے لئے ہی ہیں جو یہاں کی زندگی میں نعمتوں سے محروم ہے آخرت میں بھی محروم رہے گا۔ لوگو ڈرو اور اپنے حال پر غور کرو۔

Marfat.com

من کان فی ھٰذہٖ اعمیٰ — جو کوئی اس دنیا میں اندھا ہے
فھو فی الاٰخرۃِ اعمیٰ — وُہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا۔

مفروضہ عبادات ہی کو عمل صالح سمجھنا اور اخلاق و معاملات کو نظرانداز کر دینا صحیح نہیں ہے۔ اسلام صرف چند عبادات کے مجموعہ کا نام نہیں ہے بلکہ اسلام عبارت ہے اس مذہب سے جس میں حیاتِ نفسی اور حیاتِ اجتماعی کے تمام اصول و قوانین کی تعلیمات ہیں۔

اسلام ایک مکمل ترین نظام اصلاحِ انسانیت ہے جو تہذیب اخلاق، سیاستِ مدن، اور تدبیر منزل کے تمام شعبوں پر حاوی ہے

صالح الاعمال افراد یا اقوام سے اللہ عزّ وجل کا وعدہ ہے کہ انہیں زمین کا وارث بنایا جائے گا۔

ان الارض یرثھا عبادی — میرے صالح بندے زمین کے وارث
الصالحون — ہوں گے۔

زمین کی وراثت سے حکومت و اقتدار مراد ہے جو افراد یا اقوام برسرِ حکومت و اقتدار ہوں وُہ بے شک صالح الاعمال ہیں اور اگر عمل صالح کے ساتھ صحیح العقیدہ بھی ہوں تو اجر آخرت کے بھی مستحق ہیں۔

عقائد کا تعلق جذباتِ قلبی سے ہوتا ہے اگر عقائد صحیح ہوں تو ایقان و عرفان نصیب ہوتا ہے اور جب ایقان و عرفان کے ساتھ اعمال صالحہ پر کاربند

Marfat.com

ہو تو پھر اعمال بھی عبادت کا درجہ حاصل کرتے ہیں اور ساری زندگی عبادت ہو جاتی ہے۔ زمین کی وراثت کے ساتھ نعمائے آخرت کا بھی استحقاق ہو جاتا ہے۔

تجربات و مشاہدات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ صحیح الاعتقاد افراد ہی صالح الاعمال ہوتے ہیں پس اللہ رب العزت کا وعدہ وراثتِ زمین اُن ہی صالحین کے لئے ہے جو صحیح العقیدہ مومن ہیں۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم	اللہ کا وعدہ ہے کہ تم میں سے جو ایمان
وعملوا الصلحت لیستخلفنھم	لائے ہیں اور اچھے کام کئے ہیں ان کو
فی الارض	زمین میں پہلے کے حکمرانوں کا جانشین
	بنایا جائے گا۔

مسلمانوں کو اپنے حال پر غور کرنا چاہئے، آج نہ حکومت ہے نہ اقتدار، نہ دولت ہے نہ عزت، نہ آلاتِ حرب ہیں نہ فنونِ جنگ، حتیٰ کہ ضروریاتِ زندگی کی چیزوں کے لئے بھی غیروں کے محتاج ہیں، ایجاد و اختراع تو کجا اپنی حالت سنوارنے کی بھی صلاحیت نہیں۔

وہ قوم جس کا ڈنکا مشرق سے مغرب تک بج چکا ہے آج اس حال میں پہنچ چکی ہے کہ ہر طرف سے روندی جا رہی ہے اس حالت سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمان اب صحیح العقیدہ، صالح العمل نہیں رہے اور جو افراد و اقوام آج دُنیا پر چھائے ہوئے ہیں وہی صحیح الاعتقاد اور صالح الاعمال ہیں، دلوں کا حال تو

Marfat.com

علّام الغیوب ہی جانتا ہے مگر اُن افراد و اقوام کا تدبر و تفکر، ان کا نظامِ حکومت اُن کا شعورِ اقتدار، اُن کی سیاست و فراست، اُن کا ذوقِ تہذیب و تمدّن، اُن کا شوقِ حصولِ علوم و فنون، اُن کی ایجادات و اختراعات تو کچھ اور ہی حقیقت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ کیا عجب کہ یہ اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیں اور ہم اسلام کے محض زبانی دعوے دار مُنہ دیکھتے رہ جائیں اور "خسر الدنیا والآخرہ" کا مصداق بن جائیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

ان یشا یذھبکم ویستخلف من بعدکم ما یشاء

اگر وُہ چاہے تو تم کو نابود کر دے اور تمہاری جگہ جس کو چاہے لے آئے۔

ا لم یروا کم اھلکنا قبلھم من قرن مکنٰھم فی الارض ما لم نمکن لکم وارسلنا السماء علیھم مدرارا وجعلنا الانھار تجری من تحتھم فاھلکنٰھم بذنوبھم وانشانا من بعدھم قرنا اٰخرین۝

کیا نہیں دیکھتے کہ ہم پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں ہم نے اُنہیں وُہ شوکت عطا کی تھی جو تمہیں نصیب نہیں ہم اُن کے کھیتوں پر موسلا دھار بارشیں برساتے تھے اور اُن کے لئے صاف شفاف پانی کی نہریں بہتی تھیں جب اُنہوں نے گمراہی اختیار کی تو ہم نے اُنہیں ہلاک کر دیا اور اُن کی جگہ دوسری قوم کو سرفراز فرمایا۔

Marfat.com

فلما نسوا ما ذکروا به فتحنا علیهم ابواب کل شیئ حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذنهم بغتة فاذا هم مبلسون

پھر جب وُہ بھول گئے اُن باتوں کو جو اُنہیں بتائی گئی تھیں تو ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔ یہاں تک کہ وُہ خوش ہوئے پھر ہم نے اُن کو اچانک پکڑ لیا اور وُہ محروم رہ گئے۔

فریضۂ تبلیغ

صحیح طور سے تو یہ کام علما و مشائخ کا ہے مگر افسوس کہ یہ حضرات صراطِ مستقیم سے بہت دُور جا پڑے ہیں اس لئے اب ہر اُس شخص پر جو اپنے مذہب سے ضروری حد تک صحیح طور سے آگاہ ہو اور اپنی اصلاحِ حال کر کے عملی نمونہ بن چکا ہو۔ فرض ہے کہ وُہ اپنے گرد و پیش کے لوگوں میں اور جہاں تک اُس کی رسائی ہو سکتی ہے پیامِ حق پہنچائے اور اوامر و نواہی سے دلنشین و موثر پیرایہ میں خبردار کرے۔

ادع الی سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن

اپنے رب کے راستہ کی طرف لوگوں کو دانشمندی اور نصیحت کے ساتھ دعوت دو اور اُن کے ساتھ پسندیدہ و خوشگوار پیرا

میں بحث کرو

موضوع بحث صرف اصلاح حال ہونا چاہئے۔

اگر چند ہدایت یافتہ لوگ جماعت بن کر لوگوں کی اصلاح کے لئے مساعی ہوں تو یہ زیادہ مفید ہوگا۔

ولتکن منکم امۃ یدعون الی	اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو
الخیر و یامرون بالمعروف	کہ وہ لوگوں کو بھلائی کی طرف بُلائے اور
وینھون عن المنکر و اولٓئک	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے
ھم المفلحون ٥	اور یہی وُہ لوگ ہیں جو کامیاب ہوں گے

فرقہ بندی

ایک چیز جس نے اُمتِ مسلمہ کی وحدتِ ملی میں خلل ڈال دیا فرقہ بندی ہے، طریقت میں اس چیز کو گناہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ افتراق بین المسلمین بھی ایک شر ہے۔ جن لوگوں نے بزعم دینداری فرقہ بندی کا فتنہ کھڑا کیا ہے اُن سے باز پُرس ہوگی۔

ان الذین فرقوا دینھم وکانوا	جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ
شیعا لست منھم فی شیٔ انما	ڈالا اور فرقے فرقے ہو گئے تمہیں
امرھم الی اللہ ثم ینبھم بما	اُن سے کوئی سروکار نہیں اُن کا معاملہ

Marfat.com

كانوا يفعلون ○ — اللہ کے سپرد ہے پھر وہی بتلائے گا جو کچھ وہ کرتے تھے۔

آج امت مسلمہ فرقوں میں بٹی ہوئی ہے مختلف فرقے ہیں پھر ہر فرقہ میں بھی متعدد گروہ اور متفرق ٹولیاں ہیں جزوی اور فروعی باتوں میں جھگڑتے ہیں اور ایک فرقہ دوسرے فرقے کو گمراہ سمجھتا ہے رو راست پر صرف اپنے ہی فرقہ کو سمجھا جاتا ہے۔ نئے نئے فرقے نکلتے ہی آتے ہیں، سر پھٹول ہوتے صدیاں گذر گئیں مگر متنازعہ مسائل حل نہ ہو سکے اس خانہ جنگی کا نتیجہ بھی بھگت رہے ہیں پھر بھی آنکھیں نہیں کھلتیں۔

لاتنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم — جھگڑو مت ورنہ بودے ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی

ہوا تو عرصہ ہوا اکھڑ چکی اب تو بربادی اور تباہی کے بادل سر پر منڈلا رہے ہیں کیونکہ دین میں تفرقہ عذاب کا موجب ہوتا ہے۔

ولا تكونوا كالذين تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءهم البينت واولئك لهم عذاب عظيم ○ — اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقہ فرقہ ہو گئے اور اختلافات میں پڑ گئے حالانکہ روشن دلیلیں آ چکی تھیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے بڑا عذاب ہے۔

Marfat.com

قرآن مجید میں فرقہ بندی کو شرک کہا گیا ہے۔

ولا تکونوا من المشرکین من الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا کل حزب بما لدیھم فرحون ۝	اور تم مشرکوں میں سے نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور فرقہ فرقہ ہو گئے ہر فرقہ اُسی میں خوش ہے جو اُس کے پاس ہے۔
ان ھذہٖ امتکم امۃ واحدۃ وانا ربکم فاتقون ۝	فی الحقیقت یہ تمہاری اُمت ایک ہی امت ہے اور میں تم سب کا پروردگار ہوں پس ڈرو یعنے نافرمانی اور فرقہ بندی سے بچو۔
واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا	اور سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑ لو اور فرقہ بندی سے بچو۔
اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ	دین کو تم رکھو اور اس میں فرقے نہ بناؤ
ھذا ذکر مبارک انزلنٰہ افانتم لہٗ منکرون۔	یہ قرآن برکت والی کتاب ہے ہم نے اس کو نازل کیا ہے کیا تم اس کا انکار کرتے ہو۔
فاین تذھبون ان ھو الا ذکر للعٰلمین۔	پھر تم کدھر بھاگو گے یہ قرآن تو سارے جہان والوں کے لئے ہدایت کی کتاب ہے

Marfat.com

يا ايها الناس قد جاءكم برهان من ربكم وانزلنا اليكم نورا مبينا فاما الذين آمنوا بالله واعتصموا به فسيدخلهم في رحمة منه وفضل ويهديهم اليه صراطا مستقيما

لوگو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حجت آچکی اور ہم نے پھیلی ہوئی صاف روشنی تمہاری طرف اتاری پس جو لوگ اللہ پر ایمان رکھیں گے اور اس روشن دلیل پر مضبوط جمے رہیں گے اللہ ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا اور اپنے فضل سے اُن کو صراط مستقیم کی رہنمائی فرمائے گا۔

هو الذي انزل عليك الكتب منه آيت محكمات هن ام الكتب واخر متشابهت فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاويله وما يعلم تاويله الا الله والراسخون في العلم يقولون آمنا به كل من عند ربنا۔

وہی ہے جس نے تم پر کتاب نازل فرمائی۔ اس میں پختہ آیات ہیں وہی اصلِ کتاب ہیں یعنے محکم آیتیں وہ ہیں جو ایک ہی معنی میں اٹل ہیں اور دوسری متشابہات ہیں یعنے ملتے جلتے معانی کا احتمال رکھتی ہیں پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں تاکہ فتنہ پیدا کریں اور اُن کی تاویل نکالیں حالانکہ

Marfat.com

اُن کی حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں
جانتا کیونکہ اُن کا تعلق اُس عالم سے
ہے جہاں انسانی علم و حواس کی رسائی
نہیں اور جو لوگ علم میں پکے اور عقیدہ
میں راسخ ہیں وُہ متشابہات کے پیچھے
نہیں پڑتے وُہ کہتے ہیں ہم اُن پر
ایمان رکھتے ہیں کیونکہ یہ سب کچھ ہمارے
پروردگار کی طرف سے ہے۔

محکم وُہ آیات ہیں جن کا مفہوم متعین کر دیا گیا ہے جس کے کوئی دوسرے معنی نہیں ہو سکتے اگر سمجھنے میں اختلاف ہو تو اُن کی تفاصیل سے جو دیگر آیاتِ قرآنی میں کی گئی ہیں اُن کے اصلی مفہوم کی قطعی طور پر تعیین ہو سکتی ہے جیسے توحید و رسالت، اوامر و نواہی اور حلال و حرام کے احکام جو بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں اور متشابہ وُہ آیات ہیں جن میں تمثیلی بیانات ہیں اور وُہ مطالب و حقائق ہیں جن کا ادراک علم و حواس سے نہیں ہو سکتا جیسے اللہ کی ذات و صفات، عالمِ آخرت، عذاب و ثواب وغیرہ۔ اگر کوئی کج فہمی سے ان مطالب و حقائق کی کاوش کرے تو طرح طرح کے مباحث و شکوک میں پڑ سکتا ہے پس جو لوگ راسخ العقیدہ ہوتے ہیں وُہ محکمات کو اصل سمجھتے

Marfat.com

ہیں کہ عمل و ہدایت کے لئے کافی ہیں اور جو لوگ کج فہم ہیں وہ متشابہات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں تاکہ فتنہ پیدا کریں اور ایمان والوں کے یقین میں خلل ڈال دیں۔

وما اختلف الذین اوتوا الکتب الا من بعد ما جاءھم العلم بغیا بینھم	اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی انہوں نے باوجود علم کے یعنی یہ بات جانتے ہوئے بھی کہ کتاب میں سب امور دین و شریعت تفصیل کے ساتھ بیان ہوئے ہیں محض آپس کی ضد کی وجہ سے مذہب میں اختلافات ڈال رکھے ہیں۔
فما لھم عن التذکرۃ معرضین کانھم حمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ	ان کو کیا ہو گیا ہے کہ قرآن سے اس طرح منہ پھیر کر بھاگتے ہیں جیسے گدھے شیر سے گھبرا کر بھاگتے ہوں
ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر	ہم نے سمجھنے کے لئے قرآن کو آسان کر دیا ہے کوئی ہے سمجھنے والا؟
وقلیل من عبادی الشکور	اور میرے شکر گذار بندے تھوڑے ہیں

اکثر سلیم الطبع اشخاص دریافت کیا کرتے ہیں کہ اُمت مسلمہ میں اختلاف و افتراق کا اصلی باعث کیا ہے اور کس طرح یہ خرابی دُور ہو سکتی ہے؟

Marfat.com

غور کرنے سے اختلاف و افتراق کا سبب صرف شیطان کی شرارت سمجھ میں آتا ہے کیونکہ اُس نے آدم زاد کو رو راست سے بھٹکانے کی قیامت تک کے لئے مہلت مانگی ہے۔ کتاب اللہ کے موجود ہوتے امت میں اختلاف و افتراق کا فتنہ محض شیطانی تصرفات اور اثراندازیوں کا ہی نتیجہ ہو سکتا ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا تھا

"خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم"

چنانچہ اس ارشادِ مبارک کے بموجب زمانۂ باسعادت کے بعد خلیفہ اول و دوم کے زمانہ تک شیطان کو رخنہ اندازی کا موقع نہ مل سکا، جب خیر کا دوسرا اور تیسرا دَور گذر چکا تو شیطان نے بعض اہلِ علم کے قلوب میں تصرّف شروع کیا اور عقائد و اعمال میں تغیر نمودار ہوا۔

ولقد صدق علیھم ابلیس ظنہ فاتبعوہ الا فریقاً من المومنین	اور البتہ ابلیس نے جو گمان آدم زاد کی بابت کیا تھا اُسے سچ کر دکھایا۔ پس سب لوگ اُس کے متبع ہو گئے یعنی شیطان کے بہکاوے میں آ کر گمراہ ہو گئے مگر مومنین کا ایک گروہ گمراہی سے بچا رہا۔
الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحت و	جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے یعنی

Marfat.com

قلیل ما ھم — وہ راست پر رہے وہ بہت کم ہیں

وہ فرقہ جو اغوائے شیطانی سے بچا رہا مومنین صالح الاعمال کا تھا۔

یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ — جو لوگ سچے مومن ہیں ان کو اللہ ثابت قدم رکھتا ہے قولِ ثابت پر اس دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔

قولِ ثابت سے مراد کتاب اللہ ہے

وھٰذا کتاب انزلنٰہ مُبارکٌ فاتبعوہ — اور یہ کتاب جس کو ہم نے نازل کیا ہے برکت والی ہے پس اسی کی پیروی کرو۔

ونزلنا علیک الکتٰب تبیانا لکل شیٔ وھدی ورحمۃ وبشریٰ للمُسلمین — اور ہم نے تجھ پہ کتاب اتاری جس میں ہر مسئلہ کی تشریح ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت و رحمت اور بشارت ہے

جن لوگوں نے قرآن مجید کو مسلمانوں کے لئے ہدایت و رحمت اور بشارت سمجھا اور اس قولِ ثابت پر مضبوطی سے جمے رہے اُن پر شیطانی تصرف اثر انداز نہ ہو سکا ایسے لوگوں کی تعداد ہمیشہ کم رہتی ہے زیادہ تر لوگ شیطان کی اثر اندازی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ تیسرا قرنِ خیر ختم ہوتے ہی اختلاف و افتراق کی داغ بیل پڑنا شروع ہو گئی۔ بعض اہلِ علم کے قلوب میں خدشات نے جگہ پکڑی اور اپنے خیالات و قیاسات کے مطابق احکاماتِ قرآنی اور تعلیماتِ نبوی کی تاویلیں کرنے

Marfat.com

لگے اور اپنی تاویلات کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اُن احادیث و روایات کو شہرت دینے لگے جن سے اپنے موضوعہ مسائل کی کچھ موافقت ہوتی تھی۔ رفتہ رفتہ عام طور سے لوگوں میں کتاب اللہ کی طرف ذوق و میلان کم ہونے لگا اور روایات کی طرف رغبت بڑھنے لگی۔

اہلِ حق نے حسبنا کتاب اللہ کی صدا بلند کی سنجیدہ ہستیاں تو سنبھل گئیں مگر عام میلان لوگوں کا روایات ہی کی طرف رہا۔

محققین علمائے حدیث نے جب موضوعات کی کثرت دیکھی تو صدق و کذب کی جانچ کے لئے معیار مقرر کیا اور حدیثوں کے درجے قائم کئے۔

موضوعات میں رنگ آمیزیوں اور دلچسپیوں کا اتنا مواد بھر دیا گیا تھا کہ عام طور سے لوگوں نے قرآن مجید کو تو باوجود دعوائے "تفصیلاً لکل شیٔ" مجمل قرار دے کر محض ایصال ثواب یا وظیفہ خوانی کے لئے تلاوت کی چیز سمجھی اور روایات کی طرف جُٹ گئے

محدثین نے جمعِ حدیث کے وقت جہاں تک اُن سے ہو سکا موضوعات کو خارج کیا پھر بھی صحاح میں بکثرت احادیث ایسی موجود ہیں جو معیار صحت پر پوری نہیں اُترتیں اور یہی حدیثیں وجہِ نزاع ہیں اور ان ہی مشتبہ احادیث نے اختلاف و افتراق کا میدان ہموار کر رکھا ہے۔ کتب صحاح میں ایسی حدیثیں اکثر پائی جاتی ہیں جو باہم متضاد ہیں، ان میں سے ہر فرقہ اپنی موافقت کی حدیثیں چھانٹ

Marfat.com

لیتا ہے۔

روایات کی کثرت اور اختلافات کی شدت سے اکثر لوگ گھبرانے لگے ہیں اور روایاتِ حدیث ہی کو افتراقِ امت کا سبب سمجھ کر انکارِ حدیث کی طرف مائل ہونے لگے ہیں چنانچہ

بعض لوگوں کو یہ کہتے سُنا گیا کہ قرآن مجید جیسی کامل و مکمل کتاب کی موجودگی میں جس میں دین و شریعت کی تمام و کمال تعلیمات ہیں اور جس کے ایک ایک لفظ کا ثبوت قطعی اور یقینی ہے اور جس کی حفاظت کا خود اللہ عز و جل نے وعدہ فرمایا ہے جس میں ایک حرف اور ایک نقطہ بھی نہ کوئی بڑھا سکتا ہے نہ گھٹا سکتا ہے ہم روایتوں کے چکر میں کیوں پڑیں جو محض ظنی ہیں اور جن میں بے شمار موضوعی ہیں اور جن کی حفاظت کا کوئی آسمانی وعدہ بھی نہیں ہے

ان اصحاب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ

انبیاء علیہم الصلوات والسلام کی حیثیت معلّم کی ہوتی ہے جو کتاب اللہ کے احکام پر خود عمل کر کے اُمت کو عملی تعلیم دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے جملہ احکام پر خود عمل کر کے اُمت کو راہِ عمل بتائی ما آنحضرت صلعم کی حیاتِ طیبہ قرآن مجید کی عملی اور قولی تفسیر ہے۔ ان ہی اعمال و اقوال کے بیان کو حدیث کہتے ہیں یہ سرمایہ بسلسلہ رعایت اُمتِ مُسلمہ میں منقول ہوتا چلا آرہا ہے یہ سچ ہے کہ بے شمار موضوعی حدیثیں بعض خود غرض

Marfat.com

منافق اور بدباطن یا خوش عقیدہ لوگوں نے مختلف مقاصد اور مختلف وجوہ کی بنا پر اضافہ کر دی ہیں جس سے اُمتِ مسلمہ کی وحدتِ ملی پارہ پارہ ہو گئی اور بہت فرقے پیدا ہو گئے۔

محقق علماء اور آئمہ حدیث نے علم الاسناد اور فنِ رجال مدون کر کے کذب وصدق کے جانچ کا معیار مقرر کر دیا ہے جس پر احادیث کو پرکھا جاتا ہے محض اس بنا پر کہ احادیث صحیحہ کے ساتھ موضوعات بھی مخلوط ہیں سرے سے حدیث ہی کو بے ضرورت چیز سمجھ لینا نادانی ہے۔

قرآن فہمی کے لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور خلفائے راشدین کے زمانہ خلافت کے حالات جاننا ضروری ہیں تاکہ قرآن مجید کے وہ مطالب جو اعمال سے متعلق ہیں جیسے عبادات و مجاہدات، حقوق و فرائض اخلاق و معاملات، معاشرت و معیشت اور حدود و حلال و حرام صحیح طور سے سمجھے جا سکیں اور یہ معلومات احادیث صحیحہ ہی سے ہو سکتی ہے اور اگر حدیث کو غیر ضروری چیز سمجھا جائے تو پھر قرآن مجید کو صحیح طور سے سمجھنا بغیر کسی غیبی تائید کے ممکن نہیں ہے۔

بیشک کتاب اللہ میں ہر وہ چیز مفصل موجود ہے جس کا تعلق دین و شریعت اور نجاتِ اُخروی سے ہو اور یہ قرآن مجید کا معجزہ ہے کہ ہر وہ شخص جس میں ذوقِ سلیم اور طلبِ صادق ہو قرآن مجید کو سمجھ سکتا ہے مگر احکام کی تعمیل کا صحیح طریقہ

Marfat.com

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی حیاتِ طیّبہ اور صحابہ کرام کے معمولات و احوال ہی سے سمجھ سکتا ہے اور یہ معلومات بغیر حدیث کے ممکن نہیں۔

چند سال قبل حج کے زمانہ میں جب کہ اطرافِ عالم کے علماء کا اجتماع تھا اس ضرورت کا اظہار کیا گیا تھا کہ چند اصحاب متفقہ سعی سے صرف احادیثِ صحیحہ انتخاب کر کے ایک مجموعہ میں جمع کر لیں، اس اہم ضرورت کا سب نے اعتراف کیا مگر اس مشکل کام کی انجام دہی پر کسی نے آمادگی ظاہر نہیں کی کیونکہ یہ اہم کام ایک شخص کے بس کی بات نہیں۔

اگر اہلِ حق کی کوئی جماعت متفقہ سعی سے یہ خدمت انجام دے تو یہ مجموعہ مرتب ہو سکتا ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہو گی جسے تسلیم و قبول کرنے میں اُمتِ مُسلمہ کے کسی فرقہ کو بھی عذر نہ ہو گا اور بڑی حد تک نزاع کی بیخ کنی ہو جائے گی

احادیثِ صحیحہ

محقق علماء نے احادیثِ شریفہ کے تین درجے قرار دیئے ہیں:۔

اوّل درجہ میں من حیث روایت "مرفوع" ہے متصل یا مسند ہونا شرط ہے اور من حیث راوی "صحیح" ہے جس کا متواتر یا مشہور ہونا شرط ہے

دوّم درجہ میں من حیث روایت "موقوف" ہے اور من حیث راوی "حسن" ہے۔

Marfat.com

سوم درجہ میں من حیث روایت "مرسل" ہے اور من حیث راوی "ضعیف" ہے۔

اول درجہ کی حدیثیں متفق علیہ ہیں اور دوم وسوم درجہ کی مختلف فیہ

"مرفوع" وہ حدیث ہے جو خاص حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل ہو۔ اگر راویوں کے نام مذکور ہوں تو مسند ہے اگر سلسلہ لگاتار پہنچتا ہو تو متصل ہے سلسلہ نہیں پہنچتا تو منقطع ہے۔

"صحیح" وہ حدیث ہے جس کے راوی اول سے آخر تک ثقہ اور متقی ہوں تدین اور صدق مقال کے لئے مشہور رہوں کبھی کسی برائی کے ساتھ متہم نہ ہوئے ہوں۔

"متواتر" وہ حدیثیں ہیں جن کو زمانہ باسعادت سے مسلسل ہر ایک زمانہ میں علماء دین نے بالاتفاق بغیر کسی جرح وقدح کے قبول کر لیا ہو اور "مشہور" وہ حدیثیں ہیں جو متواتر تو نہیں ہیں مگر بالاتفاق صحیح ومستند تسلیم کر لی گئی ہیں۔

جملہ مرفوع (مسند ومتصل) اور صحیح (متواتر ومشہور) احادیث چھانٹ کر ایک مجموعہ میں جمع کر لی جائیں یہ مجموعہ ہر فرقہ کے مسلمانوں کے لئے قابل قبول ہو گا۔

"موقوف" وہ قول وفعل ہے جو صحابہ کرام میں کسی سے روایت کیا جائے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب نہ ہو۔

Marfat.com

"مرسل" وہ حدیث ہے جو تابعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے اور ذکر صحابہ کا نہ کرے۔

"موقوف" و "مرسل" بھی من حیث سلسلہ مسند و متصل یا منقطع کی تقسیموں میں منقسم ہیں۔

"حسن" وہ حدیث ہے جس کے راوی پرہیزگار ہوں اور حدیث کی اصلیت غیر مشتبہ ہو۔

"ضعیف" وہ حدیث ہے جس کے راوی نیک لوگ ہوں۔

محقق علماء کے نزدیک موقوف و مرسل اور حسن و ضعیف اگر قرآن مجید سے ان کی صاف و صریح تائید ہوتی ہو تو قابل قبول ہیں ورنہ مسترد۔ اسی طرح خبر احاد کے بارے میں بھی علمائے حق کی یہی رائے ہے۔

موضوعات کی ذیل میں بلحاظ روایت معلل مدرج روایت اور موضوع ہیں۔ باعتبار راوی غریب مضطرب معلق اور شاذ ہیں۔

معلل وہ حدیث ہے جو بظاہر عیوب سے پاک معلوم ہوتی ہو مگر اس میں پوشیدہ طعن یا ہجو ملیح ہو۔

مدرج وہ حدیث ہے جس میں کسی راوی کا قول ہو اور اس کو روایت حدیث گمان کیا جائے۔

روایت وہ حدیث ہے جو بطور حکایت بیان کی گئی ہو۔

Marfat.com

موضوع وہ حدیث ہے جو کسی نے خود وضع کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کر دی ہو۔

غریب وہ حدیث ہے جس کے راویوں میں سے کسی نے بھی بجز ایک دو حدیث کے روایت نہ کی ہو۔

مضطرب وہ حدیث ہے جس میں روایت مختلف ہو یعنی کوئی کسی طرح روایت کرے کوئی کسی طرح۔

معلق وہ حدیث ہے جس کے اسناد کے شروع میں سے ایک یا دو راوی چھوڑ دیئے جائیں۔

شاذ وہ حدیث ہے جس کو کوئی ثقہ شخص عام لوگوں کی روایت کے خلاف بیان کرے اس کو منکر بھی کہتے ہیں۔

اہلِ حق وتحقیق کے نزدیک دوم وسوم درجہ کی حدیثوں پر اور خبرِ احاد پر کوئی مذہبی عقیدہ مبنی نہیں ہو سکتا اسی طرح اوّل درجہ کی حدیثوں میں سے مشہور حدیثوں میں بھی اکثر حدیثیں تنقیح وتنقید طلب ہیں درایتاً ان کی جانچ پرکھ ضروری ہے۔

محققین علماء اور آئمہ حدیث نے چند اصول حدیثوں کے مشتبہ اور نامعتبر ہونے کے بیان کئے ہیں اُن کے مطابق پرکھنے سے معتبر اور غیر معتبر کی جانچ ہوتی ہے۔

Marfat.com

چنانچہ محدثین کے نزدیک موضوعات یہ ہیں :۔

۱۔ وہ حدیث جو صریحاً قرآن مجید کے خلاف ہو۔

۲۔ وہ حدیث جو اجماع قطعی کے خلاف ہو

۳۔ جو عقل کے خلاف ہو

۴۔ جو مشاہدہ کے خلاف ہو

۵۔ جو اصول مسلمہ کے خلاف ہو

۶۔ جس کے الفاظ رکیک ہوں

۷۔ جو انبیا کے کلام سے مشابہت نہ رکھتی ہو۔

۸۔ جس میں معمولی بات پر سخت عذاب کی دھمکی ہو۔

۹۔ معمولی کام پر بہت بڑے ثواب کا وعدہ ہو۔

۱۰۔ جس میں فضول باتیں ہوں۔

وضع حدیث کے وجوہ بہت ہیں منجملہ ایک یہ بھی ہے کہ اہلِ تصوف نے اپنے معتقدات و معمولات کو مسنون ثابت کرنے کے لئے احادیث وضع کیں یا صوفیانہ مذاق رکھنے والوں نے لوگوں میں وظیفہ خوانی کا شوق پیدا کرنے کے لئے قرآن مجید کی سورتوں کے الگ الگ فضائل کی حدیثیں وضع کیں، بعض منافق لوگوں نے ہجو ملیح کے پیرایہ میں حدیثیں وضع کیں، بعض نو مسلم یہودیوں نے اسرائیلی روایات کو حدیث کا جامہ پہنایا۔ اطراف عالم کے بعض نو مسلموں نے اپنے

Marfat.com

موروثی اور آبائی طور وطریق پر قیاس کر کے احکام و مسائل کی حدیثیں وضع کیں۔

غرض وضعِ حدیث کے بہت وجوہ ہیں اور موضوعی حدیثیں بے شمار ہیں۔

اہلِ حق علماء نے ہر اُس حدیث کو جو صریح قرآن کے خلاف ہو یا عقل سے اُس کی کوئی تاویل نہ ہوسکتی ہو موضوعات میں شمار کیا ہے اس قسم کی بکثرت حدیثیں صحاح میں موجود ہیں موضوعی حدیثیں زیادہ تر واعظین و مبلغین نے محافل و مجالس کی گرما گرمی اور حاضرین و سامعین کی دلچسپی کے لئے وضع کی ہیں۔ بغداد میں ایک واعظ نے یہ حدیث بیان کی کہ قیامت کے دن اللہ اپنے ساتھ آنحضرت صلعم کو عرش پر بٹھائے گا۔ امام ابن جریر طبری نے سُنا تو بہت برہم ہوئے اور اپنے دروازے پر یہ فقرہ لکھ کر لگا دیا "اللہ کا کوئی ہم نشین نہیں"۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے سامنے جب یہ حدیث بیان کی گئی کہ لوگوں کے نوحہ کرنے سے مُردے پر عذاب ہوتا ہے تو انہوں نے اس حدیث کو صحیح تسلیم نہیں کیا اور اس بنا پر حدیث کی صحت سے انکار کیا کہ قرآن مجید کی آیت کے خلاف ہے۔

ولا تزر وازرۃ وزر اخری — اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

یعنی نوحہ کرنے والوں کی غلطی کی پاداش مُردے کو ملنا خلافِ قانون اور خلاف عقل و انصاف ہے۔

Marfat.com

ایک روایت میں ہے کہ ایک بندر نے زنا کیا تھا دوسرے بندروں نے جمع ہو کر زانی بندر کو سنگسار کیا۔ ابن عبدالبر محدث نے اس حدیث سے اس بنا پر انکار کر دیا کہ جانور شریعت سے مکلف نہیں ہیں اُن کے فعل پر نہ زنا کا اطلاق ہو سکتا ہے نہ حد قائم کی جا سکتی ہے۔

بخاری میں روایت ہے کہ حضرت آدمؑ کا قد ساٹھ گز کا تھا، ابنِ حجرؒ محدث نے اس حدیث کی صحت سے اس بنا پر انکار کیا کہ عقل و مشاہدہ کے خلاف ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ تین دفعہ جھوٹ بولے تھے، امام رازیؒ نے اس حدیث سے اس بناء پر انکار کیا کہ جھوٹ بولنا انبیاءؑ کی شانِ رسالت کے خلاف ہے۔

اسی طرح کی بکثرت حدیثیں کتب صحاح میں موجود ہیں۔ اگر ایک ایسا مجموعہ جس میں مرفوع و صحیح احادیث ہوں مرتب ہو جائے تو اُمتِ مسلمہ کی بڑی ضرورت پوری ہو گی اور فرقوں کی باہمی منافرت و مخالفت میں بڑی حد تک کمی ہو جائے گی۔ کیونکہ موضوعات ہی کی بنا پر فرقے باہم دست و گریباں ہوتے رہتے ہیں۔

عمل متواترہ

احکامات قرآنی کی تعمیل حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح کی اس کی عملی اتباع زمانۂ باسعادت کے سب مسلمان کرتے رہے۔

Marfat.com

دوسری صدی میں جب غیر عرب مسلمانوں کی کثرت ہوئی تو اُن عجمی نو مسلموں نے اپنے قدیمی رسم و رواج اور آبائی طور و طریق کو جس کے وُہ عادی تھے اسلامی سانچے میں ڈھالنا شروع کر دیا۔

بعض علما نے اصلاحِ حال کا قصد کیا اور فقہ کی بنیاد ڈالی، اپنے قیاس اور اپنے اجتہاد سے کھوٹے کھرے کو پرکھا اور ایک صحیح راستہ اپنی دانست میں قائم کیا، رایوں اور قیاسوں میں اختلاف ہونا ضروری تھا اس اختلاف کی وجہ سے فرقہ بندی کا آغاز ہوا، جس مجتہد کے جو لوگ متبع ہوتے وُہ امتیاز و شناخت کے لئے مجتہد کو اپنا امام مان کر اُس کے نام یا لقب سے اپنے فرقہ کو موسوم کرنے لگے۔

صحابہ کرام میں سے وُہ حضرات جو طریقت کی تعلیم کی غرض سے سب سے الگ ہو کر زیرِ سایۂ نبوت ؐ چلّہ کشی کرتے تھے اور اصحابِ صُفّہ کے لقب سے مشہور تھے اپنے متبعین کو صرف احکاماتِ قرآنی پر ہی چلنے کی ہدایت کرتے رہے چنانچہ آج تک یہ سلسلہ بھی بغیر کسی غیر اسلامی آمیزش کے صحت سند کے ساتھ چلا آرہا ہے۔

یہ ہی اعمال جو بلا اختلاف زمانۂ باسعادت سے مطابق قرآن و سنت چلے آرہے ہیں عمل متواتر ہیں۔ ان اعمال متواترہ میں بھی امتدادِ زمانہ کے باعث تغیر و تبدل کا امکان ہے اس لئے کسی عمل متواتر کو قبول کرنے سے قبل ضروری

Marfat.com

ہے کہ قرآن کے آگے پیش کیا جائے اگر قرآن حکیم سے صاف وصریح تائید ہو تو قابلِ قبول ہے ورنہ مسترد۔

من یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ماتولی ونصلہ جھنم۔

جو کوئی رسول کی مخالفت کرے اس کے بعد کہ اُس کو ہدایت قرآنی مل چکی ہو اور وُہ مومنین کی راہ کے سوا کوئی دوسری راہ چلے تو جس راہ وُہ چلا ہم اُس کو اُسی راہ پر لے جائیں گے اور جہنم میں ڈال دیں گے۔

یہی سبیل المومنین ہے عملِ متواتر، جو اس کے خلاف کرے گا گویا اس نے سُنتِ نبوی سے انحراف کیا اور اس اختلاف کا ماحصل جہنم ہے۔ معاذ اللہ سنت سے وُہ مذہبی امور مراد ہیں جو دین وشریعت سے تعلق رکھتے ہیں نہ کہ لباس اور ظاہری وضع قطع یا خانگی زندگی اور نجی باتیں، کیونکہ یہ چیزیں مذہب سے متعلق نہیں بلکہ ان کا تعلق مقامی ماحول اور ضروریاتِ ملکی سے ہے۔

محض داڑھی اور پاجامہ، برقعہ اور پردہ کی مباحث پر زورِ بیان وقلم صرف کرنا اور سنت کا نام لے کر معرکۂ کارزار گرم کرنا کوئی مذہبی خدمت نہیں ہے۔

Marfat.com

اہلِ سنت والجماعت

اصحابِ طریقت جن کو صلحاء، اتقیاء، ازکیاء، اصفیاء اور اولیاء کے ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے وہ لوگ ہیں جو امورِ دین میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں رکھتے نہ فضول مباحث میں وقت برباد کرتے نہ بے نتیجہ و لایعنی امور کے گرویدہ ہوتے، حق تعالیٰ اجل شانہٗ نے اپنے بندوں پر جو کچھ فرض کیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے جن امور کو واجب قرار دیا ہے اُس پر بغیر چون وچرا اور بغیر ردو قدح عمل کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک اصلِ دین کتاب اللہ ہے اور واجبات و سنن کتاب اللہ کی عملی تفصیل ہیں۔ اصحاب طریقت کے نزدیک ایسے اعمال قابلِ قبول ہیں جو بطورِ عملِ متواتر ثابت ہوں اور متحقق و مستند ہوں اس بات کو نہ دیکھا جائے کہ فقہاء آئمہ نے ان اعمال کے بارے میں اختلاف کیا ہے یا متفق ہیں، فقہا و ائمہ کا اختلاف رائے راستی پر مبنی ہے جو اپنی تحقیق کی بنا پر واقع ہے۔

جو بات اپنی دانست میں زیادہ اطمینان بخش معلوم ہو اور بطورِ عمل متواتر ثابت ہو اور قرآن حکیم سے پوری پوری تائید ہوتی ہو اُسی کو اختیار کرنا چاہیے۔ ظنیات و قیاسات اصحابِ طریقت کے نزدیک باطل ہیں داخل ہیں۔

اصحاپ طریقت اُن تمام واجبات و سنن کو جو عمل متواتر سے ثابت ہیں

Marfat.com

قرآن حکیم کے سامنے پیش کرتے ہیں اُن کی دانست میں جس عمل و امر کی تائید کلام اللہ سے ہوتی ہے اُسی کو قبول کرتے اور اُس پر عمل کرتے ہیں۔

وُہ کسی فقیہہ و محدث کسی امام و شیخ اور کسی عالم و عارف کی رائے کو قرآن اور حدیث صحیح کے مقابلہ میں وقیع اور قابلِ توجہ نہیں سمجھتے۔ اصحاب طریقت سچے موحد مسلم حنیف اور پکے اہلِ سُنت والجماعت ہیں۔

اصحاب صُفّہ

حضرت ختم الانبیا ساری دُنیا کے انسانوں کی ہدایت کے لیئے مبعوث ہوئے تھے اس لئے دُنیا کے ہر گوشہ میں تبلیغ کی ضرورت تھی، دعوت کے لئے ایسے اشخاص موزوں ہوسکتے ہیں جو علم دین سے صحیح طور پر واقف ہوں اور عملی طور سے تعلیمات دین کا صحیح نمونہ ہوں، چنانچہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے مسجد نبوی سے متصل ایک وسیع دالان درس و عمل کے لئے مخصوص فرمایا اور چند وُہ لوگ منتخب فرمائے جن میں طلب صادق کے ساتھ ذوقِ سلیم بھی تھا، چنانچہ یہ جماعت درسِ قرآن کے ساتھ ساتھ اصلاحِ باطن میں مشغول ہوئی، جو لوگ قرآن مجید کو حفظ کر لیتے اور کتاب اللہ کے مطالب کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے پوری طرح سمجھ لیتے تھے اور مجاہدات و ریاضیات کے مراحل کو طے کر کے تعلیماتِ اسلام کا کامل نمونہ بن جاتے تھے اُن کو تبلیغ و دعوت کے لئے

Marfat.com

اطراف میں بھیج دیا جاتا تھا، یہ لوگ اصحابِ صُفّہ کہلاتے تھے، زمانۂ باسعادت میں چارسو اصحاب نے فراغت حاصل کی، سوائے کتاب اللہ کے کوئی درسی کتاب نہ تھی، خلفائے راشدین کے عہدِ خلافت میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا، پھر جب اسلام کی روشنی دوردراز ممالک میں پھیل گئی تو اصحابِ صفّہ کے تبعین نے اپنے اپنے ملکوں میں درس وعمل کے ادارے قائم کیے یہ سب لوگ اہلِ سنت والجماعت کہلاتے تھے اور ایک ہی طریقہ کے پیرو تھے۔

بعض لوگوں نے اہلِ سنت والجماعت کی کثرت اور داعیانِ اسلام کے فیوض وبرکات سے متاثر ہوکر اپنے ادارے جُداگانہ قائم کرلیے۔ اشراق وغیرہ سے اپنے مفید مطلب اعمال اخذ کرکے اور کچھ اپنی ذہانت سے خودساختہ اعمال وضع کرکے راہبانہ طریقہ اختیار کیا، پہلے یہ لوگ اخوان الصفا کے نام سے مشہور ہوئے پھر اُن میں آگے چل کر بہت شاخیں ہوگئیں اور ہر شاخ ایک سلسلہ اور ایک طریقہ بن گئی اور اخوان الصفا خاندانوں اور خانوادوں میں منقسم ہوگئے۔

رہبانیت

رہبانیۃ ابتدعوھا ماکتبنٰھا	لذات ونعمات سے کنارہ کشی کی بدعت
علیھم الّا ابتغاء رضوان اللہ	خود گھڑی کرلی ہم نے اُن کو اس کا حکم

Marfat.com

فما رعوها حق رعایتها فاتینا الذین امنوا منهم اجرهم وکثیر منهم فسقون

نہیں دیا تھا مگر انہوں نے رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے یہ راہ نکالی تھی پھر نباہ نہ سکے اُن میں سے جو لوگ سچے مومن تھے ان کو تو ہم نے اجر دیا اور زیادہ تعداد ان میں فاسق ہی ہیں۔

رہبانیت کی ابتدا یہود سے ہوئی ہے پھر نصرانیوں میں بھی پھیلی۔ رہبانیت کا مقصد نفس کشی ہے۔ اس کی تعلیمات میں ہر لذت اور ہر زینت کا ترک کرنا اولین فرض ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض اصحاب کرام نے درخواست کی تھی کہ ہم کو بھی راہبانہ طریقوں سے نفس کشی کرنے کی اجازت دی جائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی درخواست کرنے والے اصحاب کو منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ خود تمہارا تم پر حق ہے۔

ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکه

اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو

من حرم زینة الله التی اخرج لعباده والطیبت من الرزق۔

زینت وآرائش اور پاکیزہ نعمتیں جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں اُن کو حرام کس نے کیا؟

ترک حیوانات اور ترکِ لذات ونعمات تو ساحروں اور راہبوں کا طریقہ

Marfat.com

ہے جس کو بدعت وفسق کہا گیا ہے پس جو چیز بدعت ہو اور جس عمل کا مبنیٰ فسق ہو اُس سے سوائے ضلالت و گمراہی کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔

جو لوگ ذوق و طلب کی بنا پر اپنے اعمال کی اصلاح کے لئے مجاہدات کرتے ہیں اصحاب طریقت کہلاتے ہیں جب اپنے ظاہر و باطن کو اسلامی اخلاق سے آراستہ کر لیتے ہیں اور عقائد و اعمال میں تعلیماتِ قرآن کے مطابق اتباعِ سُنت نبوی کا صحیح نمونہ بن جاتے ہیں دعوت و تبلیغ اور ارشاد و ہدایت پر مامور ہوتے ہیں۔

Marfat.com

باب چہارم

رُوحانیت

علوم اسلامیہ دو قسم ہیں۔ علم الیقین اور عین الیقین۔ یعنی شریعت اور طریقت یا تزکیۂ ظاہر اور تصفیۂ باطن۔ دونوں کا ماحصل حق الیقین ہے یعنی تقرب الی اللہ۔

باطن کی اصلاح ظاہر کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی اس لئے شریعت اور طریقت لازم و ملزوم ہیں اور یہی التزام عرف عام میں "روحانیت" کے نام سے موسوم ہے۔

Marfat.com

اللہ جل جلالہٗ کی طرف سے دینِ اسلام ہی ہے جس کے مکلف روزِ اول سے جملہ بنی نوع انسان ہیں، شریعت کی تعلیمات تو عام ہیں مگر طریقت کے لئے ذوقِ سلیم اور طلب صادق شرط ہے، اس لئے ہر شخص مکلف نہیں ہے۔ روحانیت کے شائقین ہر زمانہ میں رہے ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے متبعین کو جن میں صلاحیت و استعداد ہوتی تھی روحانیت کی تعلیم دیتے رہے ہیں۔

زمانۂ سلف میں جن لوگوں تک انبیا کی دعوت نہ پہنچ سکی اُن میں سے جو اہلِ ذوق و طلب تھے اُنہوں نے اپنی ذہانت سے حصول روحانیت کے طریقے وضع کئے اور خود ساختہ ریاضات سے اپنے باطن کو سنوارا چنانچہ حکماً کا وہ گروہ جو اشراقین کہلاتا تھا روحانیئین میں سے تھا، افلاطونِ الٰہی اور سقراطؔ زاہد حکماء اشراقین میں بڑے پایہ کے محقق اور علمبردارِ روحانیت تھے، مگر اس گروہ کی روحانیت کو اسلامی روحانیت سے کوئی تعلق نہ تھا۔

دوسری صدی ہجری میں جب حکما کی دریافت و تحقیقات سے ذی علم مسلمان واقف ہوئے تو انہوں نے اِن علوم کو اپنے اور مسلمانوں کے حق میں مفید خیال کرکے اسلامی سانچے میں ڈھالنا شروع کردیا۔

حکما کے دو بڑے گروہ قرار دیئے گئے ایک مشائین اور دوسرے اشراقین، بعض علماء نے مشائین کا چربہ اتارا اور اسلامی معتقدات کو عقلی

Marfat.com

استدلال سے ثابت کرنے کا نہج پیدا کیا، علم کلام اسی کا نتیجہ ہے۔

بعض صاحب ذوق علماء نے اشراقیین کی پیروی کی اور اسلامی اعمال کو اشراقی اصول پر ترتیب دیا، تصوّف اسی کا ثمرہ ہے۔

جب علم کلام اور تصوّف کے اصول مرتب ہو گئے تو یہ ایک مکمل علم تصوّر کیا جانے لگا اور دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ نظریات کو اصول اور عملیات کو وصول سے موسوم کیا گیا۔

ماہرین علم الاصول نے نظریات کا تصوّف نام رکھا جس کا موضوع وجودِ مطلق ہے اور اس میں مراتب ستہ کی بحث ہوتی ہے اور عملیات کو سلوک کہتے ہیں جس کا موضوع افعال مکلفین من حیث الایصال ہے۔

سلوک کے طریقے بکثرت ہیں، ہر ایک کی تعلیمات جداگانہ ہیں۔ ان تعلیمات کی ابتدا تو اشراق سے ہوئی ہے مگر اور بھی اِدھر اُدھر کے اعمال وقتاً فوقتاً داخل سلوک ہوتے رہے ہیں۔ طریقت اسلامیہ سے ان طریقوں کو تعلق نہیں ہے۔ اگرچہ صوفیوں نے تصوّف اور سلوک کے جملہ طرق کو قرآن و حدیث سے ثابت کرنے کی کوشش بلیغ کی ہے اور اسی کوشش کا نتیجہ ہے کہ اس کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی

صوفیا کی تین قسمیں ہیں :-

اصحاب اصول، اصحاب وصول، اصحاب فضول۔

Marfat.com

(۱) اصحاب اصول تو وہ لوگ ہیں جو تصوّف کے مباحث علمیہ میں بہت غلو رکھتے ہیں، بیشمار اصطلاحیں، بے معنی محاورے اور بعید از قیاس استعارے وضع کر لئے ہیں۔ اس گروہ کو تصوّف سے صرف کتابی تعلق ہوتا ہے محض عقلی طبع آزمائیوں کی سعی لاحاصل میں گرفتار ہیں۔

(۲) اصحاب وصول وہ لوگ ہیں جو اعمال و اشغال میں لگے رہتے ہیں وساوس کو واردات، تخیلات کو تجلیات اور خوابوں کو مکاشفات گمان کرتے ہیں، مظنونات کو القا اور اضغاث احلام کو الہام جانتے ہیں اور مریدوں کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ اس گروہ نے جملہ ادیان و مذاہب کی وہ چیزیں جو روحانیت سے تعلق رکھتی ہیں اپنے طریقہ میں جمع کر لی ہیں۔ اس طبقہ کے بعض فرقوں نے اشراق، یوگ، رہبانیت کے ساتھ سحر و طلسمات کو بھی اپنایا ہے۔

(۳) اصحاب فضول وہ لوگ ہیں جنہیں تصوّف و سلوک کی ہوا بھی نہیں لگی، دنیا کمانے کی غرض سے یا پیرزادگی کی شان کے نباہ کی خاطر صوفیانہ وضع قطع اختیار کر لیتے ہیں۔ ان میں بکثرت وہ لوگ ہوتے ہیں جو زندگی کے ہر شعبہ میں ناکامیابیوں کے طمانچے کھا کھا کر کوچۂ فقر میں آکر پناہ لیتے ہیں اور اس روپ کو ذریعہ معاش بناتے ہیں۔ ان لوگوں کو عبادات و ریاضت سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا نہ مشاہدات و مجاہدات سے علاقہ، ان کا دار و مدار چند

Marfat.com

شجرے، چند مصطلحات صوفیہ، چند تعویذ گنڈے، چند وظیفے حاضرات و دست غیب، چند عملیات تسخیر و حب و بغض چند فالنامے اور چند شبدوں پر ہے۔

ان اصحاب فضول کی گرم بازاری نے بے چارے اصحاب اصول اور اصحاب وصول کی دکانیں سرد کردی ہیں ان لوگوں نے وہ وہ عجیب ترکیبیں مخلوق کو پھانسنے کی نکالی ہیں کہ حیرت ہوتی ہے پڑھے لکھے لوگوں تک کو اپنے جال میں پھانس لیتے ہیں۔

ان لوگوں نے قوائے عملیہ کے تعطل کا نام توکل رکھا ہے۔ خیرات و صدقات کو فتوح کہتے ہیں۔ عقائد متزلزل و متذبذب، اخلاق تباہ و خراب، معاملات پراگندہ اور حالات ناگفتہ بہ، اس پر کوئی تو ولایت کا دعوے دار ہے کوئی غوثیت کا، کوئی قطب ہے، کوئی ابدال ہے، کوتوال سے لے کر بادشاہ تک کے اختیارات ان کو حاصل ہیں۔

صوفیوں کے مذکورہ تینوں طبقے اور اُن کے ذیلی فرقوں کی تمام شاخیں ارواح مردگان سے فیض رسانی کے قائل ہیں اور حکمائے یونان کی تحقیقات، یوگیان ہند کے معمولات، راہبانہ تعلیمات، اور خود ساختہ طریقوں کے معتقد و پیرو ہیں، حصولِ فیض کے لئے ارواح سے ارتباط کے مشاغل و اعمال جُداگانہ ہیں، اصحاب اصول کسی قدر محتاط ہیں اور شرک جلی سے بچتے ہیں صرف شرک خفی پر اکتفا کرتے ہیں، اصحاب وصول شرک جلی سے بھی نہیں چوکتے بلکہ اپنے

Marfat.com

مشرکانہ عقائد اور بدعانہ اعمال کو قرآن وحدیث سے تاویلات کر کے صحیح ثابت کرتے ہیں۔ رہے اصحاب فضول، یہ لوگ تو اعلانیہ بُت پرستوں اور پجاریوں کی نقل کرتے ہیں، ان لوگوں نے شرک و بدعت اور فسق و الحاد کی ہر قسم کو ہر ممکن اضافہ کے ساتھ اختیار کر رکھا ہے اور تصوف کی روح رواں ان ہی خرافات کو قرار دے رکھا ہے، اسلام نے جس چیز کو طاغوتیت کہا ہے۔ یہ لوگ اُس کو روحانیت کہتے ہیں۔

طریقت

اسلام کی سچی پیروی جس میں شرک و بدعت اور کفر و الحاد کا کوئی شائبہ بھی نہ ہو طریقت ہے، شریعت اور طریقت میں عام و خاص کی نسبت ہے طریقت میں ہر قسم کا شر اور ہر طرح کی بدی فسق ہے۔ روحانیت کا مفہوم ہے خیرِ مجسم ہو جانا۔

جب کوئی شخص برائیوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے تو روحانیت کے لطائف منکشف ہوتے ہیں، نادیدہ ہستیاں مانوس ہوتی ہیں اور باطنی قوتیں اُبھر آتے ہیں اور شرافتِ انسانی کا راز کھل جاتا ہے۔

انسان میں جو باطنی قوی قدرت نے ودیعت فرماتے ہیں وُہ نیکی سے اُبھرتے ہیں، نیکی ایک بہت بڑا مجاہدہ ہے، انسان کا قلب ایک آئینہ ہے

Marfat.com

جو بدی سے مکدّر اور نیکی سے مصفیٰ ہو جاتا ہے۔

باطنی قویٰ کچھ دل سے تعلق رکھتے ہیں کچھ دماغ سے تعلق رکھتے ہیں، قوائے قلبی نیکی سے اُبھرتے ہیں اور قوائے دماغی قدرت کی بخشائشوں پر غور وفکر کرنے سے روشن ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص صرف غور وفکر سے کام لے تو دماغ کے دریچے کھل جائیں گے اور کوئی نئی چیز ظہور میں آئے گی خواہ از قسم اشیاء وآلات یا از قسم مسائل وفنون۔

اگر کوئی شخص صرف نیکی یعنی کارہائے خیر ہی کرتا رہے تو ضبط واستقلال کے وصف کے ساتھ ایک سرور وشادمانی پیدا ہوگی۔ اگر کوئی شخص خیر وفکر دونوں کو اپنا معمول بنائے اور اُس کے اسلام میں کوئی خامی نہ ہو تو اُسے وہ نعمتیں حاصل ہوتی ہیں اور وہ چیزیں میسر ہوتی ہیں جو اس راہ کے مسافروں کے لئے مخصوص ہیں۔

روحانیت کی غرض وغایت اور تمام عبادات وریاضات کا ماحصل معرفتِ الٰہی اور تقرب الی اللہ ہے جس شخص کے دل میں شرک وبدعت کی خفیف سی جھلک بھی ہوگی یا کفر والحاد کا شائبہ بھی ہوگا وہ کبھی منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتا، اس لئے ضروری ہے کہ وہ حقیقتیں بیان کر دی جائیں جن پر شرک والحاد کی شناخت مبنی ہے:۔

(۱) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کافروں کا مقابلہ کیا تھا وہ

Marfat.com

اللہ کے قائل تھے اور اقرار کرتے تھے کہ وہی خالق، رازق اور مدبّر ہے مگر یہ اقرار ان کو زمرۂ اسلام میں داخل نہیں کرتا تھا۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ط فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ج فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ٥

پوچھو کہ تم کو آسمان اور زمین سے کون روزی دیتا ہے، کان اور آنکھ کس کے قبضہ میں ہیں، کون مردہ سے زندہ اور زندہ سے مردہ نکالتا ہے اور کون دنیا کا انتظام چلاتا ہے تو بے تامل کہیں گے کہ اللہ، کہو کیا تم اس اللہ سے نہیں ڈرتے؟

(۲) کفار عرب اولیاء کی پرستش کو قرب الٰہی اور شفاعت کا ذریعہ تصور کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اولیاء کی بندگی سے اللہ ملتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ط اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۵ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ط

جو لوگ اللہ کے سوا اور ولیوں کو مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس لئے ان کی نیاز کرتے ہیں کہ اللہ کے قریب ہم کو پہنچا دیں گے، اللہ ان کے اس اختلاف کا فیصلہ کرے گا۔ اللہ ایسے جھوٹے منکر کو نیک راہ نہیں دکھاتا۔

Marfat.com

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ط قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ٥

بعض لوگ اللہ کے سوا ایسوں کی نیاز کرتے ہیں جو انہیں نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع اور کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں کہو کیا تم اللہ کو آگاہ کرتے ہو۔ کیا اس کو زمین و آسمان کی خبر نہیں ؟ اللہ ان لوگوں کے ایسے مشرکانہ اعتقاد سے پاک و برتر ہے۔

(۲) اگلے زمانہ کے مشرکین کا یہ طریقہ تھا کہ وہ راحت اور کشادگی میں اللہ کے سوا اوروں کی بندگی کرتے تھے مگر مصیبت اور تنگی میں صرف اللہ کو یاد کرتے تھے اور اسی سے امداد طلب کرتے تھے۔

وَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ط

جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو سچے دل سے اللہ کو یاد کرتے ہیں پھر جب بسلامت کنارے پہنچ جاتے ہیں تو شرک کرنے لگتے ہیں۔

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ

اللہ تم کو یہ کبھی حکم نہ دے گا کہ تم فرشتوں اور پیغمبروں کو قابلِ پرستش

Marfat.com

بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ ﴿ ﴾ و بندگی مانو، کیا مسلمان ہونے کے بعد وہ تمہیں کفر کرنے کو کہے گا؟

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ ط وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ط

انسانوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو دوسری ہستیوں کو اللہ کا ہم پلہ بنا لیتے ہیں، وہ اُنہیں اس طرح چاہنے لگتے ہیں جس طرح کہ اللہ کو چاہنا ہوتا ہے۔ حالانکہ جو لوگ ایمان والے ہیں اُن کی تو زیادہ سے زیادہ محبت صرف اللہ ہی کے لئے ہوتی ہے۔

مذکورہ حقیقتوں کو ذہن نشین کر کے اپنے اعتقادات کی تصحیح کرنی چاہیئے

طاغوتیت

طاغوتیت سے مراد قبر پرستی ہے، قبر پرستی کا بہت پرانے زمانوں سے وجود چلا آتا ہے اور تمام گذشتہ اُمتوں میں اس طاغوتی عقیدہ کے لوگ موجود رہے ہیں۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ

ہم نے ہر ایک اُمت میں رسول بھیجا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور قبر پرستی سے باز رہو

Marfat.com

قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

گمراہی سے ہدایت الگ ظاہر ہو چکی، پس جو کوئی قبر پرستی سے تنفّر کے ساتھ دُور بھاگے اور اللہ وحدہ لاشریک لہٗ پہ ہی ایمان رکھے تو گویا اُس نے ایک مضبوط رسی تھام لی جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں ہے۔ اللہ ہی ہر فریاد کو سُنتا ہے اس کے سوا کوئی اور فریاد کا سننے والا نہیں اور اللہ ہی دلوں کے سب ارادے جانتا ہے، کوئی دوسرا دلوں کا حال جاننے والا نہیں۔

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ

تم مرے لوگوں کو اپنی پکار نہیں سُنا سکتے اور تم مردوں کو پکارو تو وُہ تمہاری پکار نہیں سُنتے نہ تمہاری دُعا قبول کر سکتے قیامت کے دن وُہ تمہارے اس مشرکانہ فعل پر نفرت کا اظہار کریں گے:

وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ

جو قبروں میں ہیں وُہ تمہاری کوئی بات نہیں سن سکتے۔

لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا

ماسوا اللہ کو نہ پکارو

Marfat.com

یَنْفَعُهُمْ وَلَا یَضُرُّهُمْ اَلَیْسَ اللّٰهُ	جو تمہارا نفع و نقصان کچھ نہیں کر سکتے
بِکَافٍ عَبْدَهٗ ط وَیُخَوِّفُوْنَکَ	کیا اللہ اپنے بندوں کو کافی نہیں اور یہ
بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ط وَمَنْ یُّضْلِلِ	گمراہ لوگ، تم کو ماسویٰ اللہ سے ڈراتے ہیں
اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ع اَفَغَیْرَ	(تاکہ تم بھی ارواح مردگان سے خوفزدہ
اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ط	ہو کر مثل ان گمراہوں کے قبر پرست ہو جاؤ)
	جس کو اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی ہادی
	نہیں (جیسا کہ ان طاغوتی لوگوں کا حال
	ہے) کیا تم ماسویٰ اللہ سے ڈرتے ہو؟

تم ہرگز ان طاغوتی لوگوں کی باتوں پر توجہ نہ کرو۔

یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	یہ تو ماسوا اللہ کی عبادت کرتے ہیں
هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ	اور کہتے ہیں کہ یہ ارواح مردگان اللہ
	کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں۔
لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیٌّ وَّلَا	حالانکہ اللہ کے سوا کوئی حامی نہیں نہ
شَفِیْعٌ	کوئی سفارشی ہے۔
مَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ	اللہ کے سوا کوئی معین و مددگار نہیں
فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا	پس جو چاہے اپنے پروردگار کی راہ اختیار
	کرے کہ یہی سیدھی راہ ہے۔

Marfat.com

قبر پرستی کا اعتقاد کفر ہے جو لوگ اس عقیدے کو دوست رکھتے ہیں ان کو یہ عقیدہ ایمان کی روشنی سے نکال کر کفر کی تاریکیوں میں ڈالتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓؤُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ط

قبروں اور مزاروں پر چلہ کش ہونا، منتیں ماننا، چڑھاوے چڑھانا یا اور اسی طرح کی حرکات کرنا سب کفر ہے اور اہلِ قبور کو حاجت روا سمجھنا شرک ہے۔ قبروں پر نذر و نیاز کرنا بدعت ہے۔ یہ کہنا کہ ہم تو محض تعظیم کرتے ہیں تاویل اور حیلہ ہے، کفارِ عرب اور دیگر امتوں کے قبر پرست بھی ایسی ہی تاویلیں اور حیلے کیا کرتے تھے۔

قبروں پر مراقبے کرنا، وظیفے پڑھنا اور مشق تصورات کرنا سراسر ضلالت و گمراہی ہے اور یہ کہنا کہ ہم کو مکاشفات ہوتے ہیں اور انوار نظر آتے ہیں اور کیفیات پیدا ہوتی ہیں یہ سب محض ڈھونگ ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ سرنگوں بیٹھنے سے خون کی گردش و روانی میں ایک غیر معمولی حرکت ہوتی ہے جس سے ابخرات آنکھوں کے پردوں میں آکر کبھی روشنی کبھی دھواں دھار اندھیرا پیدا کر دیتے ہیں ان بخارات کا نام صوفیہ کی اصطلاح میں کیفیات اور عوام کی اصطلاح میں فیوض و برکات ہے۔ ان بخارات میں کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ واہمہ و متخیلہ اشکال و صور پیدا کر دیتا ہے یا کبھی شیطان

Marfat.com

تصرّف کرکے کوئی جلوہ دکھا دیتا ہے۔ کشف اسی کا نام ہے طاغوتی مکاشفات کی حقیقت بس اسی قدر ہے جو بیان کی گئی،

حیاتِ شہدا

عام عقیدہ ہے کہ شہید زندہ ہیں اور کھاتے پیتے ہیں اور جو کچھ نذر و نیاز میں کھانا پینا پیش کیا جاتا ہے وہ اُن تک پہنچتا ہے۔

صرف جہاد فی سبیل اللہ میں جو لوگ شہید ہوئے اُن کی نسبت ارشاد ہے کہ اللہ کے حضور میں زندہ ہیں اور رزق پاتے ہیں

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْن

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے اُن کو مُردہ نہ سمجھو بلکہ وُہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق پاتے ہیں۔

کتاب ابو داؤد میں حدیث ابنِ عباسؓ ہے:۔

جو لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مارے گئے اُن کی روحیں سبز پرندوں کے جوف میں زیرِ عرش سُنہری قندیلوں میں ہیں اور نعمائے جنت سے انہیں رزق ملتا ہے۔

قرآن مجید اور احادیثِ صحیحہ سے بس اسی قدر معلوم ہوتا ہے کہ شہدا زندہ ہیں سبز پرندوں کے جوف میں سنہری قندیلوں میں زیرِ عرش ہیں اور نعمائے جنت

Marfat.com

سے رزق ملتا ہے

یہ بات تو کہیں سے بھی ثابت نہیں ہوتی کہ وُہ مثل ہمارے زندہ ہیں اور اپنی قبروں میں موجود ہیں اور نذر نیاز کا کھانا پینا مثل ہمارے کھاتے پیتے ہیں اور نذر نیاز کرنے والوں کو فیض پہنچاتے ہیں، اُن کی فریادیں سُنتے ہیں، اُن کی حاجت براری کرتے ہیں اور اگر زیادہ خوش ہوتے تو اپنے پرستاروں سے ملاقات بھی کرتے ہیں۔

ارواح سے فیض رسانی کا عقیدہ غیر اسلامی ہے جو اطرافِ عالم کے نو مُسلم اپنے ساتھ لائے ہیں یہ عقیدہ شرک جلی ہے۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَھُمْ عَنْ دُعَائِھِمْ غَافِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ کَانُوْا لَھُمْ اَعْدَاءً وَّکَانُوْا بِعِبَادَتِھِمْ کَافِرِیْنَ ۝	اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو اللہ کے سوا اُن کو فریاد رس جانتا ہے جو قیامت تک بھی اُس کی فریاد نہیں سُن سکتے اور وُہ فریاد خواہوں سے بے خبر ہیں اور جب لوگ اُٹھائے جائیں گے تو وُہ ان فریاد خواہوں کے دُشمن ہو جائیں گے اور اُن کی نذر و نیاز سے انکار کریں گے۔

وُہ سب مرنے والے جو اس دُنیا کی ظاہری زندگی ختم کر چکے اگر شہید ہیں

Marfat.com

تو اپنے رب کی حضور میں حاضر ہیں اور حیاتِ جاودانی حاصل کر چکے اور اگر غیر شہید ہیں تو برزخ میں ہیں۔

ہماری نذر و نیاز، ہمارے مراقبات اور وظیفہ خوانی سے بے خبر ہیں، نہ تو ہماری فریاد سُن سکتے ہیں، نہ فریاد رسی کر سکتے ہیں۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ۝	کہدو کہ جن کو تم نے اللہ کے سوا فریادرس اور فیض رسان مان رکھا ہے اُن کو پکارو، وُہ نہ تو تمھاری مصیبت کو دُور کر سکیں گے نہ ٹال سکیں گے۔

جب آیاتِ کلام اللہ سے صاف صاف ثابت ہو رہا ہے کہ ارواحِ مُردگان خواہ وُہ شہید ہوں یا غیر شہید نہ تو ہماری فریاد سُن سکتے نہ ہماری حاجت برآری کر سکتے نہ ہمارے حال سے آگاہ و خبردار ہو سکتے نہ ہمیں کوئی فیض پہنچا سکتے تو پھر ہمارے وُہ سب اعمال و افعال جن کو ہم نے روحانیت کا لقب دے رکھا ہے محض طاغوتیت اور کھلا ہوا شرک ہیں۔

حاجت روا، مشکل کشا اور فریاد کا سُننے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں۔

ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا۔	اللہ کے سوا جن کو تم حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر پکارتے ہو وُہ تمھاری تکلیف دور کرنے یا اُس میں تخفیف

کرنے کا اختیار ہی نہیں رکھتے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمۡثَالُکُمۡ فَادۡعُوۡھُمۡ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لَکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ

اللہ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تم ہی جیسے بندے ہیں اگر تم سچے ہو تو اُن کو پکارو اور وہ تمہاری دُعا قبول کریں۔

وَالَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ لَا یَخۡلُقُوۡنَ شَیۡئًا وَّھُمۡ یُخۡلَقُوۡنَ اَمۡوَاتٌ غَیۡرُ اَحۡیَآءٍ وَمَا یَشۡعُرُوۡنَ اَیَّانَ یُبۡعَثُوۡنَ۔

جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو کسی چیز کے بھی خالق نہیں خود مخلوق ہیں مُردہ ہیں زندہ نہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ کب اُٹھائے جائیں گے۔

عُرس

ماسوی اللہ کی پرستش کا ذوق کچھ ایسی لذّت کے ساتھ شیطان نے قلوب میں القاء کیا کہ اچھے اچھے متشرع لوگ بھی کسی نہ کسی طرح شخص پرستی کے جذبہ کے گرویدہ ہیں۔ چنانچہ مزارات اولیاء اللہ سے فیض رسانی اور قبور بزرگان پر نیاز و فاتحہ خوانی۔ کی برکات کے قصّے بڑی مسرّت و دلچسپی کے ساتھ بیان کئے جاتے ہیں اور بار بار قسم قسم کے استفسارات سے قبر پرستی کے جواز کی راہیں تلاش کی جاتی ہیں بعض سنجیدہ اور دیندار طبائع تو مدّلل جواب سے مطمئن

ہو جاتی ہیں مگر بعض قلوب کی تسلی نہیں ہوتی ۔ سب سے زیادہ تقاریبِ عرس کی افادیت و برکت پر زور دیا جاتا ہے اور اس رسم کی خصوصیت و اہمیت پر بڑے شد و مد سے روشنی ڈالی جاتی ہے بعض شائقینِ طریقت بھی تقاریبِ عرس کی گرما گرمی دیکھ کر اس کو روحانیت کے لوازمات سے متعلق چیز سمجھتے ہیں ۔

اسلاف کی محبت ، اُن کی عظمت ، اُن کے تذکرے ، اُن کے کارنامے اُن کے وصایا نصائح ہمارے لئے مشعلِ راہ ہو سکتے ہیں ، بزرگوں کی یاد تازہ رکھنے کے لئے اُن کی کوئی یادگار قائم کرنا بھی چنداں بُرا نہیں ہے مگر اُن کی ارواح کو زندہ اور اپنی قبور میں موجود و حاضر یقین کر کے حصولِ فیض اور حاجت برآری و مشکل کشائی کے لئے مشرکانہ و ملحدانہ رسوم اختیار کرنا نہ صرف کفرِ صریح ہے بلکہ دین کے ساتھ دنیاوی زندگی کی بھی تباہی کا باعث ہے ۔

شائقینِ طریقت کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین رکھنی چاہئیے کہ غیر اللہ کی پرستاری خواہ وہ کسی شکل میں ہو انسان کو دنی الطبع ، پست ہمت ، سست و کاہل اور ناکارہ بنا دیتی ہے ۔ خود اعتمادی ، اولوالعزمی ، جذبۂ ایثار و قربانی اور جوہرِ شجاعت مفقود ہو جاتے ہیں ۔ ایک خوفزدہ حیوان کی سی حالت ہو جاتی ہے اور ایک مُردنی سی چھائی رہتی ہے ۔

مسلمان جب تک ایک وحدہٗ لاشریک حی القیوم ذات کے پرستار رہے

Marfat.com

زندگی اُن پر لہراتی رہی اور زندگی کی جولانیاں منڈلاتی رہیں، جب مسلمان نے اُس زندہ وقائم ہستی کو چھوڑ کر مُردوں سے پرستش کا رشتہ جوڑا تو مُردنی چھانے لگی اور آج پوری قوم پر موت کی گھٹائیں منڈلا رہی ہیں اگر اب بھی ہوش نہ آیا تو موجودہ مسلم قوم کا مردہ ہو جانا کچھ بعید نہیں، کیونکہ مُردہ پرست قومیں ایک دن خود مُردہ ہو جاتی ہیں۔

اسلام تو جب سے انسان وجود میں آیا موجود ہے اور جب تک انسان کی نسل دُنیا میں باقی ہے اسلام موجود رہے گا کیونکہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور زندگی بخش ہستی کا پسندیدہ ہے۔

ان الدین عند اللہ الاسلام — بے شک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ — جو کوئی اسلام کی تعلیمات کے خلاف دوسرے طریقوں کو اختیار کرے تو وہ مقبول نہیں۔

آج مسلمان قوم تقریباً دُنیا کے ہر حصہ میں ادبار و تنزل، ذلت و نکبت، اور پستی کی انتہائی بھیانک تاریکیوں میں پھنسی ہوئی ہے باوجود پیہم عذابوں کے مُردہ پرستی سے باز نہیں آتی بلکہ اپنی نجات کا باعث ہی مُردہ پرستی کو سمجھتی ہے اس لیئے موجودہ قوم کے اب کچھ زیادہ عرصہ تک زندہ رہنے کا امکان معلوم نہیں ہوتا

Marfat.com

أَن يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ — شاید کہ ان کی موت قریب آگئی ہے

أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝ — کیا نہیں دیکھتے کہ ہر سال ایک یا دو بار آفت میں پڑتے ہیں پھر بھی نہ توبہ کرتے ہیں نہ سبق حاصل کرتے۔

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّن لَّكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِم مِّدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۝ — کیا نہیں دیکھتے کہ ہم پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں ہم نے انہیں وہ شوکت عطا کی تھی جو تمہیں نصیب نہیں ہم اُن کے کھیتوں پر موسلا دھار بارشیں برساتے تھے اور اُن کے لئے صاف شفاف پانی کی نہریں بہتی تھیں جب اُنھوں نے گمرہی اختیار کی تو ہم نے اُنہیں ہلاک کر دیا اور اُن کا وارث دوسری قوم کو بنا دیا۔

وہ مقدس کلام جس نے عرب کی کایا پلٹ کر دی تھی جسے سُن کر ہر شخص متاثر ہو جاتا تھا آج اُسی پاک کلام کی آیات پیش کی جاتی ہیں مگر کوئی ٹس سے مس نہیں ہوتا اس کا کیا سبب ہے؟

اس کا سبب یہ ہے کہ جو لوگ کلامِ الٰہی سے متاثر ہوتے تھے اُن میں

Marfat.com

زندگی کے آثار باقی تھے، جن لوگوں میں زندگی کے آثار باقی نہ رہے تھے۔ وہ زمانۂ باسعادت میں بھی متاثر نہ ہوئے اور ہلاک ہو گئے۔

آج قرآن کو ماننے والے خود قرآن کو بالائے طاق رکھے ہوئے ہیں۔ اگر اُن کے سامنے آیاتِ قرآنی پیش کرو تو متاثر نہیں ہوتے بلکہ قرآن حکیم کے مقابلہ میں وہ من گھڑت اقوال جو مشہور بزرگوں کی طرف منسوب کر رکھے ہیں۔ قبر پرستی کے جواز کے لئے پیش کرتے ہیں اور ساتھ ہی مقبروں اور روحوں سے فیض رسی کے چند فرضی قصے بھی بڑے شد و مد سے بیان کر ڈالتے ہیں۔ ان لوگوں میں بھی زندگی کے آثار ختم ہو چکے ہیں۔

وَالذِیْنَ اتخذُوا مِنْ دُونہ اَولیاءَ ما نعبدُھُمْ الا لیقربونا الی اللہ زلفی۔

جو لوگ اولیاء کے پجاری ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اولیا کے پرستار اس لئے ہیں کہ یہ ہم کو اللہ تک پہنچا دیں گے۔

وَاذا قیل لھُمُ اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بَل نطبع ما اَلفینا علیہ اٰباءنا اولو کان اٰباءھم لا یعقلون شیًا ولا یھتدون۔

اور جب اُن سے کہو کہ جو کچھ اللہ نے حکم دیا ہے اُس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں نہیں بلکہ ہم تو اُس کی پیروی کریں گے جس پر عمل کرتے ہم نے اپنے باپ دادا کو دیکھا ہے، چاہے اُن کے باپ دادا کچھ بھی نہ جانتے ہوں اور نہ ہدایت یافتہ

ہوں۔

ان الذین کفروا بعد ایمانھم ثم ازدادوا کفرا لن تقبل توبتھم

جو لوگ ایمان لانے کے بعد کفر کریں اور کفر میں بڑھتے جائیں اللہ اُن کی توبہ قبول نہیں کرے گا۔

جن لوگوں میں زندگی کے کچھ آثار باقی ہیں اگر وہ چاہیں تو کلام الٰہی اور ارشادات نبوی سے ہدایت حاصل کرسکتے ہیں۔

زمانۂ باسعادت میں عرس کی رسم نہیں تھی، خلفائے راشدین، تابعین اور تبع تابعین کے بھی بہت عرصہ دراز تک اس رسم کا رواج نہیں تھا

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے چند روز قبل ارشاد فرمایا کہ جب کوئی نبی مرجاتا ہے تو لوگ اُس کے مقبرہ کو عبادت گاہ بنالیتے ہیں۔ قیامت کے دن یہ لوگ اللہ کی حضور میں بدترین حالت میں پیش ہوں گے۔ حالت مرض میں بار بار اس کا اعادہ فرماتے تھے چنانچہ عین کرب کی شدت میں بھی جب کبھی چادر مُنہ پر ڈال لیتے تھے اور کبھی اُلٹ دیتے تھے جو چیز سب سے زیادہ پیشِ نظر تھی، یہی تھی اور زبانِ مبارک سے جو الفاظ بار بار نکلتے تھے یہی تھے:۔

"اُن پر اللہ کی لعنت ہو جنھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا"۔

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا رتبہ جملہ بنی نوع انسان سے افضل واشرف

Marfat.com

مسلّم ہے۔ جب انبیا کی قبور کو عبادت گاہ بنانے والوں پر لعنت بھیجی گئی تو دیگر بزرگوں کی قبور کو درگاہ کا لقب دے کر عبادات و مراقبات کا مرکز بنانے والوں کی نسبت کیا کہا جائیگا؟ اور جب انبیا جیسی جلیل القدر ہستیوں کے مقابر پر عبادت کرنے والے قیامت کے دن اللہ کے حضور میں بدترین حالت میں پیش ہوں گے تو پھر یہ لاکھوں قبور بزرگان پر چڑھاوے چڑھانے والے اور منتیں ماننے والے اور وظیفے پڑھنے والے اور طبلے کی تھاپ پر تھرکنے والے کس حالت میں پیش ہوں گے؟

ایک موقع پر حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا:۔

"جب کوئی نبی مبعوث ہوتا ہے تو کچھ لوگ اُس پر ایمان لاتے اور اُس کی اتباع کرتے ہیں۔ پھر اُن کے بعد ایسی نسلیں آتی ہیں جو وُہ کام کرتی ہیں جن کا اُنھیں حکم نہیں دیا گیا۔"

اکثر خطبات میں یہ ارشاد ہوتا تھا:۔

"بہترین بات اللہ کا کلام ہے اور بدترین امور نئی باتیں ہیں اور ہر نئی بات گمراہی ہے۔"

ایک موقع پر مجمع میں ارشاد ہوا:۔

"بنی اسرائیل کا کام عمدہ طریق پر چل رہا تھا پھر جب جہاد کے

Marfat.com

قیدیوں کی اولاد اُن میں بہت پھیل گئی تو اُنہوں نے جو باتیں اُن قیدیوں کے دین میں تھیں اُن پر قیاس کر کے اُن چیزوں کو وضع کرنا شروع کر دیا جو خود اپنے دین میں نہ تھیں پس خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔

تم لوگ بھی اگلوں کی روش پر ضرور چلو گے۔

چنانچہ حسب الارشاد ایسا ہی ہوا کہ چند صدیاں گذرنے کے بعد مسلمانوں نے دیگر ادیان و مذاہب سے اخذ کر کے وہ چیزیں اپنے طریقہ میں داخل و شامل کر لیں جن کا اسلام سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں انھیں محدثات و بدعات میں سے ایک عرس بھی ہے۔ اب چونکہ یہ رسم رائج ہی ہو چکی ہے اور اس تقریب کو دھوم دھام سے منایا بھی جاتا ہے اس لئے اس کا مسدود ہونا تو بظاہر کچھ محال سا معلوم ہوتا ہے البتہ اگر غیر معمولی سعی سے کام لیا جائے تو اس کی اصلاح ہو کر یہ ایک مفید چیز بن سکتی ہے۔ بجائے طبلہ سارنگی کے مجالس کے صرف محافل وعظ منعقد کی جائیں جن میں واعظین و مبلغین کو مدعو کیا جائے اور مواعظہ حسنہ لوگوں کو سنائے جائیں، موثر و دلنشین پیرائے میں حق پرستی کا جذبہ بڑھایا جائے اور رفتہ رفتہ مشرکانہ رسوم کی اصلاح کی جائے جیسے غسل قبر کی رسم، غلافِ قبر کی رسم، صندل کی رسم، طواف و سجدہ کی رسم، حلقہ کی رسم اور اسی طرح کی چھوٹی بڑی مشرکانہ رسمیں ترک کر دی جائیں، چونکہ ان رسوم سے آمدنی

Marfat.com

خوب ہوتی ہے اس لئے سجادہ نشین اور مجاورین ان رسموں کو بہت ہی مشکل سے چھوڑیں گے۔

اگر سربرآوردہ اور معتقدہ لوگوں کی مساعی سے ایک ایسا ادارہ قائم ہو جائے۔ جو سارے ملک کی اُن تمام درگاہوں کو جہاں تقاریبِ عُرس منائی جاتی ہیں۔ اپنی نگرانی میں لے لے تو پھر شرک و بدعت اور فسق والحاد کی ہمہ گیری اور اُس کے عذاب سے سادہ لوحوں کو بچایا جا سکتا ہے اور ہر اصلاح ہو سکتی ہے۔

توحید

دین کی بنیاد اور ایمان کی اساس توحید ہی ہے یعنی ۔ لاشریک معبود کو اپنا رب ماننا۔

قال اللہ لا تتخذوا الھین اثنین — اللہ نے فرمایا ہے کہ دو معبود نہ بناؤ

انما ھو الہ واحد — اللہ تو یکتا و اکیلا ہی ہے۔

وھو الذی فی السماء الہ وفی — اور وہی ہے جو آسمان میں بھی معبود ہے

الارض الہ — اور زمین میں بھی معبود ہے۔

اگر تم نے عابدانہ عجز و نیاز کے ساتھ کسی دوسری ہستی کے سامنے سر جھکایا تو تم بھی اُن میں سے ہو جاؤ گے جو اللہ پہ ایمان ظاہر کرتے ہیں اور شرک بھی کرتے جاتے ہیں، تمام عبادات و اعمال صرف اللہ تبارک تعالیٰ ہی کے لئے ہونے چاہئیں

اگر تم نے اپنی دعاؤں اور عبادتوں میں کسی دوسری ہستی کو خواہ وہ نبی ہو یا ولی شریک کر دیا جیسا کہ اہلِ سلوک و تصوف کا طریقہ ہے تو گویا تم نے توحید کا اعتقاد درہم و برہم کر دیا اور تم اتقا کے دائرہ سے نکل گئے۔

اُس کی الوہیت و ربوبیت میں کوئی شریک نہیں، اُس کا کوئی وزیر و مشیر نہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہر چیز کا دانا ہے حال ہے، خالقِ کائنات ہے اور وہ تمام صفات جن کے ساتھ اُس کا وصف کیا گیا ہے سب اُسی کی ذاتِ یکتا کے لئے ہیں، وہ ان صفات کا محتاج نہیں ہے بلکہ یہ تمام صفات اُسی کے ساتھ قائم بالذات ہیں۔

رسالت

چونکہ احکاماتِ الٰہی حضرت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے توسط سے ہم کو ملے ہیں اس لئے اُن کی نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے، جو شخص صرف توحید پر اکتفا کر کے اپنے خود ساختہ طریقوں سے عبادت کرے اور انبیا کی ہدایت سے گریز کرے اُس پر ملاءِ اعلیٰ کی لعنت ہوا کرتی ہے اور شیاطین اُس کے راہنما ہو جاتے ہیں، نبی کا اتباع ضروری ہے کہ بغیر اُن کی اتباع کے راہِ راست نہیں ملتی۔

نبوت و رسالت بہت بڑا مرتبہ ہے۔ اللہ جل جلالہٗ اپنی رسالت و نبوت

Marfat.com

کے لئے کسی فردِ خاص کو منتخب فرماتا ہے۔

اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسٰلَتَہٗ — اللہ ہی جانتا ہے کہ کس جگہ اپنی رسالت رکھے۔

ہرچند کہ انبیاء خواصِ بشری رکھتے ہیں پھر بھی ان کا مرتبہ تمام بنی نوع انسان سے بہت بلند ہوتا ہے۔

نبوت و رسالت کے لئے کوئی برگزیدہ اور بزرگ ترین انسان پیدا فرمایا جاتا ہے جس میں بشری خواص کے ساتھ ملکی اوصاف بھی ہوتے ہیں۔

لقد ارسلنا رسلنا بالبینات — ہم نے اپنے رسولوں کو خاص نشانیوں کے ساتھ بھیجا

رسولوں پر ایمان لانے اور اُن کی اطاعت و اتباع کے یہ معنی ہیں کہ ہم اُن کو سچا سمجھیں اور اُن کی سچی پیروی کریں نہ یہ کہ خود پیغمبروں کو مختار کل سمجھ کر اُن کی نذر نیاز کرنے لگیں۔

مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَہُ اللّٰہُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ کُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ — کسی بشر کو یہ زیبا نہیں ہے کہ اللہ اسے کتاب و حکم و نبوت بخشے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ کے سوا میرے بھی پرستار بن جاؤ۔

انبیاء حاجت روا اور مشکل کشا نہیں ہیں۔ صرف راہِ حق بتانے والے

Marfat.com

ہیں۔ اس لئے بندوں کے بہت بڑے شفیق اور محسن ہیں۔ پس بندوں کا فرض ہے کہ اُن کے بتائے ہوئے راستہ پر چلیں اور اُن پر درود و سلام بھیجتے رہیں۔

وَسَلامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ	اور سلام سب رسولوں پر
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ	بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی پر
عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا	تم بھی درود بھیجو اور سلام جو سلام بھیجنے کا حق ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب درود بھیجا جاتے تو سب رسولوں پر بھی سلام بھیجنا ضروری ہے۔ جس طرح پانی کی پھوار برستی ہے اسی طرح مجلس انبیاؑ پر درود و سلام برسائے جاتے ہیں۔ جو شخص سوتے وقت ہمیشہ درود شریف پڑھتا ہے اور پڑھتے ہوئے ہی سو جاتا ہے تو جس طرح اس کا درود و سلام مجلس انبیا پر برسایا جاتا ہے اسی طرح اللہ کی رحمت درود پڑھنے والے پر برسائی جاتی ہے کیونکہ درود پڑھنے والے مومنین پر اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔

هو الذی يصلی عليكم وملئكته	اللہ تمہارے اوپر درود بھیجتا ہے اور
ليخرجكم من الظلمت الى النور	اُس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو تاریکیوں
وكان بالمؤمنين رحيما ہ	سے نکال کر اپنے نور کی روشنی میں لائے

Marfat.com

اور تم اس روشنی میں اُن بخشائشوں اور
بارشوں کو مشاہدہ کرو جو تم پر برسائی
جاتی ہیں اللہ مومنین پر مہربان ہے

پاک باطن لوگوں کو کبھی اس بارش کا مشاہدہ بھی کرادیا جاتا ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ۞ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۞ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞

تزکیۂ نفس

جس طرح نجاسات اور میل کچیل جسمانی امراض کا سبب ہوتے ہیں اسی طرح اخلاق و معاملات کی خرابی سے نفسانی امراض پیدا ہوتے ہیں اس لئے اخلاق کی دُرستی اور معاملات کی صفائی کی کوشش ہمیشہ جاری رکھنا چاہیے، نفس و طبیعت کے ساتھ دائمی جہاد کی ضرورت ہے جب غفلت ہوگی باطنی امراض پیدا ہوں گے۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی ۞ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی ۞

اور جو ڈرا کہ ایک دن اللہ کے حضور میں حاضر ہونا ہوگا اور اس خوف سے ہوائے نفس سے اجتناب کیا اس کی جگہ

Marfat.com

بیشک جنت ہوگی۔

طریقت یا روحانیت کی تکمیل کے لئے عمل صالح کے ساتھ خیالات کی پاکیزگی ضروری ہے، کوئی شخص قولاً و فعلاً بہترین نمونۂ اخلاق اور مجسمۂ نیکی ہو مگر خیالاً صافِ باطن نہ ہو تو ایسا شخص کبھی لطائفِ نورانی سے بہرہ اندوز نہیں ہوسکتا،

خیالات کی پاکیزگی اور جذبات کی اصلاح سب سے اہم ہے اور یہ چیز بغیر افکارِ عالی اور اشغالِ قلبی کے حاصل نہیں ہوتی۔

نفس کے دو رُخ ہوتے ہیں، ایک ظہور کی طرف دوسرا بطون کی طرف ظہور کی طرف جو رُخ ہوتا ہے اس سے عادات رذیلہ و خصائل ذمیمہ پیدا ہوتے ہیں اور بطُون کے رُخ سے اوہام ناقص اور وساوسِ فاسد پیدا ہوتے ہیں، ظاہر کی اصلاح اطوار و اوصاف کو اسلامی اخلاق کے ساتھ آراستہ کرنے سے ہوتی ہے، اور باطن کی اصلاح افکارِ عالیہ و اشغالِ شریفہ سے ہوتی ہے، اس لئے طالبِ حق کے لئے اشد ضروری ہے کہ وہ بڑی ہی سرگرمی کے ساتھ تزکیۂ نفس کرے، لیکن اعتدال کو ہر حال میں ملحوظ رکھے۔

اللہ جل شانہٗ تم پر کسی طرح کی تنگی کرنی نہیں چاہتا وہ تو تم کو صاف ستھرا رکھنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ تم پر اپنا احسان پورا کرے تا کہ تم اس کے

Marfat.com

شکر گزار بندے بنو۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا ٥ۙ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰھَا ٥ؕ اس نے فلاح پائی جس نے تزکیہ نفس کیا اور وہ گمراہ ہوا جس نے اپنے نفس کو بگاڑ دیا۔

عارفین کے نزدیک نفس ایک لطیفہ ہے جس کی تین حالتیں بتائی گئی ہیں پہلی اور عام حالت امّارہ کے نام سے موسوم ہے۔ نفس جب تک اس حالت میں رہتا ہے بُرے کاموں کے لئے اُبھارتا رہتا ہے۔ اس حالت میں نفس کا مقام زیرِ ناف ہوتا ہے۔

خنّاس ایک قوت ہے جس کا مقام سینہ ہیں ہے اور اس کا کام ہے وسوسہ پیدا کرنا۔

شیطان آدم زاد کا دشمن ہے اور اس کا کام ہے بہکانا جب نفس امّارہ کسی بُرائی کے لئے ابھارتا ہے تو خناسی قوت اور شیطان معاونت کرتے ہیں اور وہ بُرا فعل ظہور میں آجاتا ہے۔ اگر کوئی شخص نفسِ امّارہ کی مخالفت کرتا رہے اور کبھی اس کی موافقت نہ کرے تو پھر وہ دوسری حالت اختیار کرتا ہے جو لوّامہ کے نام سے موسوم ہے۔ اس حالت میں نفس کا مقام دماغ میں ہوتا ہے۔ اور بُرائیوں پر ملامت کرتا رہتا ہے۔ پھر جس شخص کا نفس بحالت لوّامہ ہو۔ اور وہ خناس کے وسوسوں اور شیطان کے بہکاووں کا بھی مردانہ وار مقابلہ

Marfat.com

کر کے اُن کو مغلوب کر لیتا ہو تو نفس تیسری حالت اختیار کرتا ہے جو مطمئنہ کے نام سے موسوم ہے۔ اس حالت میں نفس کا مقام قلب میں ہوتا ہے۔

کوئی ایسا شخص جس کا نفس حالتِ مطمئنہ اختیار کر چکا ہو اور اس کے عقائد میں کفر و الحاد کی اور اس کے اعمال میں شرک و بدعت کی خفیف سی جھلک بھی نہ ہو وُہ اپنی زبان کو جھوٹ اور غیبت سے اور اپنے دہن کو مکروہ و ناپاک ماکولات و مشروبات سے اور جسم و لباس و مکان کو ہر قسم کی گندگی اور ہر طرح کی نجاست و کثافت سے پاک و صاف رکھتا ہو اور نماز کا پابند ہو اور سحر کے وقت استغفار اور فجر میں استغاثت اور صبح و شام اسمائے حسنہ کا ورد کرتا ہو تو اس پر ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا	جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا	اور اسی پر جم گئے اُن کے اُوپر فرشتے
تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا	اُترتے ہیں کہ نہ تم خوف کھاؤ نہ رنج کرو
بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ	اور جنت کی خوشی مناؤ جس کا تم سے وعدہ
نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ	ہے ہم دُنیاوی زندگی میں بھی تمہارے
الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۝	ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے
	ساتھ ہوں گے۔

کبھی کبھی یہ فرشتے خواب میں کسی نورانی شکل میں یا کسی معروف بزرگ کی صورت

Marfat.com

میں نظر آجاتے ہیں۔ کبھی بیداری میں بھی بحالتِ مراقبہ نظر آتے ہیں اور اپنے تصرفات سے بموجب امرِ الٰہی مدد کرتے ہیں۔ خصوصاً نزع کے وقت یہ فرشتے فوت شدہ اعزا و اقربا کی صورت میں نظر آتے ہیں اور مرنے والے کے گرد و پیش جمع ہو کر بشاراتِ ربانی سے اُسے مسرور و مطمئن کرتے ہیں۔

روحانیت کے شائقین میں جو لوگ ایسے اعمال و اشغال اختیار کریں۔ جو انبیاء کی تعلیمات و ہدایات سے نہ ہوں بلکہ خود ساختہ یا اِدھر اُدھر سے حاصل کردہ ہوں تو پھر شیاطین آگھیرتے ہیں اور اپنے تصرفات سے مشرکانہ و ملحدانہ باتیں القاکرتے ہیں، خواب میں تصرف کرتے ہیں معروف لوگوں کی شکل میں یا مشہور بزرگوں کی صورت میں نظر آکر کفر و فسق کی طرف مائل کرتے ہیں۔ کبھی بیداری میں بھی بحالت مراقبہ تصرف کرتے ہیں شرک و الحاد کے مضامین القاء کر کے گمراہی کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ واہمہ اور متخیلہ میں بھی اثر انداز ہوتے ہیں اور رہر مشرکانہ و ملحدانہ فعل و عمل کو نظر میں اچھا کر کے دکھاتے ہیں اور وثوق و یقین کے ساتھ باور کرا دیتے ہیں کہ یہی راہِ راست ہے۔ کبھی کبھی جلوہ آرائی کا پُر فریب نظارہ بھی دکھا دیتے ہیں۔ گمراہ لوگوں کو مرتے وقت شیاطین آگھیرتے ہیں اور فوت شدہ قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کی صورت میں نظر آکر ایسے مطالب و معانی اور ایسے الفاظ و کلمات سناتے ہیں کہ غریب کا خاتمہ کفر و الحاد اور شرک و فسق پر ہوتا ہے۔

Marfat.com

رب اعوذ بك من همزات الشیطین واعوذ بك

رب ان یحضرون

خواب

عموماً خواب محض خیالات کا نتیجہ ہوتے ہیں جو تصورات و تخیلات اکثر دماغ میں چکر کھاتے رہتے ہیں اور جو باتیں انسان اکثر سوچتا رہتا ہے یا جن کاموں اور مشغلوں سے دلچسپی ہوتی ہے۔ وہی امور جب نیند میں اپنے حواس ظاہری معطل ہو جاتے ہیں خواب بن کر سامنے آجاتے ہیں۔

۱۔ مُردوں یا زندوں سے ملاقات بھی محض خیالی ہوتی ہے۔ انسان کے جیسے اعمال و افعال ہوتے ہیں ویسے ہی خواب نظر آتے ہیں۔ بداعمال اور جھوٹ بولنے والوں کو بھیانک اور ڈراؤنے منظر بے معنی اور بے تُکی چیزیں نظر آتی ہیں۔

اعصابی خرابیاں اور دماغی بیماریاں بھی قسم قسم کے خوابوں کا باعث ہوتی ہیں۔

۲۔ کبھی شیاطین بھی مُردوں یا زندوں کی شکل میں نظر آتے ہیں، اس سے ان کا مقصود محض گمراہ کرنا ہوتا ہے۔

۳۔ نیک لوگوں کو اُن کے عقائد و اعمال کے مطابق خواب نظر آتے ہیں

Marfat.com

پاک باطن لوگوں کو بشارات وہدایات بھی ہوتی ہیں۔ کبھی کوئی بات وقوع سے پہلے خواب میں منکشف ہوجاتی ہے۔ کبھی ملائکہ بھی کسی مردہ یا زندہ شخص کی صورت میں نظر آجاتے ہیں اور کسی امرِ خاص میں تسکینِ خاطر کا باعث ہوتے ہیں۔

۴۔ کبھی کسی پاک باطن شخص کو عالمِ ملکوت، برزخ، اور عالمِ مثال کی سیر بھی نصیب ہوتی ہے۔ اس سیر میں اپنے قریبی تعلق والوں اور بزرگوں کی روحوں کی زیارت ہوتی ہے اور اُن سے گفتگو بھی ہوتی ہے۔ یہ محض ایک انعامِ الٰہی ہے جو بندگانِ خاص پر ہوتا ہے۔

پس خواب کی چار قسم ہیں۔ دو قسم رویائے کاذبہ ہیں اور دو قسم رویائے صادقہ ہیں۔

رویائے کاذبہ میں پہلی قسم خیالی اور وہمی خواب ہیں جو محض تصورات وتخیلات اور اعصابی ودماغی عوارض کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ دوسری قسم شیطانی خواب ہوتے ہیں۔

رویائے صادقہ میں پہلی قسم مبشرات ہیں۔ دوسری قسم محض انعامِ الٰہی ہوتا ہے۔

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ راسخ العقیدہ، قوی القلب، صحیح الدماغ اور سلیم العقل اشخاص کو شاذونادر ہی کبھی کوئی خواب نظر آتا ہے،

Marfat.com

. . . . ، ایسے اشخاص کو جب بھی خواب نظر آتا ہے۔ وہ رویائے صادقہ کی قسم سے ہوتا ہے۔

ضعیف القلب، فاتر العقل، فاسد العقیدہ اور منتشر الخیال اشخاص کو بہت خواب نظر آتے ہیں، یہ خواب خواہ اچھے ہوں یا بُرے سب رویائے کاذبہ کی قسم سے ہوتے ہیں،

شیطانی خواب زیادہ تر صوفیانہ طریقوں پر عمل کرنے والوں اور قسم قسم کے وظیفے پڑھنے والوں کو نظر آتے ہیں۔

تصرّفاتِ شیطانی

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔

جو کوئی ذکرِ الٰہی میں اللہ کے بتاتے ہوئے طریقہ سے آنکھ چراتے اس کے لئے شیطان مقرّر ہے جو ہر وقت ساتھ رہتا ہے اور ایسے غلط راہ چلنے والوں کو جو خود ساختہ طریقوں پہ چلتے ہیں ان کے شیطان اُن کو سیدھی راہ چلنے سے روکتے ہیں اور یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم حسن خود ساختہ طریقہ پر

Marfat.com

چل رہے ہیں یہی سیدھا راستہ ہے۔

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ط

اللہ ان لوگوں کو کیوں ہدایت فرمائے جو خود ہی کفر کی طرف گئے ہیں حالانکہ اس سے پہلے وہ ایماندار تھے رسول کو برحق جانتے تھے اور نشانیاں دیکھ چکے تھے اللہ ایسے گمراہوں کو ہدایت کیوں فرمانے لگا (بلکہ ایسے گمراہوں پر جو سیدھا راستہ چلتے چلتے گمراہی کی طرف ہو گئے اور خود ہی اپنی خرابی کا سامان کیا ایک ایک شیطان چھوڑا جاتا ہے جو اور گمراہی میں معاونت کرتا ہے)

أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم گمراہوں پر شیطانوں کو چھوڑتے ہیں

أَنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ۔

جو ان کی طرف گمراہی کا القا کرتے ہیں۔

Marfat.com

شیطانی تصرفات کی بکثرت اقسام ہیں۔ ہر فرقہ میں علیحدہ علیحدہ ہر قسم کے تصرّف کرتا ہے۔ غیر اسلامی اور خود ساختہ طریقوں پر عمل کرنے والے شاغلین دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں، ایک تو وُہ ہیں جو ذی علم ہوتے ہیں۔ ان میں تصرف اس طرح کرتا ہے کہ پہلے تو شکوک و شبہات پیدا کرتا ہے پھر براہین و دلائل سمجھاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اپنی قوت کے جلوے بھی دکھاتا جاتا ہے حتیٰ کہ عقائد کو جن پر کہ ایمان کی بنیاد ہے خراب کر ڈالتا ہے اور کافر و مشرک بنا چھوڑتا ہے، اکثر سالکوں کو ایسے دھوکے دیتا ہے اور ایسے عجیب و غریب تجلیات دکھاتا ہے کہ وُہ حیران ہو جاتے ہیں اور آخر کہیں راہ نہیں پاتے کسی پر انوار کے ساتھ متجلی ہوتا ہے اور کہتا ہے، میں اللہ ہوں پھر اس پر ایسے معانی القا کرتا ہے جو سراسر کفر و شرک پر مبنی ہوتے ہیں۔ کبھی کہتا ہے کیا اللہ کل وجود کی حقیقت نہیں ہے اور کیا تم وجودِ حق سے نہیں ہو اور کیا حق تمھاری حقیقت نہیں ہے، وہ لوگ کہتے ہیں بیشک سب کی حقیقت وہی حقیقت الحقائق واجب الوجود ہے۔ پھر کہتا ہے جب تم حقیقت الحقائق واجب الوجود سے ہو تو پھر تم ہی تم ہو کیونکہ اللہ تمھاری حقیقت ہے۔ پھر الہامات و انکشافات کی بہاریں دکھاتا ہے اور آخر کو نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ مختلف مخلوقات کو مظہر کبریا تصور کر کے خالق و مخلوق میں تمیز نہیں کر سکتے اور ہمہ اوست کا دم بھرنے لگتے ہیں۔ پھر جب یہ اعتقاد منتہی کو پہنچا

Marfat.com

ہے تو شرک کا باعث ہوتا ہے۔

شاغلین میں دُوسری قسم وُہ لوگ ہیں جو بے علم یا کم علم ہوتے ہیں ان میں شیطان اس طرح تصرف کرتا ہے کہ پہلے ان کو اپنے اعمال پر فریفتہ کر دیتا ہے، پھر وُہ کسی ہدایت قرآنی کو قبول نہیں کرتے جو کچھ شیطان ان کے دل میں ڈالتا ہے اسی پر عمل کرتے ہیں۔ پھر ان کے دل میں ڈالتا ہے کہ جو تم عمل کر رہے ہو اس کا ہزارواں حصہ بھی اگر لوگ کریں تو نجات پا جائیں۔ ریاضات میں کمی کرو اور آرام لو، پھر جب وُہ آرام طلب ہو جاتے ہیں تو ان کو معصیت کی رغبت دلاتا ہے اور کہتا ہے۔ اللہ غفور الرحیم ہے، پھر جب وُہ معصیت کی طرف مائل ہو جاتے ہیں تو کہتا ہے ذاتِ انسان ایک بحرِ بے پایاں توحید کا ہے اس میں ہر چیز پاک ہو جاتی ہے۔ ان کے نزدیک کوئی گناہ گناہ نہیں رہتا۔ اور وہ زندیق ہو جاتے ہیں۔ حرام کو بھی حلال سمجھتے ہیں، پھر ان زندیقوں میں سے جس کے پاس خلق خدا کا ہجوم زیادہ ہوتا ہے تو شیطان اُس کے جسم میں سرایت کر جاتا ہے، اس کی حالت دیوانوں اور مجنونوں کی سی ہو جاتی ہے پھر اس کو لوگوں کی بعض پوشیدہ باتیں بھی بتا دیتا ہے تاکہ وہ لوگوں سے کہے اور لوگ اسے ولی اللہ بزرگ سمجھیں، پھر جب یہ "شیطان زدہ" لوگوں کی نظروں میں خدا رسیدہ مجذوب یقین کیا جانے لگتا ہے اور دُور دُور سے مخلوق آنے لگتی ہے، تو اپنی شیطنت کا جال بچھاتا ہے اور شرک و بدعت پھیلا دیتا

Marfat.com

ہے۔ ذی ہوش اور تعلیم یافتہ لوگ بھی ان شیطان زدہ پاگلوں سے فیضِ کفر حاصل کرنے لگتے ہیں۔

صحابہ کرام میں کوئی مجذوب نہیں ہوا، تابعین اور تبع تابعین میں بھی کسی مجذوب کا وجود نہیں کیونکہ طریقت کی تعلیم بموجب ہدایتِ ربانی جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں فرمائی اسی طرح تابعین کو پہنچی اور ان سے تبع تابعین کو ملی، اس صراطِ مستقیم میں شیطان کا کہاں گذر، اس لئے کوئی مجذوب نہیں ہوا، دوسری صدی ہجری میں بعض شوقین لوگوں نے اہلِ حق و طریقت اولیاء اللہ کے فیوض و برکات دیکھ کر خود بھی ان جیسا بننا چاہا۔ تعلیم تو ان بزرگانِ طریقت سے حاصل کی نہیں ادھر اُدھر کے مذاہب باطلہ کی سُنی سنائی باتوں پر اور کچھ اپنی ذہانت سے خود ساختہ طریقے وضع کر کے عمل شروع کر دیا اور شیطان کو تصرّف کرنے کا پورا موقع مل گیا۔ چنانچہ طرح طرح کے اذکار و اشغال اور قسم قسم کے مراقبات و اعمال اختراع ہو گئے کہیں برزخ کی مشاقی ہے کہیں ترزخ کی، کوئی فنا فی الشیخ ہے کوئی فنا فی الرسول، کوئی لطائف کی سیر کر رہا ہے کسی کو مشاہدۂ ذات ہو رہا ہے، کوئی سلوک طے کر رہا ہے، کوئی مقامات گن رہا ہے، کوئی حلقہ و توجہ میں وقت برباد کر رہا ہے کوئی حال و قال میں تضیع اوقات، یہ سب امور تصرفاتِ شیطانی کا نتیجہ ہیں۔ لوگ عمریں انہی خرافات میں گذار دیتے ہیں غرض تمام مذاہب باطلہ و ادیانِ ناقصہ

Marfat.com

کی تعلیمات جمع کر کے گمراہی اختیار کی ہے

طالبانِ حق کو کامل احتیاط کے ساتھ وہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے جو مستند اور متحقق ہو ورنہ صوفیانہ طریقوں پر عمل کرنے سے سوائے تباہ حالی اور گمراہی کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ جیساکہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔

اکثر سادہ لوح اشخاص تصوف کو طریقت ہی سمجھتے ہیں حالانکہ طریقت کو تصوف سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے، طریقتِ اسلامیہ کا ماخذ قرآن حکیم اور سُنت نبی کریم ہے اور تصوف ایک اضافی اور وضعی علم ہے جو صرف ذہن کی پیداوار اور وہم کا مرہون منت ہے۔

صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا — میری راہ سیدھی ہے اسی پر چلو اور
السبل فتفرق بکم عن سبیلہ — دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ یہ تم کو
اللہ کے راستہ سے متفرق کر دیں گے۔

محض فرضی مسائل اور موضوعی چیزوں پر اپنے معتقدات کی بنیاد رکھنا اور اختراعی طریقوں یا خود ساختہ اشغال پر کاربند ہونا کبھی منزلِ مقصود تک نہیں پہنچا سکتا، پھر کیوں ان فضول و بیکار مشاغل میں اپنا قیمتی وقت ضائع کیا جائے۔

فرائضِ عبودیت

انسان دو چیزوں سے مرکب ہے جسم اور روح ان دونوں کے فرائض کی بجا آوری

Marfat.com

کا نام عبودیت ہے۔

مسلمان پورا مسلمان اُسی وقت ہوتا ہے جب کہ وُہ ظاہر و باطن دونوں فرائض کی صحیح انجام دہی کے قابل بنے۔

مسلمان کو جہاں ایک مرد صالح اور عابد شب زندہ دار ہونا ضروری ہے اسی کے ساتھ یہ بھی بالکل ضروری ہے کہ وُہ ایک بہادر سپاہی اور ایک کاروباری آدمی ہو۔ جس جس طرح فرائض عبودیت میں کوتاہی ہوگی اسی طرح حصولِ کمالات سے محرومی ہوگی۔ کاہل و ناکارہ فقیروں نے اپنی مفت خوری کے عیب کو چھپانے کے لئے دنیا اور کاروبار دُنیا کو نہایت مکروہ قرار دیا ہے اور اپنے متبعین کو بھی خیرات خور اور بھک منگا بنانے کی سعی کی ہے۔ اگر درحقیقت دنیاوی کاروبار راہِ حق میں حارج ہوتے تو صحابہ کرام اور اولیاء اللہ سب ہی لنگوٹ بند قلندر اور گلیم پوش صوفی ہوتے، حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔ تمام انبیاء علیہم السّلام کسبِ معاش کرتے تھے اور اپنے امتیوں کو کسبِ معاش کے جائز وسائل کی ہدایت فرماتے تھے چنانچہ انبیاء و اولیاء میں سے کسی کا بھی غرقی پوش تارک الدنیا ہونا ثابت نہیں۔ اللہ تو حکم دیتا ہے کہ

اَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ	تم وُہ قوت و ہیبت پیدا کرو اور اس
وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ	ٹھاٹھ سے تمہارے تھانوں پر گھوڑے

Marfat.com

عَدُوَّ اللّٰہِ وَعَدُوَّکُمْ ○ بندے ہوں کہ اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ٹھہرا جائیں۔

مگر سائیں کہتا ہے نہیں یہ ٹھاٹھ تو دنیا داروں کے لئے ہیں فقیر کو تو ایک حقہ کافی ہے۔

صوفیہ کی غلط تعلیمات سے عوام الناس کے احساسات مردہ ہو گئے ہیں آج سب سے بڑا ولی وہ سمجھا جاتا ہے جو سب سے زیادہ ننگ دھڑنگ ہو، سب سے زیادہ کفر بکتا ہو، سب سے زیادہ بے غیرت اور بے حس ہو جس قوم کے روحانی پیشوا اس شان کے ہوں اس کی ذلت کا کون اندازہ کر سکتا ہے، تعلیماتِ طریقت میں تصوف کے مخلوط ہو جانے سے روحانیت اسلام کو بہت ٹھیس لگی ہے۔ تصوف تو اشراق و یوگ وغیرہ کی تعلیمات کا مجموعہ ہے جس میں نفس کشی کے لئے ترکِ لذات و نعمات اور ریاضاتِ شاقہ کے ساتھ جذبۂ حریت و خودداری کو مٹا کر اپنی ہستی کو پامال کر ڈالنا ضروری ہے جس کا نتیجہ دنیا سے نفرت اور تعلقات سے بیگانگی ہے۔ حالانکہ یہ چیز باقتضائے فطرتِ انسانی کے خلاف ہے۔

اسلام نے حیاتِ نفسی اور حیاتِ اجتماعی کو سراہا ہے اس لئے طریقتِ اسلام اور روحانیتِ اسلام میں تزکیۂ ظاہر اور تصفیہ باطن کا دار و مدار عقائدِ صحیحہ اور اعمالِ صالحہ پر ہے، جب تک عقائد صحیح نہ ہوں ایمان کامل نہیں

Marfat.com

ہوتا اور جب تک ایمان کامل نہ ہو عبادات کی برکات ظاہر نہیں ہوتیں اسی طرح اعمال میں جب تک اخلاق و معاملات درست نہ ہوں اوصافِ مردانگی نمایاں نہیں ہوتے جو ایمان کا خاصہ ہیں۔

ایک گوشہ میں بیٹھ کر غیر مسنون و غیر مشروع عبادات میں مشغول رہنا، اخلاق کی اصلاح اور معاملات کی صفائی سے دور رہنا ہرگز طریقت نہیں ہے اور اس طریقہ سے کبھی نہ تو منزلِ مقصود تک رسائی ہو سکتی ہے نہ تقربِ الی اللہ حاصل ہو سکتا ہے۔

فرائض عبودیت کی بجا آوری کے لیے حسبِ ذیل امور ضروری ہیں:۔

(۱) عقائد کی تصحیح کر کے شرکِ جلی و خفی سے اعتقادات کو پاک کرنا۔

(۲) عباداتِ جسمانی و روحانی صحیح اور مسنون طریقہ سے بکمال مستعدی ادا کرنا۔

(۳) اخلاق کی درستی اور معاملات کی صفائی۔

(۴) فرقہ بندی سے احتراز کر کے ہر مسلمان کا احترام کرنا خواہ کسی گروہ سے اس کا تعلق ہو۔

(۵) روزی کے لیے جائز وسائل اختیار کرنا اور سرگرم کوشش سے حلال روزی مہیا کرنا۔

(۶) مشرکانہ رسم و رواج کی پابندی ترک کر کے اسلامی طور و طریق کا پیرو ہونا

Marfat.com

سپاہیانہ و مردانہ طرزِ عمل اختیار کرنا اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے ہمیشہ کمربستہ رہنا۔

(۷) اپنی آمدنی سے ایک مناسب حصہ اُن مستحق مساکین کو دینا جو درحقیقت معذور ہیں اور سخت احتیاج مند ہیں۔

اگر تم نے عقائد کی تصحیح کے بعد اپنے اخلاق کی درستی کرلی اور معاملات میں صفائی پیدا کرلی تو گویا تم نے اتقا کا مرتبہ حاصل کرلیا، پھر تم نے عبادات کی بجاآوری اور معمولاتِ طریقہ کی سرگرم پیروی میں کوتاہی نہ کی اور نہایت محنت و مستعدی سے روزی کے جائز وسائل میں لگ گئے اور احتیاج مندوں کی امداد کرتے رہے تو یقین رکھو ہر طرح کی سعادت و فلاح سے بہرہ اندوز ہو کر جہاں تک تم میں استعداد و اہلیت ہوگی۔ رفعت حاصل کرسکو گے اور ہر طرح کی شادمانیوں اور کامرانیوں سے سرفراز ہو کر طمانیت قلبی کی نعمت اور قرب ربانی کی دولت سے مشرف ہو جاؤ گے۔

عملِ خیر

اعمالِ طریقت میں بہترین عمل نفقہ ہے جو شخص صحیح طور سے اس عمل پر کاربند ہو جائے اُسے وہ سب ظاہری اور باطنی نعمتیں نصیب ہوتی ہیں جن کا انسان سے وعدہ کیا گیا ہے، اس عمل کی بجاآوری میں جتنی کوتاہی کی جاتے گی اتنی

Marfat.com

ہی نعمائے الٰہی سے محرومی ہوگی۔ اس لئے ضروری ہے کہ نفقہ اور اس کی ذیلی شقیں اچھی طرح ذہن نشین کر لی جائیں اور نہایت دریا دلی کے ساتھ اُن کو اختیار کیا جائے۔

مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ۔	اچھی چیزیں، اچھا مال، اچھا کھانا، اپنے والدین اور قریبی حقیقی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے نفقہ ہونا چاہیئے۔

نفقہ روزانہ کا فرض ہے، اس میں کھانا، کپڑا اور ضروریات زندگی کی ہر وہ چیز شامل ہے جو خود کے لئے بھی پسندِ خاطر ہو،

اس فرض سے کوئی امیر و غریب، سرمایہ دار و نادار مستثنیٰ نہیں مستحقین نفقہ پانچ ہیں۔ والدین، اقربا، یتیم، مسکین، مسافر،

اقربا میں حقیقی رشتہ دار ہیں، مساکین میں بیوہ نادار عورتیں اور اپاہج و معذور اشخاص ہیں۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۔ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ	جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے مال کی مثال اُس دانہ کی طرح ہے جس سے سات بالیں نکلیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور اللہ

Marfat.com

وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ الذين ينفقون اموالهم في سبيل الله ثم لا يتبعون ما انفقوا منا ولا اذى لهم اجرهم عند ربهم ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون ۝

جس کے مال کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے وہ بڑی کشائش والا اور جاننے والا ہے جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر نہ تو کسی پر احسان جتاتے نہ کسی کو اذیت دیتے اُن کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور اُن کو نہ کچھ خوف ہوگا نہ غمگین ہوں گے۔

يا ايها الذين امنوا انفقوا من طيبت ما كسبتم ومما اخرجنا لكم من الارض ولا تيمموا الخبيث منه تنفقون ولستم باخذيه الا ان تغمضوا فيه واعلموا ان الله غني حميد ۝ وما تنفقوا من خير فلانفسكم وما تنفقون الا ابتغاء وجه الله وما تنفقوا من خير يوف اليكم وانتم لا تظلمون -

اے ایمان والو جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے نکالتے ہیں اُن میں سے نفقہ کرو اور بُری خراب چیزیں جن کو خود تم اپنے لئے پسند نہ کرو، حقداروں کو نہ دو، اچھی طرح جان لو کہ اللہ غنی و حمید ہے اور جو کچھ تم نفقہ کرو گے اس کا فائدہ تم کو ہی ملے گا اور جو کچھ تم اللہ کی خوشنودی کے لئے خرچ کرو گے اور جو مال نفقہ کرو گے اُس کا اجر تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا

Marfat.com

نقصان نہ ہوگا۔

الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سرا وعلانیۃ فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ۝

جو لوگ اپنا مال رات اور دن پوشیدہ اور ظاہر نفقہ کرتے رہتے ہیں اُن کا صلہ پروردگار کے پاس ہے اور اُن کے لئے نہ خوف ہے نہ غم۔

نفقہ تو روزانہ کا فریضہ ہے۔ اس کے سوا دو شقیں اور بھی ہیں خیرات اور زکوٰۃ، بر کو خیرات کہتے ہیں موقع و محل کے مطابق اس کی ادائیگی فرض ہے۔

اٰتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتمی والمسکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب

وہ شخص نیک ہے جو اللہ کی محبت میں اپنے مال میں سے قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سائلوں اور مصیبت زدوں کو دے۔

مستحقین خیرات چھ ہیں۔ قرابت دار، یتیم، مسکین، مسافر، سائل، اور مصیبت زدہ۔

قرابت دار ہیں خاندانی رشتہ والے ہیں۔ سائل ہیں نادار گداگر ہیں۔ اور مصیبت زدہ لوگوں ہیں مقروض اور سخت احتیاج مند ہیں۔

بعض لوگوں کو مغالطہ ہوا ہے انھوں نے صدقہ و بر یعنی زکوٰۃ و خیرات ایک ہی چیز سمجھی ہے حالانکہ یہ دونوں جداگانہ ہیں اور ان کے احکام و مسائل

Marfat.com

بھی الگ الگ ہیں۔

زکوٰۃ سالانہ فریضہ ہے۔ پیداوار، آمدنی اور مال میں سے شریعت کی مقرر کردہ معین مقدار نکالنا، یہ فریضہ صرف صاحبِ نصاب لوگوں کے لئے ہے مستحقین زکوٰۃ یہ ہیں:۔

انما الصدقٰت للفقراء والمسٰکین والعاملین علیھا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل فریضۃ من اللہ۔

زکوٰۃ تو مفلسوں، محتاجوں، عمال زکوٰۃ کو اور جن کے تالیفِ قلوب کی ضرورت ہو اور غلاموں یا قیدیوں کو آزاد کرانے قرض داروں کا قرض ادا کرانے میں اور کارِ خیر میں اور مسافروں کی امداد میں دینی چاہئے۔

تالیف قلوب کی ذیل میں غیر مسلم غربا ہیں اور فی سبیل اللہ سے کارہائے خیر مراد ہیں، جیسے قومی اداروں کی امداد اور رفاہِ عام کے کام وغیرہ۔

مستحقین زکوٰۃ آٹھ ہیں:۔

فقرا، مساکین، عمال زکوٰۃ، غیر مسلم غربا، مصیبت زدہ، قیدی، کارہائے خیر، مسافر،

جو شخص روزانہ نفقہ، حسب ضرورت و موقع خیرات اور سالانہ صحیح زکوٰۃ اپنے اوپر لازم کرلے تو یقیناً اُس کا ثمرہ زندگی میں بھی پائے گا اور آخرت

Marfat.com

میں بھی۔

اہل طریقت کی شناخت ہی یہی ہے کہ وہ مخیر و فیاض ہوں جس میں یہ وصف نہیں وہ اصحاب طریقت سے نہیں ہے۔

اکثر لوگ تو نہ زکوٰۃ ادا کرتے نہ خیرات و نفقہ کرتے بعض لوگ بچا ہوا جھوٹا کھانا یا پہنا ہوا پھٹا پرانا کپڑا کسی محتاج کو کبھی دے دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ خیرات و زکوٰۃ سب کچھ ادا کر دی۔

بعض دیندار لوگ سالانہ صحیح زکوٰۃ نکال کر اپنے پاس جمع رکھتے ہیں اور برس بھر تک اس میں سے مستحقین کو دیتے رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نفقہ و خیرات سے سبکدوش ہوئے۔

بعض لوگ زکوٰۃ تو کبھی نہیں نکالتے مگر اکثر خیرات کرتے رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم زکوٰۃ و خیرات دونوں ادا کر چکے۔

بعض لوگ کسی مسکین یا طالب علم کا کھانا مقرر کر دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نفقہ، خیرات، زکوٰۃ سب سے فارغ ہوئے۔

کچھ نہ کرنے سے کچھ کرنا ضرور بہتر ہے مگر جیسے ایک شخص چند نفل روزانہ پڑھے اور فرض نماز ادا نہ کرے تو نفل کا ثواب تو ضرور ملے گا مگر ترک فرض کا گناہ عائد ہو گا۔

نفقہ روزانہ کا فریضہ ہے اور اس کے حقدار مخصوص ہیں، خیرات کے

Marfat.com

حق دار جداگانہ ہیں۔ حسب موقع و ضرورت اُن کی امداد اپنی استطاعت کے بموجب کی جائے۔

زکوٰۃ سال تمام پر مقررہ مستحقین کو جلد دے دی جائے۔

وَالَّذِیۡنَ یَکۡنِزُوۡنَ الذَّهَبَ وَالۡفِضَّةَ وَلَا یُنۡفِقُوۡنَهَا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ یَّوۡمَ یُحۡمٰی عَلَیۡهَا فِیۡ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکۡوٰی بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَجُنُوۡبُهُمۡ وَظُهُوۡرُهُمۡ هٰذَا مَا کَنَزۡتُمۡ لِاَنۡفُسِکُمۡ فَذُوۡقُوۡا مَا کُنۡتُمۡ تَکۡنِزُوۡنَ ○

جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اُس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اُن کو اُس دن کے عذاب دردناک کی خبر سُنا دو جس دن وُہ مال دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس کو اُن کی پیشانیوں پہلوؤں اور پیٹھوں پر داغا جائے گا یہ وُہی ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا اب اس کا مزہ چکھو۔

لَا یَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ بِمَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ هُوَ خَیۡرًا لَّهُمۡ بَلۡ هُوَ شَرٌّ لَّهُمۡ سَیُطَوَّقُوۡنَ مَا بَخِلُوۡا بِهٖ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ۔

جو لوگ اپنے مال میں جو اللہ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے بخل کرتے ہیں وُہ لوگ اپنے اس بخل کو اچھا نہ سمجھیں بلکہ یہ بُخل اُن کے لئے بہت بُرا ہے قیامت

Marfat.com

کے دِن اُن کا مال طوق بنا کر گردنوں
میں ڈالا جائے گا۔

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی

پس جس نے خیرات کی اور اللہ سے
ڈرا اور اچھی بات کو سچ جانا تو اُس کو
ہم آسان راہ کی توفیق دیں گے۔

Marfat.com

باب پنجم

سات آسمان

چونکہ ہماری زمین سات آسمانوں کی مثل بتائی گئی ہے اس لئے سات آسمان بھی ہماری زمین کی طرح ٹھوس کرّے ہیں جن میں ہماری زمین کی طرح سب سامانِ زندگانی ہیں۔ مگر سات آسمانوں کو طبقہ دار یعنے پست و بلند ایک دوسرے سے اوپر نیچے بتایا گیا ہے۔ اس لئے حالات میں کچھ فرق ہونا لازمی ہے سات آسمانوں کی مخلوق کے طبائع و امزجہ میں اور خواص میں ہماری زمین کے حالات سے جداگانہ وصف و کیفیت ہے۔ اگر ہر آسمان میں جداگانہ خصوصیت اور

Marfat.com

مختلف کیفیت نہ ہوتی تو پھر سب کی علیحدہ علیحدہ تخلیق وجود میں نہ آتی بلکہ زمین اور آسمان سب ایک ہی ہوتے۔ سات آسمان بھی متحرک کرے ہیں جیسے زمین متحرک کرہ ہے، جب سات آسمان بھی کرہ ہیں تو اُن کو آسمان کیوں کہا گیا؟

سماء اس لئے کہا گیا کہ زمین سے بہت بلندی پر ہیں، فضائے سماوی میں ہونے کے سبب اُن کو بھی سماوات کہا گیا جیسے آسمان سے پانی کا برسنا کہا جاتا ہے حالانکہ پانی بادلوں میں سے برستا ہے مگر چونکہ بادل بلندی پر ہوتے ہیں۔ فضائے سماوی میں گھومتے نظر آتے ہیں اس لئے ان کو بھی آسمان کہا گیا ہے ورنہ حقیقت میں آسمان تو ایک ہی ہے جس کو سقفِ محفوظ کہا گیا ہے جو چھت کی طرح زمین اور سات آسمانوں پر چھایا ہوا ہے جس میں کواکب بروج ہیں اور یہ دھوئیں سے بنا ہے۔

سُورج، چاند، ستارے بھی فضائے سماوی میں چلتے نظر آتے ہیں اس لئے اُن کو بھی آسمان میں بتایا گیا ہے حالانکہ یہ سب آسمان سے بہت نیچے فضائے سماوی میں اُفق پر اپنے مقررہ راستوں پر چل رہے ہیں، آسمان میں تو کواکب بروج ہیں جن کو ثوابت کہتے ہیں اور یہ سب مستقل دُنیائیں ہیں جن کے ساتھ بے شمار شموس واقمار ہیں جن کا نظامِ ہماری دُنیا کے نظامِ شمسی سے جُداگانہ اور مختلف ہے جو عالم جبروت سے متعلق ہے اور جس تک ہماری عقل کی رسائی نہیں، اللہ رب العزت جس کو چاہتا ہے ان دنیاؤں میں سے بعض کا کچھ حال منکشف فرما دیتا ہے

Marfat.com

سُورج

سُورج ہماری زمین یا سات آسمانوں کی مثل نہیں ہے بلکہ وُہ ایک بُہت بڑا دہکتا ہوا شعلہ ہے جس میں آتشیں سمندر موجیں مار رہا ہے، ہمیں سورج کے بارے میں صرف اس قدر بتایا گیا ہے کہ وُہ قدرت کی ایک بڑی زبردست اور روشن نشانی ہے جس سے زمین اور سات آسمان حرارت، قوت، اور روشنی حاصل کرتے ہیں گویا ایک سرچشمہ حیات ہے جس سے کائنات کی ہر چیز میں زندگانی اور تروتازگی ہے۔ یہ آتشیں شعلہ فضائے سماوی میں اپنے مقررہ راستہ پر چل رہا ہے اور غالب علم والے کی ٹھیرائی ہوئی تقدیر پر مع اپنے پورے نظام کے چلا جا رہا ہے۔

بروج

"بروجاً وّ زیّنّٰھا" کے ۲۹۱ عدد ہوتے ہیں۔

۲۹۱ ستاروں کے اجتماع سے مختلف شکلیں بن گئی ہیں یہی بروج ہیں شکلوں کی مناسبت سے بارہ فرضی نام رکھ لئے گئے ہیں۔

وَلقد جعلنا فی السماءِ بروجا وزینھا للنّٰظرین۔

اور البتہ ہم نے آسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کے لئے ہم نے آسمان

Marfat.com

کو آراستہ کیا۔

فلک میں گھومنے والے کرّوں کی رہنمائی بروج کرتے ہیں تاکہ کوئی کرہ اپنے دائرہ سے بھٹک نہ جائے، بروج کے اندر ۱۲۰۷ روشن ستارے مطابق عدد "للنظرین" چشم ظاہر سے نظر آتے ہیں جن کے جھرمٹ سے بہت سی شکلیں بن گئی ہیں، حکماء و منجمین نے اُن کے فرضی نام وضع کر لئے ہیں۔

اسی طرح بکھرے ہوئے کواکب سے اہلِ نظر نے بے شمار قیاسی نقوش وخطوط اور مثلث، مربع، مخمس، مسدّس وغیرہ اقلیدسی شکلیں بھی مرتب کی ہیں بعض دقیقہ رس محققین و مبصرین نے کواکب کی قطاروں اور جھرمٹوں سے کچھ ایسے نقاط، لکیریں، نشانات اور حروف بھی ماخذ کئے ہیں، جن سے سربستہ رازوں کا انکشاف ہوتا ہے اور اہم نتائج مستخرج ہوتے ہیں۔

غرض آسمان ایک ایسا صحیفۂ قدرت ہے جس میں اہلِ نظر کو بہت علوم و فنون بہت رموز و کنوز بہت عجائب وغرائب مکشوف ہوتے ہیں۔

چاند

والقمر قدرنہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم۔

چاند بھی مثل ہماری زمین یا سات آسمان کے نہیں ہے، چاند کے بارے میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ عجیب نشانی قدرت کی ہے۔ چاند کی منزلیں مقرر ہیں

Marfat.com

یہ اپنی منزلوں میں مقررہ اندازہ کے بموجب زمین کے گرد گھومتا رہتا ہے اس کے گھٹنے بڑھنے سے تاریخ اور مہینہ کا شمار ہوتا ہے اگر چاند نہ ہوتا تو زمانہ کی مدّت کا معیار مشکل تھا۔

والقمر نورا وقدرہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب — اور چاند کو روشن بنایا اور اُس کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جانو۔

ہماری زمین کا مہینہ ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے اور سال بارہ ماہ کا۔ یہ حساب وشمار اُسی دن سے ہے جس دن کہ آسمان اور زمین کی تکمیل ہوئی۔

عدۃ الشہور عند اللہ اثنا عشر شہرا فی کتٰب اللہ یوم خلق السمٰوات والارض — مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہیں اسی دن سے جبکہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کر دیا۔

آیتہ کریمہ سے معلوم ہوا کہ زمین اور ساتوں آسمانوں کے لئے مہینے بارہ ہی ہیں، پس ساتوں آسمانوں میں بھی ایک برس بارہ مہینے کا ہوتا ہے، مگر دن ہماری زمین کے دن کے برابر نہیں ہوتا، اس اعتبار سے ساتوں آسمانوں کے دن، مہینے اور برس جداگانہ ہیں۔

فضائے سماوی میں سورج اور چاند کے علاوہ سات بڑے سیارے ہم کو

Marfat.com

نظر آتے ہیں یہی وہ سات کرے ہیں جن کو سات آسمان کہا گیا ہے، آٹھواں کرہ ہماری زمین ہے۔ سات آسمانوں یا سیاروں میں سے دو سیارے دائرۂ گردشِ زمین یعنی مدارِ ارضی کے اندر گردش کر رہے ہیں اور ہماری زمین کے چاند سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔

پانچ آسمان یا سیارے مدارِ ارضی یعنی دائرۂ گردشِ زمین سے باہر گردش کر رہے ہیں اُن کے ساتھ جدا گانہ چاند ہیں کوئی سیارہ ایک چاند سے روشنی حاصل کر رہا ہے کوئی چار سے کوئی آٹھ سے۔

آفاق کی ہر بلندی سماء ہے، سات سیارے بھی زمین سے بہت بلندی پر آفاق میں ہیں اس لئے یہ بھی سما ہیں، بادل بھی بلند ہوتے ہیں، اس لئے یہ بھی سما ہیں۔ لغت میں گھوڑے کی پیٹھ کو بھی سماء کہا گیا ہے، شامیانہ اور سائبان کو بھی سماء کہتے ہیں۔

نظامِ شمسی

سمائے دُنیا کے نیچے فضا میں سُورج کے گرد آٹھ کرّے گردش کر رہے ہیں ایک زمین اور سات آسمان، پھر ہر کرّے کے ساتھ متعدد سیارے گردش کر رہے ہیں اور یہ سارا کارخانہ نظامِ شمسی کے نام سے موسوم ہے۔

Marfat.com

وَالشمس وَالقمر والنجوم مسخرات بامرہٖ	سورج، چاند، ستارے اُس کے حکم سے کام میں لگے ہوتے ہیں۔
الم نجعل الارض مهادا والجبال اوتادا	کیا ہم نے زمین کو گہوارہ یعنی متحرک کرہ نہیں بنایا اور اُس کی حرکت کا توازن قائم رکھنے کے لئے پہاڑوں کو میخیں نہیں ٹھیرایا؟

کرۂ ارض بھی متحرک ہے اور مثل سیارگان گردش میں ہے۔ جو کرے سورج کے گرد گھومتے ہیں اُن کو سیارے کہتے ہیں یہ سیارے آٹھ ہیں ایک سیارہ ہماری زمین اور سات سیارے سات آسمان ہیں۔

جو ستارے سیاروں کے گرد گھومتے ہیں اُن کو چاند کہتے ہیں اور جو ستارے سورج اور سیاروں کے گرد نہیں گھومتے اُن کو ثوابت و کواکب کہتے ہیں یہ ثوابت و کواکب نظامِ شمسی سے جداگانہ ہیں اُن کی تعداد بے شمار ہے۔

سورج اپنے پورے نظامِ شمسی کے ساتھ اپنے مستقر کی طرف چل رہا ہے سورج کا مستقر وہی ہے۔ جہاں سے کہ سورج نے چلنا شروع کیا ہے، ہماری زمین کے شمار سے یہ دَور پچاس ہزار برس میں پورا ہوگا یعنی جس دن سے مقررہ دائرہ پر جس نقطہ سے چلنا شروع کیا ہے پورا دائرہ گذر کر اسی نقطہ پر پہنچنے میں ہمارے پچاس ہزار برس لگیں گے یہ سورج کے مستقر کا ایک دن ہے۔

Marfat.com

وَالشمس تجری لمستقر لها ذالک تقدیر العزیز العلیم۔

جب سورج فلکی دور ختم کر کے اپنی قرارگاہ پر ٹھیر جائے گا تو نظامِ شمسی میں تغیر واقع ہوگا۔ آٹھوں کرے اور متعلقہ سیارے جو نظامِ شمسی کے ماتحت حرکت میں ہیں ٹھیر جائیں گے اور نہایت مہیب و شدید انقلاب رونما ہوگا۔

تعرج الملئکۃ والروح الیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ — فرشتے اور روح اس کی طرف چڑھیں گے ایک دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہے۔

جب سورج اپنے مستقر کا ایک دن جو ہمارے زمینی پچاس ہزار برس کے برابر ہے پورا کر کے اپنے مقام پر پہونچے گا تو دُنیا میں انقلاب عظیم برپا ہوگا۔ سب ملائکہ اور ارواح اُوپر چڑھیں گے۔ زمین پر کوئی متنفس زندہ نہ رہے گا۔ اُس دن آفتاب کی روشنی ماند پڑ جائے گی اور نجوم تاریک ہو جائیں گے۔

اذا الشمس کورت و اذا النجوم انکدرت — جب آفتاب ماند پڑ جائے اور سیارے تاریک ہو جائیں۔

آٹھ کرے

ہماری دُنیا آٹھ کروں پر مشتمل ہے اور ان سب کو سمائے دُنیا گھیرے ہوئے ہے۔

Marfat.com

زیادتِ تبصرہ کے لئے یہ آیت کریمہ پڑھو۔

ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمنیۃ	تیرے رب کا عرش قیامت کے دن آٹھ اپنے اُوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے

اور آٹھ کی تخصیص پر غور کرو۔

آسمانی رازوں سے متعلق جتنی معلومات سے ہم کو آگاہ کیا ہے اس میں تو شک وشبہ کی گنجائش نہیں اور نہ اس میں کسی غلطی کا احتمال ہے اور جو راز ہم کو تجربات ومشاہدات سے معلوم ہوں اُن پر ہم کو کوئی قطعی حکم نہیں لگانا چاہیئے۔ یہ تجرباتی یا مشاہداتی معلومات صرف ہمارے ذہن اور فہم کو بڑھاتی ہے۔

تفکر کے لئے قرآن حکیم میں جس قدر معلومات سے ہم کو آگاہ کیا گیا ہے اس سے زیادہ معلومات کی درحقیقت ہماری عقل میں وسعت نہیں ہے اتنی ہی معلومات میں غور وفکر کرنے سے ہمارے ایمان وایقان میں قوت وتازگی پیدا ہو سکتی ہے۔

تفکر کا مقصود یہ ہے کہ بندے اپنے معبود کو اس کی آیات سے پہچانیں

وکاین من اٰیۃ فی السمٰوات والارض یمرون علیھا وھم عنھا معرضون۔	اور کتنی ہی نشانیاں ہیں آسمانوں میں اور زمین میں مگر غافل لوگ اُن پر سے گذر جاتے ہیں اور نظر غور سے دیکھتے تک نہیں۔

آیات

دُنیا میں جو کچھ ہے وُہ سب ایک خاص تنظیم کا تابع ہے، سورج، چاند، ستارے سب ایک زبردست قاعدے میں جکڑے ہوئے ہیں۔ پانی، ہوا، روشنی حرارت سب ایک ضابطے کے پابند ہیں، جمادات، نباتات، حیوانات سب ایک مقررہ قانون کے مطابق نشوونما پاتے ہیں کائنات کی کوئی چیز قاعدے، ضابطے اور قانون فطرت کے خلاف بال برابر جنبش نہیں کر سکتی۔ یہی ہمہ گیر تنظیم ہے جس پر غور و فکر کرنے سے رب العالمین کی ہستی اور اس کی صفات کا یقین ایمان میں استحکام پیدا کرتا ہے۔

جس طرح آسمانوں میں اور زمین میں قدرت کی نشانیاں ہیں اسی طرح خود ہماری ہستی میں بے شمار نشانیاں ہیں۔

وفی الارض اٰیٰت للموقنین و فی انفسکم افلا تبصرون

اور یقین والوں کے لئے زمین میں نشانیاں ہیں اور خود تمہارے وجود میں بھی ہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں۔

جو طریقہ پیدائش کا قدرت نے مقرر کر دیا ہے، اسی طریقہ سے پیدائش ظہور میں آتی ہے اور جو طریقہ زندگی کے لئے مقرر ہو چکا ہے اسی کے مطابق سانس چلتی ہے، پانی، غذا، حرارت، روشنی، اثر انداز ہوتے ہیں۔ دل کی حرکت، خون

Marfat.com

کی گردش، سانس کی آمد و رفت، مقررہ طریقہ پر کام کر رہے ہیں۔ دماغ، معدہ پھیپھڑے، اعصاب، عضلات، ہاتھ، پاؤں، زبان، آنکھیں، کان، ناک سب قدرت کی عجیب وغریب نشانیاں ہیں۔

بڑے سے بڑا کرہ اور چھوٹے سے چھوٹا ذرہ قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ کی ایک نشانی ہے جس کو چشمِ بصیرت سے دیکھا جائے تو وجدان وضمیر کی صدا ہوتی ہے

ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار۔

اگر ایک سلیم العقل انسان آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے سب چیزوں پر غور کرے اور اُن کی خلقت کی غرض وغایت پر نظر ڈالے۔ تو اُس کو معلوم ہو گا کہ کائنات کی ہر چیز خواہ جاندار ہو یا بے جان ذرہ سے لے کر آفتاب تک سب اپنے مقررہ طریقہ سے سرِ مو انحراف نہیں کر سکتے۔ ہر شے اپنی تقدیر پر چل رہی ہے اور زبانِ حال سے اپنے خالق کی یکتائی و بے ہمتائی کا اظہار کر رہی ہے۔

افلو ینظروا الی السماء کیف	کیا لوگوں نے کبھی آسمان کی طرف نظر
بینٰھا وزینّٰھا وما لھا من فروج	اُٹھا کر نہیں دیکھا کہ کس خوبی کے ساتھ
والارض مددنٰھا والقینا	ہم نے فضلائے سماوی کو مزین کیا ہے
فیھا رواسی وانبتنا فیھا من	اور اس کے منظر میں کیسی خوشنمائی پیدا
کل زوج بھیج تبصرۃ وذکریٰ	کر دی ہے اور کس عمدگی سے آسمان کو

Marfat.com

لکل عبد منیب۔	پھیلایا ہے کہ اس میں کہیں شگاف تک نہیں اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں پہاڑ بلند کئے اور طرح طرح کی نباتات اُگائیں تاکہ رجوع کرنے والے بندے ان نعماتے الہٰی سے بصیرت وہدایت حاصل کریں۔
وما ذرا لکم فی الارض مختلفاً الوانہ ان فی ذٰلک لاٰیت لقوم یذکرون۔	اور جو پیدا وار تمھارے لئے زمین میں مختلف رنگتوں کی پھیلادی ہے اس میں بھی دانشمندوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔
ومن الناس والدواب والانعام مختلف الوانہ۔	اور انسان، جانور، چوپائے طرح طرح کی رنگتوں کے۔
ومن الجبال جدد بیض وحمر مختلف الوانہ وغرابیب سود۔	اور پہاڑ گوناگوں رنگتوں کے سفید، سُرخ اور کالے بھجنگ۔
صنع اللہ الذی اتقن کل شیئ۔	اللہ ہی کی صنعت کاری ہے جس نے ہرچیز نہایت درست و استوار بنائی۔

Marfat.com

الذی خلق فسوّیٰ والذی قدر فھدیٰ۔

جس نے ہر چیز پیدا کی پھر اُسے تناسب بخش کر ایک مقررہ اندازہ پر چلا دیا۔

الذی خلقک فسوٰیک فعدلک فی ای صورۃ ماشاء رکبک

جس نے تمہیں بھی پیدا کیا پھر اعتدال وتناسب کے ساتھ جیسی صورت بنانی چاہی ترکیب دے دی۔

وما خلقنا السموٰات والارض وما بینھما لٰعبین ما خلقنٰھما الّا بالحق ولٰکن اکثرھم لا یعلمون۔

ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے محض کھیل تماشہ نہیں بنایا جو کچھ بنایا ہے حق کے ساتھ بنایا ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

یفصل الاٰیٰت لعلکم بلقاء ربکم توقنون ۵

اللہ اپنی نشانیاں تفصیل کے ساتھ دکھاتا ہے تاکہ تم کو اپنے رب سے ملنے کا یقین آجائے۔

فکر کا نتیجہ یقین ہے جب تک یقین کامل حاصل نہ ہو اطمینانِ قلب میسّر نہیں ہوتا۔ یقین ہی وہ زینہ ہے جس پر چڑھ کر انعام یافتہ لوگوں کے درجہ تک رسائی ہوتی ہے۔

انعام یافتہ لوگوں میں انبیاء، صدّیقین، شہدا اور صالحین ہیں۔ انبیاء

Marfat.com

تو وُہ بندگانِ خاص ہیں جن کا مرتبہ تمام بنی نوع انسان سے افضل ہے

انبیاء کے بعد جس طرح انعام یافتہ تین طبقوں میں منقسم ہیں یعنی صدیقین شہدا اور صالحین۔ اسی طرح عامۂ مومنین بھی تین طبقوں میں منقسم ہیں۔ متقی محسن اور صادق۔

متقی کی تعریف یہ ہے :۔

ذٰلک الکتٰب لا ریب فیہ	یہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں
ھدی للمتقین الذین یومنون	اُن متقیوں کے لئے ہدایت ہے جو
بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما	غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم
رزقنٰھم ینفقون۔	کرتے ہیں اور ہماری عطا فرمائی روزی
	میں سے نفقہ کرتے ہیں۔

جو لوگ امورِ غیبیہ پر ایمان رکھتے ہیں اور صوم و صلوٰۃ کی پابندی کے ساتھ خیرات بھی کرتے رہتے ہیں یہی لوگ متقی ہیں، جب اتقا ہیں کامل ہوجاتے ہیں تو صالحین میں شامل ہوتے ہیں، صالحین وہ لوگ ہیں جو خیرِ مجسّم یعنے سرتاپا نیکی ہوتے ہیں۔

محسن کی تعریف یہ ہے

ھدی ورحمۃ للمحسنین الذین	ہدایت اور رحمت محسنوں کے لئے ہے
یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ	جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں

Marfat.com

وھم بالاٰخرۃ ھم یوقنون — اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں

شریعت کی سچی اور صحیح اتباع کو احسان کہتے ہیں۔ جب کوئی شخص کامل طور سے متبع سنت و شریعت ہوتا ہے تو اُس کو شہادت کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اس درجہ پر علمائے دین فائز ہوتے ہیں، عالم باعمل کو شاہد بھی کہتے ہیں۔

شاہد کے معنے چشم دید گواہ کے ہیں اور شہید اسم مبالغہ ہے جب انسان نیک عملی کی راہ میں استقامت حاصل کرتا ہے اور آیات و مخلوقات میں غور و فکر کرتا رہتا ہے تو مشاہدہ کا دروازہ کھلتا ہے اور صدق و یقین کے ساتھ شہادت کا درجہ حاصل ہوتا ہے، شہید دو قسم کے ہیں ایک تو وہ ہیں جو صحیح الاعتقاد اور صالح الاعمال ہیں جان و مال سے راہِ حق میں مجاہدہ کرتے ہیں یعنی فرائضِ عبودیت کی بجاآوری میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے اور اپنی پاکبازی و نکوکاری کے صلہ میں انعام سے سرفراز فرمائے جاتے ہیں۔ دوسرے شہید وہ ہیں جو جہاد فی سبیل اللہ میں مارے جاتے ہیں ان پر یہ انعام ہوتا ہے کہ شہادت کے ساتھ ہی حیاتِ اخروی نصیب ہوتی ہے۔ جہاد روز روز تو ہوتے نہیں ہیں جب کبھی جہاد کی نوبت آئے ہر مرد مومن کو پیش قدمی کرنی فرض ہے نہ ہے سعادت کہ شہادتِ عظمیٰ کا مرتبۂ علیا حاصل ہو جائے۔

صادق کی تعریف یہ ہے۔

الذین اٰمنوا باللہ ورسولہٖ — جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے

Marfat.com

ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولٰئک ھم الصادقون۔

پھر اُنھوں نے شک نہ کیا اور اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ کی راہ میں مجاہدہ کیا یہی لوگ صادق ہیں۔

جب شک و شبہ سے پاک ہو کر صداقت کے ساتھ جان و مال سے مجاہدہ کرتے ہیں تو پھر صدیقین میں شامل ہوتے ہیں۔ یہی لوگ عارف باللہ اور اولیاء اللہ ہیں۔

ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصلحین وحسن اولٰئک رفیقا

جو اطاعت کرے اللہ اور رسول کی تو وہ اُن کا ساتھی ہے جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنے انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین اور یہ سب اچھے رفیق ہیں۔

مومنین متقی صالحین ہیں، عالم با عمل شاہد و محسن شہدا ہیں، اور صادق و مجاہد صدیقین میں شامل ہوتے ہیں۔ انعام یافتہ لوگ وہ ہیں جو تقرب الی اللہ کی نعمت سے مشرف ہیں۔

جو لوگ مخلوقات پر غور و فکر کی نظر نہیں ڈالتے اور رب العالمین کی بخشائشوں اور نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے وہ ہر طرح کی سعادت و فلاح سے محروم رہتے ہیں۔

Marfat.com

لھم قلوب لا یفقھون بھا و — اُن کے دل ہیں مگر سمجھتے نہیں اُن کی
لھم اعین لا یبصرون بھا — آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں اُن کے
ولھم اذان لا یسمعون بھا — کان ہیں مگر سنتے نہیں اُن کا حال
اولئک کالانعام بل ھم اضل — جانوروں کی طرح ہے بلکہ اُن سے بھی
اولئک ھم الغفلون۔ — بدتر۔ یہی لوگ ہیں جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

جن لوگوں کی زندگی جانوروں کی طرح گذر رہی ہو وُہ سعادت و فلاح سے کب بہرہ یاب ہو سکتے ہیں، سعادت و فلاح تو اُن لوگوں کا حصّہ ہے جو اپنی ہستی پر، گردوپیش کے احوال پر، اللہ کی قدرتوں اور نعمتوں پر غور کرتے ہیں اور اُس کی رحمتوں کا شکر بجا لاتے ہیں۔

بندوں کو مخلوقات میں غور و فکر کی بار بار ہدایت کی گئی ہے تاکہ اپنے رب کی معرفت حاصل ہو۔ فکر فی الخلق سے دماغ کے دریچے کھُل جاتے ہیں اور تعقل و تدبر کے وسیع میدان نظر کے سامنے آجاتے ہیں، جن لوگوں میں تقرب الی اللہ کی طلب صادق ہوتی ہے وُہ اپنی صلاحیت و استعداد کے بموجب اپنی مراد کو پہنچتے ہیں اور جن لوگوں کا میلانِ طبع سطحی ہوتا ہے وُہ اپنے تفکر و تعقل کی قوت اور اپنے تدبر و تجربہ کی وسعت کے مطابق حصہ پاتے ہیں

آج دُنیا میں جس قدر علوم و فنون ہیں یہ سب غور و فکر کے نتائج ہیں

Marfat.com

جتنی ایجادات واختراعات پائی جاتی ہیں یہ سب تعقل وتدبر کی رہینِ منت ہیں۔

طریقت میں فکر ایک ضروری رُکن ہے اس کے بغیر سعادت وفلاح کی راہیں نہیں کھُلتیں۔

اولم یتفکروا فی انفسھم ما خلق اللہ السمٰوات والارض وما بینھما الّا بالحق واجل مسمی وان کثیرا من الناس بلقاءِ ربھم لکٰفرون۔	کیا لوگ کبھی اپنی ہستی میں فکر نہیں کرتے اور نہیں سوچتے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو محض بیکار وعبث نہیں بنایا حق کے ساتھ بنایا اور اس کے لئے خاتمہ کا ایک وقت مقرر کر دیا ہے درحقیقت انسانوں میں سے بہت لوگ اپنے رب کی حضور میں حاضر ہونے ہی کے مُنکر ہیں۔
ایحسب الانسان ان یترک سدیً	کیا انسان سمجھتا ہے کہ یُونہی چھوڑ دیا جائے گا۔
افحسبتم انما خلقنٰکم عبثا وانکم الینا لاترجعون۔	کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمھیں یوں ہی بیکار وعبث پیدا کیا ہے اور کیا تم ہماری طرف لوٹنے والے نہیں۔

آسمانوں اور زمین میں اور خود اپنی ہستی میں غور وفکر کی ہدایت کا یہ منشا نہیں

Marfat.com

کہ ہم ان چیزوں کی حقیقت و ماہیت دریافت کریں۔ کیونکہ یہ بات ہماری ناقص عقل اور ہمارے محدود فہم و ادراک کے لئے محال ہے بلکہ نکتہ کا یہ مطلب ہے کہ نظامِ کائنات پر غور کریں جب ہم زمین سے آسمان تک اور ذرہ سے آفتاب تک غور و فکر کی نظر ڈالتے ہیں تو ہم کو ضبط و تنظیم اور تدبیر و تقسیم کا ایک نہایت مضبوط و منظم سلسلہ مشہود ہوتا ہے اور یہ مشاہدہ وجدانی طور پر یقین دلاتا ہے کہ ایسا شاندار و بے عیب کارخانہ جس کے تمام مفردات و مرکبات اور جملہ اعمال و منظاہر تناسب و موزونیت کے حامل ہیں ایک حی القیوم ذات کے بغیر وجود میں نہیں آسکتا۔ ایک جامع جمیع صفات اور ہر نقص و زوال سے پاک ذات کا یقین بندہ کو اپنے معبود سے قریب کرتا ہے اور اپنی صلاحیت و استعداد کے بموجب معرفتِ رب نصیب ہوتی ہے۔

عرش و کرسی

عرشِ عظیم عالم نور کے اوپر ہے اور عالمِ نور سدرۃ المنتہیٰ سے اوپر سب جہانوں پر محیط ہے۔ اُس جہان کو زبانِ نبوی میں عما کہا گیا ہے۔ جس کا جاننا عقلِ انسانی کی رسائی سے بالا ہے کیونکہ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے مخلوق کی رسائی نہیں اُس جہان میں نور کی شدت کا یہ عالم ہے کہ معراج کی شب میں ہمارے نبی کریم سے حضرت جبریلؑ نے کہا تھا کہ اگر میں ایک بالشت بھی آگے

Marfat.com

بڑھوں تو جل جاؤں جب روح القدس بھی اس جہان میں جل کر نابود ہو جاتے تو پھر عقلِ انسانی کی رسائی کہاں ؟

جب نبی کریم معراج میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچائے گئے تو تجلی الٰہی سدرۃ المنتہیٰ پر تجلی ہوئی سدرہ پر جلوہ چھا گیا۔

اذ یغشی السدرۃ ما یغشیٰ ما زاغ	جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا
البصر و ما طغیٰ لقد رای من	نگاہ نہ بہکی نہ حد سے بڑھی یقیناً اپنے
ایٰت ربہ الکبریٰ	رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں

تجلی ذات کی تاب کوئی نہیں لا سکتا اس لئے سدرہ پر جلوہ افگنی ہوئی اور نبی کریم نے بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں یہ وہ شرف تھا جو کسی اور بشر کو حاصل نہ ہوا۔

کرسی سے تختِ حکومت مراد ہے۔

اور کرسی کی تعریف یہ ہے کہ وہ زمین اور سات آسمانوں پر پھیلی ہوئی ہے

وسع کرسیہ السمٰوات والارض۔

جبروت اور ملکوت کے درمیان ایک مرکز نور ہے جس کو کرسی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، روشنی کرسی سے پھیلتی ہے جو نُورٌ علیٰ نُور کا مظہر ہے۔ آفتاب میں جو آتشیں سمندر موجیں مار رہا ہے یہ کرسی کے انوار ہیں جو شعلہ کی طرح دہک رہے ہیں، یہ نور ہی آسمانوں اور زمین کی روشنی ہے۔

Marfat.com

لوح وقلم

لوح وقلم کی حقیقت جاننا عقل انسانی کے لئے محال ہے، ذات پاک نے جب چاہا کہ صفات ظاہر ہوں تو مشیتِ الٰہی کے بموجب قلم قدرت نے علم الٰہی کے مطابق جملہ تقدیرات لوح محفوظ پر لکھیں، غیب وشہادت اور قضا وقدر کے جملہ امور لوحِ محفوظ میں ہیں۔

ہماری دنیا آیتہ کریمہ "نٓ والقلم وما یسطرون" کا مظہر ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک عالم بالا کے ایک دن میں آفتاب کرسی کے گرد تقریباً ۱۲ گردش کرتا ہے۔

عالم بالا کے ۵۰ دن میں کرسی کے گرد آفتاب ۵۸۹ گردش کر کے اپنے مستقر پر ٹھہر جائے گا۔

حرف ن کے عدد ۵۰ ہیں اور" والقلم وما یسطرون" کے اعداد ۵۸۹۔ مرکزِ نور کے گرد آفتاب کی ایک گردش میں ہماری زمین پر تراسی برس چار ماہ قمری گذر جاتے ہیں۔

آفتاب مع اپنے نظامِ شمسی کے مرکز نور کے گرد وقتِ معینہ تک گردش کرتا ہوا اپنے مستقر کی طرف سرگرم رفتار رہے گا۔

کلّ یجری لاجل مسمّیٰ سب وقتِ معینہ تک سرگرم رفتار رہیں گے

Marfat.com

جبروت و ملکوت

دُنیا دو عالموں میں منقسم ہے، ایک سما، دُنیا اور اُس کے ستاروں کا عالم، دوسرا عناصر اور اُس کے مرکبات کا عالم۔

سما، دُنیا اور اُس کے ستاروں کے عالم کو عالمِ جبروت کہتے ہیں جو عالمِ ملکوت سے اوپر ہے۔ عناصر اور اُس کے مرکبات کے عالم کو عالمِ ملکوت کہتے ہیں جو عالمِ جبروت سے نیچے ہے۔ زمین اور سات آسمانوں میں پھیلا ہوا ہے۔

نظامِ شمسی ملکوت سے وابستہ ہے اور ملکوت کرسی کے ماتحت ہے انبیا و اولیا کو عالمِ ملکوت کا انکشاف ہوتا ہے، بعض اہلِ علم و دانش کو بھی اُن کی صلاحیت اور عقل و فہم کے مطابق عالمِ ملکوت کے کچھ اسرار منکشف ہو جاتے ہیں جو غور و فکر اور تجربہ و ریاضت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

عالمِ جبروت کا انکشاف بھی انبیا۔ و اولیا کو اور بعض صالح نفوس کو ہوتا ہے، عالمِ جبروت سے آگے عالمِ غیب ہے۔

عالمِ غیب کے بعض احوال کا انکشاف صرف انبیا کو ہوتا ہے اور بعض امور وحی کے ذریعہ سے معلوم ہوتے ہیں۔

عالمِ غیب سے عالمِ شہادت میں جو چیز آتی ہے وہ پہلے جبروت میں

Marfat.com

وجود پذیر ہوتی ہے اس کے بعد ملکوت میں نزول کرتی ہے۔

عالم جبروت میں تمام اشیا کا وجود تمثیلی یا انعکاسی صورت میں اُن کے دُنیا میں ظاہر ہونے سے پہلے ہی ہو جاتا ہے اور جب وہ دُنیا میں ظاہر ہوتی ہیں تو بعینہٖ وہی ہوتی ہیں جو اُس عالم میں تھیں۔ علماء اُس عالم کو عالمِ صُوَرِ معلقہ کہتے ہیں، عرفا اُس کو عالمِ مثال کہتے ہیں، حکماء مشائین اُس کو عالمِ نفوس منطبعہ کہتے ہیں۔ حکماء اشراقین نے اُس کا نام عالمِ اشباح رکھا ہے۔

وہ حکما جو اشراقین بھی ہیں اور مشائین میں بھی شامل ہیں اُس عالم کو عالمِ مقداری کہتے ہیں۔

شب قدر

ایک معزز رات ہے جس میں ملائکہ اور ارواح کا نزول ہوتا ہے اور امرِ الٰہی نازل ہوتے ہیں۔

۱۔ لیلۃ القدر خیر من الف شھر — قدر کی رات ہزار ماہ سے بہتر ہے
تنزل الملٰئکۃ والروح فیھا — اس رات میں اللہ کے حکم سے فرشتے
باذن ربھم من کل امر — اور رُوح سب احکام لے کر اُترتے ہیں۔

۲۔ فیھا یفرق کل امر حکیم امرا — اُس رات میں ہر فیصل شدہ امر ہمارے

Marfat.com

من عندنا انا کنا مرسلین | حکم سے جُدا کیا جاتا ہے ہم ہی بھیجتے ہیں۔

۲۔ یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون۔ | اللہ آسمان سے زمین تک امر کی تدبیر کرتا ہے پھر امر اس کی طرف چڑھتا ہے ایک دن میں جس کی مقدار تمہارے شمار سے ایک ہزار برس ہے۔

شب قدر کے معاملہ میں چار قول ہیں:۔

(۱) بعض اہلِ علم کے نزدیک یہ معززرات ہماری زمین پر ایک ہزار برس کے بعد ہوتی ہے۔ تیسری آیہ کریمہ سے استدلال کرتے ہیں۔

(۲) بعض عارفین نے "خیر من الف شھر" سے یہ معنی اخذ کئے ہیں کہ یہ معزز رات ایک ہزار ماہ گذرنے پر ہوتی ہے۔

(۳) بعض محققین اور عامۂ مؤمنین شعبان کی پندرھویں شب کو شب قدر سمجھتے ہیں کیونکہ اس رات میں پیدائش و موت کے احکام اور انتظامی امور کا نفاذ و اجرا ہوتا ہے۔ "فیھا یفرق کل امر" سے استدلال کرتے ہیں۔

(۴) اصحاب مکاشفہ کا بیان ہے کہ یہ معزز رات ہمارے قمری حساب و شمار سے ہر چھتیس برس کے بعد ہوتی ہے، مہینہ کی کوئی تخصیص نہیں۔

Marfat.com

قرآن مجید کا نزول بھی اسی معززرات میں شروع ہوا تھا جس شب قدر میں قرآن مجید کا نزول شروع ہوا اس وقت یہ معززرات رمضان المبارک کی ستائیسویں شب تھی۔

اللہ جل شانہٗ ہر روز ایک شان میں ہے۔ ہر روز تجلیاتِ صفات کا پَرتو دنیا پر پڑتا ہے اور ہر روز امرو ارواح کا نزول ہوتا ہے، ملاء اعلیٰ سے ہر روز امر و ارواح کا نزول ہمارہ دنیا پر عالمِ جبروت میں ہوتا ہے مگر وہاں کے ایک دن میں ہماری زمین پر ایک ہزار برس گذر جاتے ہیں، پھر جبروت سے ملکوت میں امرو ارواح کا نزول ہوتا ہے اس اثنا میں ہماری زمین پر تراسی برس سے کچھ زیادہ عرصہ گذرتا ہے پھر جو امر اور ارواح کرۂ ارض سے متعلق ہوتے ہیں وہ ملکوت سے ہر چونتیس برس کے بعد براہِ شمس قمر میں نزول کرتے ہیں اور قمر سے ہر سال شعبان کی پندرھویں شب قطب شمالی میں نازل ہوتے ہیں اور قطب شمالی سے روز و شب اُن کا نفاذ و اجرا ہر گوشۂ ارض اور ہر حصۂ زمین پر ہوتا رہتا ہے۔

نظامِ شمسی کی تنظیم پر جو ملائکہ مامور ہیں اُن کے سرخیل حضرت اسرافیلؑ ہیں اور جو ملائکہ کرۂ ارض پر متعین ہیں۔ اُن کے سرخیل حضرت عزرائیلؑ ہیں۔ حضرت اسرافیلؑ کا مقام سورج اور حضرت عزرائیلؑ کا مقام چاند ہے۔

Marfat.com

مراتب ستّہ

بعض عارفین، مراتب کو اس ترتیب سے مانتے ہیں کہ مرتبۂ اولیٰ میں عماء کو سمجھتے ہیں، عماء کو تین مراتب پر مشتمل مانتے ہیں:۔

غیب الغیب ۔ عرش ۔ نورِ وجود۔

غیب الغیب کو مرتبۂ ذات مانتے ہیں، اُس کے بعد عرش کا مرتبہ سمجھتے ہیں، مرتبہ عرش کے بعد مرتبۂ نورِ وجود کو عالمِ ظہورِ صفات مانتے ہیں اس کے بعد سدرۃ المنتہیٰ کا مقام قرار دیتے ہیں۔ سدرۃ المنتہیٰ کے مرتبہ سے اتر کر ملاء اعلیٰ میں عالمِ ارواح اور جنت و دوزخ کو مانتے ہیں۔ ملاء اعلیٰ سے اُتر کر عالمِ جبروت کو سماء دنیا میں سمجھتے ہیں اور عالمِ جبروت ہی میں مثال و برزخ کے طبقے قرار دیتے ہیں، عالمِ جبروت سے اُتر کر عالمِ ملکوت میں کُرسی کو مرکز قرار دیتے ہیں نظامِ شمسی اور عالمِ عناصر و مرکبات کو کرسی کے ماتحت سمجھتے ہیں اور کرۂ ارض کو عالمِ ناسوت کے نام سے موسوم کرتے ہیں

عماء، سدرۃ المنتہیٰ، ملاء اعلیٰ، جبروت، ملکوت، ناسوت،

اللہ اعلم بالصواب

Marfat.com

دُنیا کی عمر

ایک عارف نے "کل یوم ھو فی شان" کی تفسیر میں بیان کیا۔ کہ شان سے مُراد تجلی صفات ہے اللہ جل شانہٗ ہر دن ایک شان میں ہے یعنی ہر دن ایک صفت متجلّی ہوتی ہے۔

ذات کا مظہر صفات ہیں اور صفات کا مظہر موجودات و مخلوقات ہیں۔ اللہ جلّ شانہٗ نے بے شمار عوالم پیدا فرمائے ہیں جن میں ایک ہماری دُنیا بھی ہے۔

اللہ جل شانہٗ عالمِ جبروت میں ہر روز ایک عالم پیدا فرماتا ہے جو عالم اللہ جل شانہٗ پیدا فرماتا ہے اُس کی عمر ستر دن کی ہوتی ہے۔ حرف "کُن" کے عدد بھی ۷۰ ہیں، ہر عالم پر صفات متجلّی ہوتی ہیں ہر دن ایک تجلّی جلوہ فرما ہوتی ہے جب سترّ دن میں تجلیات صفات ہو جاتی ہے تو اس عالم پر قیامت آجاتی ہے۔ ہماری دُنیا کی عمر بھی سترّ دن کی ہے عالمِ بالا کا ایک دن ہمارے شمار سے ایک ہزار برس کا ہوتا ہے پس ہمارے شمار سے ہماری دُنیا کی عمر سترّ ہزار برس کی ہے۔

ایک دن میں "ما" کا وجود ہوا۔

بارہ دن تک "ما" جوش زن رہا اور جوش سے اس میں مختلف اجزا کا

Marfat.com

وجود ہو کر ہوا اور دیگر عنصری و مادی ذرات کی تخلیق ہوئی اور سما، دُنیا وجود میں آیا۔

چھ دن میں دُنیا بنی زمین اور سات آسمان خلق ہوئے۔

پچاس دن نظامِ شمسی کا قیام رہے گا۔

ایک دن قیامت کا ہوگا۔

وُہ لوگ جو قیامت کو بعید از عقل وقیاس سمجھتے تھے آج ہلاکت آفرین آلات کی ایجاد سے محوِ حیرت ہیں اور قیامت کا یقین کرنے لگے ہیں۔

دُنیا پر جو شدائد و مصائب نازل ہیں اور اہلِ دُنیا جن پریشانیوں میں مبتلا ہیں اُس کی کوئی مثال تاریخ عالم میں نہیں ہے۔ دُنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جہاں تباہیاں اور بربادیاں نہ پھیلتی جاتی ہوں، ہر قسم کے عذاب پیہم و مسلسل نازل ہو رہے ہیں۔

نظامِ حیاتِ انسانی میں بہت بڑی تبدیلی واقع ہو چکی ہے۔ مذہب اور اخلاق کا صحیح معنوں میں کہیں نشان نہیں، نسلِ انسانی برابر ذلت و پستی، بدعملی، فسق و فجور کفر و الحاد، شرک و بدعت، اور باہمی نفاق میں ترقی کر رہی ہے۔ بے حیائی، دغا بازی، اور جعلسازی کی کوئی حد نہیں رہی ہے، یہ سب علامات ہیں قرب قیامت کی۔

آثار و قرائن سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قیامت قریب ہے۔

Marfat.com

اقتربت الساعة وانشق القمر   ساعت قریب آئی اور چاند شق ہوا۔

قربِ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ چاند تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

شق قمر سے شاید چاند میں راستہ پیدا ہونا مراد ہو۔

اگر آدم زاد چاند اور سیاروں تک پرواز نہ کر سکا تو کیا عجب کہ سات آسمانوں کے جاندار چاند کے راستہ سے کرۂ ارض پر اُترنے لگیں کیونکہ سات آسمانوں میں جاندار مخلوق کا وجود بتایا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہم زمین اور آسمانوں کی جاندار مخلوق کو جمع کرنے پر قدرت رکھتے ہیں۔

ومن اٰیٰتہٖ خلق السمٰوٰت والارض   اور اُس کی نشانیوں میں سے ہے۔
وما بث فیھما من دابۃ و   آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور اُن
ھو علیٰ جمعھم اذا یشاء قدیر   سب میں جو جاندار اُس نے پھیلائے ہیں وہ اُن کو جب چاہے جمع کرنے پر قادر ہے۔

قیامت یقیناً قریب ہے اور قیامت سے قبل ساتوں آسمانوں اور زمین کے جانداروں کا باہم ملنا بھی یقینی ہے کیونکہ اگر یہ اجتماع نہ ہونے والا ہوتا تو "جمعھم اذا یشاء" نہ فرمایا جاتا۔

Marfat.com

تجلیاتِ اسماو ظہورِ صفات

ہماری دُنیا پانی سے وجود پذیر ہوئی، تجلّی الہٰی کا جلوہ ایک رقیق شئے کی شکل میں فضائے لامتناہی میں پھیل گیا جس کو "ما" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، یہ ما کیا چیز تھی؟ قوتِ حیات یا قدرتِ کردگار کی ایک تجلّی، زیادہ کاوش ہو تو یوں سمجھو کہ تجلّی کے انوار فضا میں اس طرح پھیل گئے جیسے روشنی کی لہریں یا چراغ کی کرنیں، پھر ان لہروں اور کرنوں کے سمندر سے ایک جوش اُٹھا بشکل کُہر جس نے ایک دخانی دائرہ کی شکل اختیار کی۔

قیامت کے دن جب آسمان پھٹ جائے گا۔ سورج ماند اور ستارے تاریک ہو جائیں گے، سب جاندار ہلاک ہو جائیں گے، پہاڑ چکنا چُور ہو کر زمین کی سطح ہموار ہو جائے گی تو پھر وہی عالم پیدا ہو گا اور فضا میں کُہر ہی کُہر ہو گا۔

اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت واذا الجبال سیرت	جب سورج ماند ہو جائے اور ستارے تاریک ہو جائیں اور پہاڑ نابود کر دیئے جائیں۔
یوم تاتی السماء بدخان مبین	اُس دن فضا میں کُہر ہی کُہر ہو گا۔
یوم تشقق السماء بالغمام	اُس دن آسمان پھٹ کر کُہر کے بادل نمایاں ہوں گے۔

Marfat.com

پھر از سرِ نو دُنیائے جدید وجود میں آئے گی ساتوں آسمان اور زمین بدلے جائیں گے اور نئی مخلوقات پیدا ہوں گی۔

تبدل الارض غیر الارض والسمٰوٰت — زمین بدل کر دوسری زمین بنائی جائے گی اور آسمانوں کو بھی بدلا جائے گا۔

کما بدانا اوّل خلق نعیدہ — ہم نے جیسے پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح پھر پیدا کریں گے۔

انما امرہ اذا ارادشیأ ان یقول لہٗ کن فیکون — اُس کا امر یہ ہے کہ جب وُہ کسی کام یا کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو فرماتا ہے 'کُن' پس وُہ کام ظہور میں یا وُہ چیز وجود میں آجاتی ہے۔

جب ارادۂ الٰہی ہوا کہ دُنیا بنائے تو کُن کہا یہ کُن فرمانا ذات کی تجلّی تھی، اسمِ ذات کا جلوہ پانی کی شکل میں زیرِ عرش پھیل گیا۔ یہ مشیتِ الٰہی کا پہلا دن تھا، پھر بارہ دن تک ذاتِ اعلیٰ کی بارہ صفات اُس پانی پر جلوہ فگن ہوئیں ہر روز ایک تجلّی جلوہ آرا ہوئی، جب یہ بارہ صفات۔ رحمٰن رحیم ملک قدوس سلام مومن مھیمن عزیز جبّار متکبر خالق باری جلوہ افروز ہو گئیں تو پانی میں خواص اور اجزا اور قوٰی پیدا ہو کر ایک جوش اُٹھا اور پانی سے بخارات نکل کر بشکلِ دائرہ محیط ہو گئے اور نیچے ہوئے

Marfat.com

ٹھوس اجزا سے زمین اور سات آسمان پیدا ہوئے۔ یہ سب چھ دن میں ہوا
ان چھ دنوں میں یہ چھ صفات جلوہ آرا ہوئیں :-

مصوّر	بدیع	قادر	حفیظ	قوی	رب

اس کے بعد پورے نظامِ دُنیا پر ایک ساتھ یہ پچاس صفات متجلی ہوئیں

احد	صمد	واحد	قہار	وہاب	رزاق	فتاح
غفار	اوّل	آخر	ظاہر	باطن	نور	علیم
شہید	حکیم	لطیف	خبیر	سمیع	بصیر	حلیم
غفور	شکور	علی	عظیم	کریم	رؤف	کبیر
مجید	ودود	قریب	مجیب	حق	ولی	حمید
وکیل	قدیر	تواب	عفو	غنی	جامع	رقیب
مقیت	حبیب	بر	واسع	حی	قیوم	رفیع الدرجات

ذوالعرش ، ہر روز ایک تجلّی پرتو فگن ہوتی ہے جب یہ پچاس تجلیاں پرتو فگن ہو چکیں گی قیامت واقع ہوگی ، قیامت کے دن صفت ذوالجلال والاکرام جلوہ آرا ہو گی۔

رحمٰن سے قیوم تک ۶۶ صفات کی جلوہ آرائی کا مشاہدہ بعض مومنین صالحین کو اُن کے حوصلہ و ظرف کے مطابق کرادیا جاتا ہے۔ اللہ بھی اسم صفت ہے مگر چونکہ جامع جمیع صفات ہے ہر صفت اسی کی طرف راجع ہوتی ہے۔

Marfat.com

اس لئے اسمِ ذات کہا جاتا ہے ذاتِ اعلیٰ کی طرف صرف حرفِ ھو کی ضمیر اشارہ کرتی ہے۔

صفت رفیع الدرجات اور ذوالعرش کی تجلّی کا مشاہدہ صرف انبیاءؑ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے مخصوص ہے۔

صفتِ ذوالجلال والاکرام کی تجلّی قیامت کے دن عام ہوگی۔

وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربھا ناظرۃ۔ — اس دن چہرے تروتازہ ہوں گے اور لوگ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

قیامت

وانشقت السماء فھی یومئذ واھیۃ والملک علیٰ ارجائھا ویحمل عرش ربّک فوقھم یومئذ ثمانیۃ — آسمان پھٹ جائے گا پس وہ اُس دن ایک محدود حالت میں ہوگا اور اُس کے کنارے پر فرشتے ہوں گے اور اُس دن تیرے رب کا عرش آٹھ (کرّوں) کے اوپر چھائے گا۔

قیامت کے دن عرشِ عظیم کے زیرِ سایہ آٹھ کرّے اس طرح ہوں گے کہ آسمان درمیان میں نہ ہوگا، جس طرح دُنیا کے وجود میں آنے سے قبل پانی اور

Marfat.com

عرش کے درمیان آسمان حائل نہ تھا اسی طرح ایک زمین اور ہفت سماوات (سات کرّے) زیرِ عرش ہوں گے۔

یوم نطوی السّماء کطی السجل الکتب کما بدأنا اوّل خلق نعیدہ۔

جس دن کہ ہم آسمان کو خط کے صحیفہ کی طرح لپیٹیں گے تو جیسے پہلی بار پیدا کیا تھا دوبارہ پیدا کریں گے۔

یوم تبدل الارض غیر الارض والسمٰوات وبرزو اللہ الواحد القھار۔

جس دن زمین بدل کر دوسری زمین بنائی جائے گی اور آسمانوں کو بھی بدلا جائیگا اور سب مخلوق اللہ واحد القہار کے سامنے ہوگی۔

نفخ اوّل

فاذا نفخ فی الصور نفخۃ واحدۃ وحملت الارض والجبال فدکتا دکۃ واحدۃ فیومئذ وقعت الواقعۃ

جب صور پہلی بار پھونکا جائے گا اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر یکبارگی ریزہ ریزہ کردیئے جائیں گے تو اُس دن واقعہ وقوع پذیر ہوگا۔

قیامت میں دوبارہ صور پھونکا جائے گا، نفخ اول سے سب جاندار ہلاک ہو جائیں گے۔ زمین اور پہاڑ چکنا چور ہو جائیں گے اور دنیا میں انقلاب عظیم برپا

Marfat.com

ہوگا یہی ساعت ہے۔

نفخ دوم سے سب مردے زندہ ہو کر کھڑے ہوں گے یہی حشر ہے نفخ اول ساعت ہے اور نفخ دوم حشر ہے۔

ساعت سے قبل تین بڑی نشانیاں ظہور میں آئیں گی۔

۱۔ واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بآیتنا لا یوقنون۔

اور جب اللہ کی بات اُن پر پوری ہونے کو ہوگی تو ہم زمین سے اُن کے لئے ایک جاندار نکالیں گے جو اُن سے بولے گا کہ لوگ ہماری نشانیوں پر یقین نہیں رکھتے تھے

۲۔ حتی اذا فتحت یاجوج و ماجوج وھم من کل حدب ینسلون واقترب الوعد الحق فاذا ھی شاخصۃ الابصار الذین کفروا یاویلنا قد کنا فی غفلۃ من ھذا بل کنا ظالمین

یہاں تک کہ جب یاجوج ماجوج کھول دیئے جائیں اور وہ ہر بلندی سے اُترنے لگیں اور سچا وعدہ قریب آجائے تو ایک دم سے کافروں کی آنکھیں پتھرا جائیں گی کہ ہائے ہماری کم بختی اس سے ہم غافل تھے نہیں بلکہ ہم ہی ظالم تھے۔

۳۔ وان من قریۃ الا نحن

اور کوئی بستی نہیں مگر قیامت کے دن

Marfat.com

مہلکوھا قبل یوم القیمٰۃ و — سے پہلے ہم اس کو ہلاک کردیں گے یا
معذ بوھا عذا باشد یدا کان — سخت عذاب دیں گے یہ بات کتاب
ذٰلک فی الکتاب مسطورا۔ — میں لکھی جا چکی ہے۔

مذکورہ تین نشانیوں کے ظہور کے بعد کسی وقت ساعت اچانک آجائیگی

وما امر الساعۃ الا کلمح البصر — اور ساعت کا حکم ایسا ہے جیسے آنکھ
وھو اقرب — کا جھپکنا اور اس سے بھی قریب تر۔
یا ایھا الناس اتقوا ربکم ان — لوگو اپنے رب سے ڈرو ساعت کا
زلزلۃ الساعۃ شیئ عظیم — زلزلہ بہت بھاری چیز ہے۔

نفخ ثانی

ثم نفخ فیہ اخریٰ فاذا ھم — پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا پس ایک
قیام ینظرون۔ — دم سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔
یومئذ تعرضون لا تخفی منکم — اس دن تم پیش کیے جاؤ گے تمہاری
خافیہ — کوئی بات چھپی نہ رہے گی۔
یوم لا تملک نفس لنفس شیئا — اس دن کسی کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے گا
والامر یومئذ للہ — اور سارا معاملہ اللہ ہی کے قبضہ میں ہوگا۔
ووضع الکتٰب وجیٓئ بالنبیین — اور نامہ اعمال نکالے جائیں گے اور

Marfat.com

والشھداء وقضی بینھم بالحق وھم لا یظلمون۔

پیغمبر اور گواہ لائے جائیں گے اور لوگوں کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا۔

فیصلہ

فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر

ایک فریق جنت میں، ایک فریق دوزخ میں۔

ان اللہ یدخل الذین آمنوا وعملوا الصلحت جنت تجری من تحتھا الانھار۔

اللہ صالح الاعمال مومنوں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔

من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماواہ النار

جو کوئی اللہ کا شریک بنائے اُس پر اللہ نے جنت حرام کی ہے اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

وَالذین کفروا وکذبوا بایتنا اولئک اصحاب النار خالدین فیھا۔

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وُہ جہنمی ہیں ہمیشہ اُس میں رہیں گے۔

ان المنٰفقین فی الدرک الاسفل

منافقین دوزخ کے سب سے نیچے

Marfat.com

من النار — کے درجے میں ہوں گے۔

قیامت کے دن سب مُردے اپنے مادی اجسام اور عنصری اجساد میں محشور ہوں گے۔

کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین۔ — جس طرح ہم نے پہلے پیدا کیا دوبارہ بھی پیدا کریں گے یہ ہمارا وعدہ ہے ہم ایسا ہی کرنے والے ہیں۔

ایحسب الانسان ان لن نجمع عظامہ بلیٰ قادرین علیٰ ان نسوی بنانہ — کیا انسان سمجھتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہ کرسکیں گے، ہاں ہم قادر ہیں کہ اُس کی انگلیوں کے پور تک بنا دیں۔

قیامت کا دن ہمارے ارضی حساب وشمار سے ایک ہزار برس کا ہوگا۔ نفخ اول سے فیصلہ تک جو زمانہ گذرے گا۔ وُہ ایک ہزار سال ہوگا جو عالم بالا کے ایک دن کے برابر ہے۔

قیامت کے دن نفخ اوّل سے سماء دُنیا پھٹ جائے گا، زمین اور سات آسمانوں کے سب جاندار ہلاک ہوجائیں گے، سب فرشتے اور روح عالم جبروت میں چڑھیں گے، سُورج اپنے مستقر پر ٹھیر کر ماند پڑ جائے گا۔

زمین اور سات کُرے، اور اُن سے متعلقہ سیارے تاریک ہوجائیں گے فضا میں کھیر ہی کھیر ہوگا۔

Marfat.com

پھر بموجب امرِ الٰہی سب فرشتے عالمِ جبروت سے اتریں گے اور اللہ کے حکم سے زمین اور ساتوں آسمانوں کو بدلا جائے گا اس کے بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا سب جاندار زندہ ہو کر اپنے رب کی حضور میں زیرِ عرش کھڑے ہوں گے اور تجلّی الٰہی کا جلوہ دیکھ رہے ہوں گے۔ زمین اور سات آسمان نور سے جگمگا اُٹھیں گے؛ نامۂ اعمال نکلے جائیں گے۔ بازپُرس کے بعد جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل کر دیئے جائیں گے، پھر ہماری دُنیا پھیلایا جائیگا اور نئی دُنیا وجود میں آئے گی۔

یہ نہ سمجھا جائے کہ دُنیا کے وجود میں آنے سے قبل کچھ نہ تھا اور دُنیا کے ختم ہو جانے کے بعد پھر کچھ نہ ہوگا۔

ہماری دنیا سے قبل بے شمار دُنیائیں وجود میں آئیں، بعض پر قیامت آچکی اور بعض اب موجود ہیں، یہ سلسلہ ہمیشہ سے جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا۔

ہر دنیا جو وجود میں آتی ہے پہلی دُنیا سے مختلف ہوتی ہے جو دُنیائیں وجود میں آکر ختم ہو چکیں، یا اب جو موجود ہیں، یا جو آئندہ وجود میں آئیں گی۔ اُن کا علم علّام الغیوب ہی کو ہے ہمارے فہم اور ہماری عقل کو وہاں تک رسائی نہیں

*

Marfat.com

ذخیرہ
جمیل احمد شرقپوری نقشبندی
لاہور پاکستان

عالمِ آخرت

حشر کے بعد جو زندگی ہوگی وُہی عالمِ آخرت ہے۔

جنت و دوزخ میں رہنے کی مدت نئے آسمانوں اور نئی زمین کے قیام تک بتائی گئی ہے۔

خالدین فیہا مادامت السموات والارض اُس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک سماوات و ارض ہیں جب تک دنیا رہے گی۔ پہلی دُنیا والے عالمِ آخرت یعنی جنت و دوزخ میں اپنے اعمال کی جزا و سزا پاتے رہیں گے، پھر جب جدید دُنیا پہ قیامت آئے گی۔ پہلی دُنیا والے فنا ہو جائیں گے اور اُن کی جگہ جدید دُنیا والے جنت و دوزخ میں اپنے اعمال کی جزا و سزا پائیں گے، اور یہ سلسلہ اسی طرح جب تک مشیت الٰہی ہوگی۔ جاری رہے گا۔ الا ما شاء ربک۔

ہر دُنیا کے لئے عالمِ آخرت کے بعد فنا ہے۔

کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

سب پر فنا ہے تیرے رب کی ذات کو بقا ہے صاحب جلال و اکرام ہے

Marfat.com

مُفید کتابیں

طریقت و معرفت کے موضوع پر نہایت مستند اور محققانہ کتابیں جن کو اہلِ علم نے موجودہ وقت کی بہترین اور ممتاز ترین کتابوں میں شمار کیا ہے۔

کوئی ذی علم گھرانہ ان مفید اور پُر از معلومات کتابوں سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ کتابت و طباعت نفیس۔

اطمینانِ قلب (عملی تعلیمات ہیں) . . . قیمت فی جلد عہ

معارف و طریقت (علمی معلومات ہیں) . . . " " عمر

اگر مقامی کتب فروشوں کے یہاں مذکورہ کتابیں نہ ملیں تو پتہ ذیل سے طلب کیجئے۔

گوشۂ ادب۔ چوک انارکلی۔ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

انشا پریس لاہور

Marfat.com

انشا پریس لاہور

Marfat.com

علم و عرفان

1655

اسد الرحمان قدسی

Marfat.com